ارشادِ نبوی ﷺ: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

مسلم خواتین کیلئے

تحفۂ نماز

خصوصیات

- نماز پڑھنے کا مفصل اور مکمل طریقہ
- ضروری فقہی مسائل
- ظاہری اور باطنی حقیقت
- اسرار اور حکمتیں
- طبی اور جسمانی فوائد
- سائنسی توجیہات
- عورتوں کے مخصوص اہم مسائل

تالیف

حضرت مولانا سید ممتاز احمد شاہ صاحب

دار القلم ۹۳ علی بلاک اعوان ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

نام کتاب | مسلم خواتین کے لئے تحفہ نماز

مؤلف | مولانا سید ممتاز احمد شاہ صاحب

پہلا ایڈیشن جنوری 2001 چھٹا ایڈیشن جنوری 2002

تعداد | 1100

قیمت | 60 روپے

کمپوزر | انس پرنٹرز ۲۹۱ کامران بلاک

ناشر | دار القلم ۹۳ علی بلاک، اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور

- مکتبہ سید احمد شہید — ۱۰ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
- مکی دار الکتب — غزنی سٹریٹ یوسف مارکیٹ اردو بازار، لاہور
- مکتبہ مدنیہ — ۱۷ اردو بازار، لاہور
- بیت العلوم — نابھہ روڈ انار کلی، لاہور
- ادارۃ اسلامیات — ۱۹۰ انار کلی، لاہور

انتساب

میں اس کاوش کو اپنے پیرو مرشد قطب عالم حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ کے حقیقی نواسہ اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ کے جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی طرف جن کا تعلق نماز کے ساتھ قابلِ رشک تھا منسوب کرتا ہوں۔

﴿ تصدیق ﴾

از حضرت مولانا مفتی جمال احمد صاحب رئیس دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد

فاضل مظاہر العلوم سہارنپور انڈیا

الحمد لله نحمده و نستعينه و نصلي على رسوله الكريم

اما بعد نماز ایک ایسی عبادت ہے جس سے کوئی امت خالی نہیں رہی گو نماز کی کمیت و کیفیت میں اختلاف رہا ہو مگر فرض ہر امت پر تھی جتنی بھی عبادات ہیں ان کی ایک تو صورتیں ہیں 'اور ایک ان کے حقائق ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ صورتیں مقصود نہیں ہوتیں حقائق مقصود ہوتے ہیں ایمان ہے 'نماز ہے' زکوۃ' حج وغیرہ سب عبادات کی ادائیگی کے حقائق مطلوب ہوتے ہیں حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے پوچھا ﴿كَيفَ اَصبَحتَ قَالَ اَصبَحتُ مُؤمِنًا قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةً فَمَا حَقِيقَةُ قَولِكَ﴾ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ میرے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ میرے دائیں بائیں مونڈھوں پر جو فرشتے میرے اعمال لکھ رہے ہیں ان کی قلموں کی لکھنے کی آواز سنتا ہوں اور جب میں ایک قدم اٹھاتا ہوں تو جنت نظر آتی ہے اور دوسرا قدم اٹھاتا ہوں تو دوزخ نظر آتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا واقعی تمہارے اندر ایمان کی حقیقت آگئی ہے 'نماز کی حقیقت کے بارے میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ﴾۔ "نماز بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے" ہمارے بزرگوں میں حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری صاحبؒ ایک دفعہ دیوبند سے مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں بارہ چودہ کوس کا سفر پیدل طے کر کے پہنچے حضرت گنگوہیؒ نے آمد کا مقصد پوچھا عرض کیا کہ میرے حق میں دعا کریں کہ میں نماز ٹھیک طریقے پر ادا کر سکوں میرا یہاں آنے کا اور کوئی مقصد نہیں ہے اس پر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے عجیب جملہ فرمایا کہنے لگے اگر نماز ٹھیک طریقے پر آگئی تو سب کچھ آگیا پھر باقی کیا رہ گیا؟ فرمایا یہی بات تو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے جس کام کی جڑ بنیاد صحیح ہوگئی اس کے سارے معاملات صحیح ہوگے اللہ کے ساتھ تعلق بھی درست ہو جائے گا اور دنیا کے سارے معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے ﴿كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ بَادَرَ اِلَى الصَّلٰوةِ﴾ "جب بھی کوئی پریشانی ہوئی۔ فوراً نماز کی طرف جلدی کرتے تھے"۔

میں نے کتاب "مسلم خواتین کیلئے تحفہ نماز" مرتبہ حضرت مولانا سید ممتاز احمد شاہ صاحب مد ظلہ العالی اوّل سے آخر تک مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ نماز کے مسائل 'فضائل' حقائق اور اعمال کا مفصل بیان کیا گیا ہے' عورتوں کے علاوہ مردوں کیلئے بھی بہت مفید کتاب ہے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا اور اس کے مسائل وغیرہ پڑھنا انسان کو نماز کا گرویدہ بنائیگا جیسے کہ مقولہ ہے ﴿الكتاب خيرُ رفيق في الزمان﴾ آخر میں دعا ہے کہ خداوند قدوس اس کو مصنف اور تمام مسلمانوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

هذا و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

جمال احمد مظاہری خادم الافتاء دارالعلوم فیصل اباد

٦ ذیقعده ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء/٢/١

فہرست

سلطان القلم حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔
برادر دینی جناب ممتاز احمد شاہ صاحب نے زیر نظر اہم رسالہ "تحفۂ نماز" کے نام سے لکھا ہے۔
جس میں نہایت مستند مضامین کا التزام کیا ہے۔ اکابر اُمت حضرت امام غزالی، حضرت امام شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز اور حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہم اللہ کے افادات پیش کیے ہیں۔ پیرایۂ بیان نہایت عمدہ اور پُر تاثیر ہے۔ مؤلف موصوف نے راقم کو مجلس میں مسودہ خود پڑھ کر سنایا تو اس کی اثر انگیزی ظاہر و باہر تھی۔ اس رسالے کی خصوصیات ملاحظہ فرمائیے:-

۱۔ نماز پڑھنے کا مفصل اور مکمل طریقہ
۲۔ ضروری دینی مسائل
۳۔ ظاہری اور باطنی حقیقت
۴۔ اسرار اور حکمتیں
۵۔ طبی اور جسمانی فوائد
۶۔ سائنسی توجیہات
۷۔ عورتوں کے ضروری مسائل

الغرض "تحفۂ نماز" اپنے موضوع پر ایک منفرد رسالہ ہے۔ دینی مدارس کے لیے بے حد مفید ہے۔
وفاق المدارس العربیہ سے داخل نصاب کرنے کی خصوصی التماس ہے۔
طلبا اور طالبات کے علاوہ سب کے لیے نافع ہے۔ اہل مدرسہ اور سکول والے دونوں توجہ فرمائیں۔ اور نصاب میں داخل کریں۔
اللہ تعالیٰ مؤلف عزیز کی سعی مشکور فرمائے۔

احقر نفیس الحسینی
کریم پارک - لاہور

۳ جمادی الاولیٰ
۱۴۲۳ھ

تقریظ

از ڈاکٹر محمود الحسن عارف

(صدر شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو نہ تو محلات بنانے کے لئے پیدا کیا اور نہ ہی دینوی سازو سامان جمع کرنے کے لئے اس نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْنِ ؕ

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو (صرف) اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

عبادت کا لفظ عبودیت سے بنا ہے جس کا اردو ترجمہ بندگی سے کیا جاتا ہے، یوں تو تمام انسانی زندگی ہی بندگی کی مظہر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے بندگی کے اظہار واعلان کے لئے مختلف اعمال اور وظائف کی تعلیم دی ہے، جن میں سے سب سے اہم نماز ہے، نماز اللہ تعالیٰ کی عظمت و رفعت اور بندہ کی عاجزی واخلاص کے اظہار کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے، جسے یہ طریقہ آگیا اس نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کردیا، اور یوں اس کائنات کی وہ بنیادی کلید حاصل کرلیں، جس کے ذریعے وہ کامیابی کے ساتھ اگلی زندگی کی طرف بڑھ سکے گا، اور جس نے اس عمل کو ضائع کردیا، اس نے نہ صرف اپنا مقصد تخلیق پورا نہیں کیا بلکہ اس سے "کلید زندگی" بھی ہاتھ سے گنوادی، جس کے نتیجے میں وہ ایک خطرناک اور الم ناک انجام سے دوچار ہوگا۔

کسی عمل کو انجام دینے سے قبل، اس کے بارے میں جاننا ضروری ہوتا ہے اس لئے کہ علم کے بغیر عمل یا تو ناقص ہوتا ہے، یا غلط اس لئے علم عمل سے مقدم ہے،

نماز جب زندگی کا اہم ترین عمل قرار پایا، جس کے کرنے کا حکم، قرآن مجید میں سینکڑوں بار آیا ہے، تو اس کے سیکھنے کا مسئلہ بھی اتنا ہی زیادہ اہم ہوگا اس لئے وہ لوگ مبارک باد کے

مستحق ہیں، جو عوام کو یہ ضرورت پوری کرتے ہیں۔
اس کتاب کے مؤلف سید ممتاز احمد شاہ بھی ایسے ہی علماء میں سے ہیں، جنھوں نے تحفۃ نماز کے عنوان سے نماز کے عنوان پر ایک عمدہ کتاب مرتب کی ہے ،البتہ ان کی کاوش اس لئے بھی زیادہ قابل قدر ہے کہ انہوں نے ایک نئے اور اچھوتے عنوان کا انتخاب کیا ہے جو عورتوں کے مسائل سے متعلق ہے۔ نماز کے متعلق ایسی کتابیں ان گنت ہیں جن میں نماز کے احکام پر عمومی طور پر بحث کی گئی ہے ، خود خاکسار کو بھی ایک اپنی ھی کتاب (نماز حبیب ﷺ) مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے لیکن ایسی عمومی کتاب میں خواتین کے لئے جو ملک کی ۵۱ فیصد کی تعداد میں ہیں ،مسائل پر کھل کر بحث نہیں ہو سکتی ، ہوتی بھی ہے تو سرسری سی اور عمومی نوعیت کی۔ اس لئے ایسی کتابوں کی خصوصی طور پر بہت احتیاج ہے، جو خاص طور پر، خواتین کے احکام و مسائل کو سامنے رکھ کر لکھی اور مرتب کی گئی ہوں، سید ممتاز احمد شاہ صاحب نے اسی راستے کا انتخاب کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں نماز پڑھنے کے مفصل اور مکمل طریقے ، ضروری فقہی مسائل، احکام کے اسرار و مصالح، حکمتیں، سائنسی توجیہات اور عورتوں کے مخصوص مسائل پر بحث کی ہے، اور ہر عنوان پر لکھنے کا حق ادا کیا ہے۔
مصنف کی اگر چہ یہ پہلی علمی کاوش ہے لیکن چونکہ وہ ایک دینی مدرسہ میں خواتین کو پڑھانے کا کئی برس کا تجربہ رکھتے ہیں، اس لئے انہیں اپنے موضوع پر مضبوط گرفت کے علاوہ اپنی مخاطبین کے احکام و مسائل کا بھی گہرا ادراک ہے، غالباً اسی لئے ان کے بیان پر، علمی انداز غالب ہے۔
مجموعی طور پر کتاب بے حد مفید ہے اور ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبولیت اور نفع عام کا ذریعہ بنائیں ،آمین۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

دار الفرقان ، گلشن راوی،

لاہور ۷ ارمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

عرضِ مؤلف

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لا نبی بعده امّا بعدُ

ہر انسان پر اپنے پروردگار کو راضی کرنا فرض ہے جس نے عدم سے وجود بخشا اور بے شمار نعمتوں سے مالامال کیا اس رحیم وکریم ذات کو خوش کرنے کا سب سے آسان اور قوی ذریعہ نماز ہے۔ جس کا ایمان کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق ہے کہ قرآن حکیم میں ایمان کا اطلاق نماز پر کیا گیا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا

مفسرین کے نزدیک اس آیت شریفہ میں لفظ ایمان کا مصداق نماز ہے اسی وجہ سے نماز کو باقی تمام عبادات پر فوقیت حاصل ہے۔ نماز ذکر الٰہی کی سب سے عمدہ صورت ہے اور اللہ جل شانہ کا ذکر ہی حقیقی اور اصلی حیات ہے۔ کسی نے بہت خوب کہا۔

اللہ اللہ ہے تو گویا جان ہے۔
ورنہ یارو جان بھی بے جان ہے

دوران مطالعہ نماز کی حقیقت اور عظمت واہمیت کے متعلق کچھ عبارات گزریں جن کی افادیت کے پیش نظر ارادہ ہوا کہ ان کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ پھر علامہ ابن الجوزیؒ کا یہ مقولہ پڑھ کر ارادہ پختہ ہوگیا۔ کہ ”اچھی کتاب کی تالیف نیک اولاد کی طرح صدقہ جاریہ بنتی ہے،، چنانچہ توفیق خداوندی سے تالیف کا کام شروع کر دیا جس کے نتیجے میں ”مسلم خواتین کے لئے تحفہ نماز،، کی صورت میں کتاب ھٰذا اپنی نمایاں خصوصیات کے ساتھ منصئہ شہود پر آچکی ہے جس میں نماز کی تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاکہ شعوری طور پر بھی نماز کی عظمت واہمیت پر آگاہی ہو چونکہ سائنسی ترقی حیران کن مراحل طے کرتے ہوئے اپنے عروج کی طرف رواں دواں ہے۔ ایسے حالات میں سائنسی توجیہات کا تذکرہ کوئی عجب بات نہیں بلکہ مغرب کے علوم سے متاثر طبقہ کے اطمینان کے لئے ان کا بیان

کرنا دورِ حاضر کا ایک اہم تقاضا تھا۔ اسی لئے تالیف ھٰذا میں ارکانِ نماز کی سائنسی توجیہات کے ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

پہلی صلیبی جنگیں جو دو صدیوں تک جاری رہیں ان میں اسلام کی بیخ کنی کرنے میں ناکامی کے بعد عیسائیوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے بڑے بڑے منصوبے تیار کئے ان میں سے چند یہ تھے (۱) قرآن کریم کو ختم اور نیست و نابود کرنا اس لئے کہ عیسائیت یہ سمجھتی ہے کہ قرآن ہی مسلمانوں کی قوت و ثقافت کی طرف لوٹنے کا اساسی مرکز ہے۔

(۲) مسلمانوں سے اسلامی فکر کا خاتمہ کرنا۔ اور خدا سے ان کے تعلق کو منقطع کرنا

(۳) مسلمانوں کی وحدت کو ختم کرنا تاکہ مسلمان کمزور و ذلیل اور بے سہارا ہو جائیں

(۴) مسلمان عورتوں کو بگاڑنا جس کا طریقہ یہ ہو کہ عورتوں کی آزادی کے نام پر جو جماعتیں کام کریں ان کی خوب تائید کی جائے اور عورت کو مرد کے مساوی قرار دیا جائے۔ اسلامی نظام کے کئی بیویوں کے رکھنے اور طلاق دینے کی اجازت کی مخالفت کی جائے اور ان سب کا مقصد شبہات کا پیدا کرنا اور یہ بتلانا ہو کہ اسلامی شریعت اس دور کے لئے لائق عمل نہیں اور زندگی کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور اس میں طرح طرح کے شبہات پیدا کئے جائیں اس آخری منصوبے میں ان کو کس قدر کامیابی حاصل ہو چکی ہے اس کا فیصلہ مسلمان خواتین پر چھوڑتا ہوں دانشور تعلیم یافتہ خواتین پر لازم ہے کہ وہ اس منصوبہ کو ناکام بناتے ہوئے پہلے خود نماز کے ذریعے اپنی تربیت کریں پھر اپنی اولاد کو تربیت یافتہ بنا کر ملت کی تعمیر و تشکیل میں اپنا اہم کردار ادا کریں اس کے بعد ہی قوم و ملک کی تقدیر بدلنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خواتین کو نمود و نمائش اور مغربی تہذیب میں پھنسا کر یہ باور کرادیا گیا ہے کہ عورت صرف تفریح کی چیز ہے اس طرح عورت کے مقام اور کردار کو پامال کیا گیا ہے۔ مسلم خواتین پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنا مقام اور کردار سمجھنے کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کا قصہ یاد رکھیں۔ جب فرعون کو یقین ہو گیا کہ آسیہؓ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئی ہے۔ تو اس نے ان کے چومیخا کرنے کا حکم دیا چنانچہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں ٹھونک دیں اور چابکوں سے ان کو تکلیف پہنچانے لگا۔ حضرت آسیہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ جنّت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں

اور فرشتے اس میں ایک محل تعمیر کر رہے اور ان کے پاس ملک الموت آئے تاکہ انؓ کی روح قبض کریں تو فرمایا اے آسیہؓ یہ محل تمہارے ہی لئے ہے تو وہ ہنس دیں اور فرعون کی سزا کی سب تکلیف جاتی رہی۔ اور عرض کیا اے میرے پروردگار میرے لئے جنت میں اپنے قریب محل تیار فرما۔ قرآن کریم اس ایمان افروز قصہ کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ ۘ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ ایمان داروں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے رب میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے۔ اور مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔

آخر میں محترم برادرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر خاں صاحب کا بہت مشکور اور ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب کے مسودہ کو پڑھا اور اپنے مفید مشوروں سے راہنمائی فرماتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اے اللہ اس کتاب کو مسلم خواتین کی اصلاح کا ذریعہ بنا اور ان کی ظاہری وباطنی حالت کو بدل دے۔ جیسے کہ تو نے حضرت آسیہؓ کی حالت کو بدل دیا تھا۔ اور اس کتاب کو مقبولیت عامہ نصیب فرما اور راقم الحروف کے لئے اس تحفہ نماز کو توشۂ آخرت بنا۔ آمین ثمّ آمین

وما توفیقی الاّ باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

ممتاز احمد شاہ

مدرس الجامعة المفتوحة للمسلمات

اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی حقیقت

نماز تمام عبادات میں سے اہم ترین عبادت ہے اس لئے بنیادی بات یہ ہے کہ پہلے اس کی حقیقت کو جانا جائے، ہر دور میں اولیاء کرام اور علماء دین اس سلسلے میں رہنمائی فرماتے رہے ہیں نماز کی حقیقت اور عظمت کو سمجھنے کے لئے حکیم الاسلام امام شاہ ولی اللہؒ اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی کچھ عبارات کا ذکر کرنا نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے چنانچہ امام شاہ ولی اللہؒ ,,حجۃ اللہ البالغہ،، میں لکھتے ہیں :

,, نماز اپنی عظمتِ شان اور مقتضائے عقل و فطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس و خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف و مشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لئے زیادہ نفع مند ہے اسی لئے شریعت نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کی تعیین و تحدید، اور اس کے شرائط وارکان اور آداب و نوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادات و طاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا اور انہی خصوصیات اور امتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے،،

دوسرے مقام پر نماز کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز کے اصل عناصر تین ہیں :

- ☆ پہلا یہ کہ قلب اللہ تعالیٰ کی لاانتہاء عظمت وجلال کے دھیان سے سرافگندہ ہو۔
- ☆ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی عاجزی و سرافگندگی کو بہتر سے بہتر الفاظ میں اپنی زبان سے ادا کرے۔
- ☆ تیسرا یہ کہ باقی تمام ظاہری اعضاء کو بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت وجبروت اور اپنی ظاہری عاجزی وبندگی کی شہادت کے لئے استعمال کرے۔

نماز کی نمایاں خصوصیات اور تاثیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

☆ پہلی یہ کہ نماز اہلِ ایمان کی معراج ہے اور آخرت میں تجلیات الٰہی کے جو نظارے اہل ایمان کو نصیب ہونے والے ہیں ان کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کا وہ خاص ذریعہ ہے۔

☆ دوسری یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت و رحمت کے حصول کا وسیلہ ہے .

☆ تیسری یہ کہ نماز کی حقیقت جب کسی بندہ کو حاصل ہوجاتی ہے اور اس کی روح پر نماز کی کیفیت کا غلبہ ہوجاتا ہے تو وہ بندہ نور الٰہی کی موجوں میں ڈوب کر گناہوں سے پاک صاف ہوجاتا ہے جیسے کہ کوئی میلی کچیلی چیز دریا کی موجوں میں دھل کر پاک صاف ہوجاتی ہے یا جیسے لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ کر صاف کیا جاتا ہے۔

☆ چوتھی یہ کہ نماز جب حضور قلب اور صادق نیت کے ساتھ پڑھی جائے تو غفلت اور برے خیالات ووساوس کے ازالہ کی وہ بہترین اور بے مثل دوا ہے۔

☆ پانچویں یہ کہ نماز کو جب پوری امت مسلمہ کے لئے ایک معروف و مقرر رسم اور عمومی وظیفہ بنادیا گیا تو اس کی وجہ سے کفرو شرک اور فسق و ضلال کی بہت سی تباہ کن رسوم سے حفاظت کا فائدہ بھی حاصل ہوگیا اور مسلمانوں کا وہ ایک ایسا امتیازی شعار اور دینی نشان بن گیا جس سے کافر اور مسلمان کو پہچانا جاسکتا ہے۔

☆ چھٹی یہ کہ طبیعت کو عقل کی رہنمائی کا پابند اور اس کا تابعِ فرمان بنانے کی مشق کا بہترین ذریعہ ہی نماز کا نظام ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نماز کی حقیقت کو ان الفاظ کے ساتھ واضح فرماتے ہیں :

" جاننا چاہیے کہ جاندار مخلوق کی طرح حق تعالیٰ نے نماز کو بھی ایک صورت اور روح مرحمت فرمائی ہے چنانچہ نماز کی روح تو نیّت اور حضور قلب ہے اور قیام و سجود نماز کا بدن ہے، رکوع و سجود نماز کا سر اور ہاتھ پاؤں ہیں اور جس قدر اذکار و تسبیحات نماز میں ہیں،

وہ نماز کے آنکھ کان وغیرہ ہیں اور اذکار و تسبیحات کے معنی کو سمجھنا گویا آنکھ کی بینائی اور کانوں کی قوت سماعت وغیرہ ہے، اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کا حسن یعنی بدن کا سڈول اور رنگ و روغن کا درست ہونا ہے۔

الغرض اس طرح پر نماز کے اجزاء اور ارکان کو بحضور قلب پورا کرنے سے نماز کی ایک حسین و جمیل اور پیاری صورت پیدا ہو جاتی ہے اور نماز میں جو تقرب نمازی کو حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے کوئی خدمت گار اپنے بادشاہ کی خدمت میں کوئی خوبصورت کنیز ہدیۂ پیش کرے اور اس وقت اس کو بادشاہ سے تقرب حاصل ہو، پس اگر تمہاری نماز میں خلوص نہیں ہے تو گویا مردہ اور بے جان کنیز بادشاہ کی نذر کر رہے ہو اور ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی گستاخی و بے باکی ہے کہ ایسا گستاخ شخص اگر قتل کر دیا جائے تو عجب نہیں اور اگر نماز میں رکوع و سجدہ نہیں ہے تو گویا لنگڑی لولی اور اپاہج لونڈی نذر کرتے ہو اور اگر ذکر و تسبیح اس میں نہیں ہے تو گویا لونڈی کے آنکھ کان نہیں ہیں اور اگر سب کچھ موجود ہے مگر ذکر و تسبیح کے معنی نہیں سمجھے اور نہ دل متوجہ ہوا تو ایسا ہے جیسا کہ کنیز کے اعضاء تو سب موجود ہیں لیکن ان میں حس و حرکت بالکل نہیں یعنی حلقہ چشم موجود ہے مگر بینائی نہیں ہے اور کان موجود ہیں مگر بہری ہے کہ سنائی نہیں دیتا ہاتھ پاؤں ہیں مگر شل اور بے حس ہیں اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اندھی بہری کنیز شاہی نذرانہ میں قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟۔ (تبلیغ دین)

سیّد سلیمان ندویؒ کی تحریر بھی اس بارے میں بہت دلچسپ قابل دید اور قابل داد ہے ،وہ فرماتے ہیں۔ نماز کیا ہے؟ مخلوق کا اپنے دل زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیّت کا اظہار، اس رحمٰن و رحیم کی یاد اور اس کے بے انتہاء احسانات کا شکریہ، نماز حسن ازل کی حمد و ثناء اور اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، نماز اپنے محبوب سے مہجور روح کا خطاب ہے اور اپنے آقا کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے، نماز ہمارے اندرونی احساسات کا عرض و نیاز ہے اور ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے نماز خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے نماز بے قرار روح کی تسکین، مضطرب

قلب کی تشفی اور مایوس دِل کی آس ہے نماز فطرت کی آواز ہے نماز حساس واثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے۔ نماز زندگی کا حاصل اور ہستی کا خلاصہ ہے۔

نماز کی عظمت اور اہمیّت

نماز ایمان والوں کی معراج اور اللہ تعالیٰ کی محبت ورحمت کے حاصل کرنے کا بڑا آسان ذریعہ ہے اس لئے اس کی اہمیت سے واقف ہونا بہت ضروری ہے تاکہ اسے ہمیشہ اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے

تمام مخلوقات میں سے انسان افضل واشرف بنایا گیا ہے اور پوری کائنات اس کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس کی زندگی کا مقصد اور خلاصہ عبادت الٰہی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریٰت پ۲۷)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

دوسرے مقام پر مقصد حیات یہ بتایا گیا ہے:

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيفَةً (البقرہ پ۱)

جس وقت تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

ان دونوں آیات کے مفہوم کو ملانے سے ثابت ہوا کہ انسانی زندگی کا جوہر خلافت وعبادت ہے۔

عبادت کا مفہوم

سب سے پہلے عبادت کا مفہوم معلوم ہونا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی لا انتہاء

تعظیم و محبت کی وجہ سے اس کے سامنے اپنی انتہائی عاجزی، ذلت، پستی اطاعت، فرمانبرداری کو ظاہر کرے، غلام کو آقا کا قرب اس وقت نصیب ہوا کرتا ہے جب وہ آقا کے سامنے عجز و نیاز مندی سے پیش آتا ہے انسان کی عزت وبلندی کا راز اس میں پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ وہ اپنے حقیقی آقا و مولی کے حضور جھک جائے۔

پستی سے سربلند ہو اور سرکشی سے پست
اس راہ کے عجیب نشیب و فراز ہیں

عبادت کا کامل مفہوم صرف نماز میں پایا جاتا ہے

عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی ذلت و پستی کا اظہار کیا جائے اور یہ صرف نماز ہی میں پایا جاتا ہے اس طرح کہ سب سے پہلے نمازی دربارِ شاہی میں فرمانبرداروں کی طرح ہاتھ باندھ کر گردن جھکائے کھڑا ہو جاتا ہے...... پھر کچھ دیر کے بعد رکوع میں اپنی پیٹھ کو پست کر کے چوپائیوں جیسی حالت اختیار کر لیتا ہے پھر سجدہ میں جاکر اپنی محبوب پیشانی اور چہرہ خدا کے حضور میں خاک آلودہ کرتا ہے اور یہ عبودیت اور تذلل کی آخری حد ہے جو کہ خدا کے قرب کی سب سے آخری شکل ہے اور خدا کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

لذت سجدہ ہائے شوق نہ پوچھ
ھائے وہ اتصال راز و نیاز

باقی عبادات میں عبادت کا اتنا کامل مفہوم نہیں پایا جاتا

نماز کے علاوہ اور بہت سے نیک کام جیسے روزہ، زکوٰۃ، حج، وغیرہ عبادات ہیں لیکن یہ عبادت کے کامل مفہوم سے خالی ہیں مثلاً زکوٰۃ ادا کرنا ایک اہم عبادت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی یتیموں، مساکین اور محتاجوں کو مال دے کر ان کی ضرورت پوری کرے اور مال خرچ کرنے میں کوئی ذلت والی بات نہیں بلکہ یہ تو بڑی عزت والا کام ہے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ

کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے تعمیل حکم کی وجہ سے زکوٰۃ عبادت بن گئی اسی طرح روزہ بھی عبادت ہے مگر اس میں ذلت کے معنی نہیں پائے جاتے کیونکہ روزہ کی حالت میں روزہ دار کھانا پینا وغیرہ چھوڑ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی کھانے پینے سے پاک ومنزّہ ہے اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے عزت کا مقام اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں رنگا جائے بس روزہ صرف اس لئے عبادت ہے کہ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کا حکم مانا گیا۔

کامل عبادت صرف نماز ہی ہے

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عبادت کا مفہوم صرف نماز ہی میں موجود ہے تو اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پھر عبادت صرف نماز ہی ہے باقی اعمال مجاز اور درجہ ثانی میں عبادت کہلاتے ہیں۔

عبادت کی اقسام

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب ”اربعین“ میں عبادت کی دس قسمیں لکھی ہیں

(۱) نماز (۲) زکوٰۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵) تلاوت قرآن (۶) ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنا (۷) حلال روزی کے لئے کوشش کرنا (۸) پڑوسی اور ساتھی کے حقوق ادا کرنا (۹) لوگوں کو نیک کاموں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے روکنا (۱۰) رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا۔

عبادت کے تین درجات

پہلا درجہ یہ ہے کہ عبادت ثواب حاصل کرنے اور عذاب سے ڈر کر اس سے بچنے کے لئے

کی جائے، لوگوں میں یہ درجہ مشہور ہے۔
دوسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کا شرف اور عبدیت کا خلعت حاصل کرنے کے لئے عبادت کی جائے بعض صوفیہ نے اس کا نام عبودیت رکھا ہے۔
تیسرا درجہ یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجلال و ہیبت و حیا و محبت کی وجہ سے کی جائے بعض صوفیہ نے اس کا نام عبودیت رکھا ہے یہ آخری درجہ سب سے بلند ہے۔

نماز ساری کائنات پر لازم کی گئی ہے

حقیقی عبادت نماز ہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو صرف نماز ہی کا پابند بنایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو جان لیا ہے،

لیکن یہ دوسری بات ہے کہ سب کی نماز ایک جیسی نہیں بلکہ جدا جدا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: کہ نماز کی صورت ہر چیز کی پیدائشی ہیئت کے مناسب حال رکھی گئی تاکہ اس کی نماز اس کی پیدائشی ہیئت سے خود بخود ادا ہوتی رہے۔ مثلاً

درختوں کی نماز : صرف قیام ہے اور وہ ہر وقت قیام کی حالت میں حکم الٰہی کے سامنے سامنے سیدھے کھڑے ہوئے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔

چوپائیوں کی نماز : صرف رکوع ہے اور وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع کی حالت میں جھکے ہوئے ہیں جس سے وہ کبھی انحراف نہیں کر سکتے۔

حشرات الارض کی نماز : بصورت سجدہ ہے کہ وہ ہر وقت دربار شاہی میں سربسجود اور سرنگوں رہتے ہیں اور یہی ان کا وظیفہ نماز ہے۔

پہاڑوں کی نماز : صرف تعود (دوزانو بیٹھنا) ہے کہ یہ ہر وقت زمین پر دوزانو جمے ہوئے بیٹھے ہیں اور اپنا پورا وقت التحیات میں گزارتے ہیں۔

پرندوں کی نماز: انتقال ہے کہ وہ نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے منتقل ہوتے رہتے ہیں جس طرح نمازی قیام سے قعود اور قعود سے قیام کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے پرندے، اُڑتے پھرتے اپنی نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

سورج اور چاند کی نماز: دوران اور گردش ہے کہ ایک نقطہ سے گھوم کر پھر اسی نقطہ کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

زمین کی نماز: سکون ہے کہ وہ ہر وقت ساکت وصامت ہوکر اپنے مرکز پر جمی رہتی ہے اور یہ جمود و سکون اس کی قدرتی نماز ہے۔

جنّت و جہنّم کی نماز: سوال ہے، کہ اے اللہ ہمیں بھر دے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت اور دوزخ دونوں نے اللہ تعالیٰ سے یہی سوال کیا کہ قیامت کے دن ہمیں بھر دیا جائے اس عرض و نیاز کی بنا پر یہ دونوں بھر دی جائیں گی۔

فرشتوں کی نماز: صف بندی ہے، کہ وہ قطار در قطار جمع ہوکر یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں پھر فرشتوں کے مختلف گروہ ہیں بعض صف بندی کے ساتھ ساتھ قیام میں کھڑے ہیں اور یہی ان کی نماز ہے اور بے شمار رکوع میں ہیں اور ان گنت سجدہ ریز ہیں اور فرشتوں کی ایک کثیر تعداد بحالت قعود اپنی نماز میں مشغول ہے غرض یہ ہے کہ جمادات نباتات وحیوانات اور فرشتے سب اپنے اپنے انداز میں نماز میں مشغول ہیں۔

مختلف اقوام کی نمازیں

جس طرح ہر مخلوق کی نماز الگ الگ ہے اس طرح ہر قوم کی نماز بھی جدا جدا ہے۔ چنانچہ کسی قوم کی نماز صرف قیام ہے کسی قوم کے حصے میں صرف رکوع آیا ہے بس اس کی نماز فقط رکوع ہے کسی قوم کی نماز میں محض اوندھا لیٹ جانا گویا سجدہ ہی کرنا ہے بعض لوگوں کی نماز دوزانو ہو جانا ہے۔ حاصل یہ کہ نماز کے اجزاء وارکان سابقہ امتوں میں پھیلے ہوئے اور منتشر ہی تھے ہماری اسلامی نماز کا یہی بڑا کمال ہے کہ اس میں تمام متفرق ارکان جمع

ہو جاتے ہیں گویا ہماری نماز پہلی امتوں کی آئینہ دار ہے۔

ہماری نماز میں ساری کائنات کی نمازیں جمع ہو جاتی ہیں

نماز کی عظمت شان کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تمام مخلوقات کی نمازیں اس میں اکھٹی ہو جاتی ہیں اور یہ سب کی نمازوں کا نظارہ پیش کرتی ہے۔

مثلاً

ہماری نماز میں فرشتوں جیسی صف بندی

ہماری نماز میں درختوں جیسا قیام

ہماری نماز میں چوپائیوں جیسا رکوع

ہماری نماز میں حشرات الارض جیسا سجدہ

ہماری نماز میں سورج اور چاند جیسی گردش

ہماری نماز میں پہاڑوں جیسا قعود

ساری عبادات بھی نماز میں جمع ہیں

جس طرح ہماری نماز میں کائنات کی ساری نمازیں پائی جاتی ہیں بالکل اسی طرح سب اسلامی عبادات کی حقیقت بھی کسی نہ کسی درجہ میں نماز کے اندر دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ کھانے پینے اور ازدواجی حقوق کو چھوڑ دیا جائے، نماز میں بھی یہ چیزیں چھوڑ دی جاتی ہیں اس لحاظ سے روزہ کا خلاصہ نماز میں پایا جاتا ہے۔

حج کی حقیقت بیت اللہ شریف کی تعظیم ہے نماز میں بھی استقبالِ قبلہ کی صورت میں تعظیم بیت اللہ کی ایک اعلیٰ صورت موجود ہے اس اعتبار سے حج کا مقصود بھی نماز میں پایا گیا۔

زکوٰۃ کی حقیقت تزکیہ نفس ہے کہ انسان مال خرچ کرکے دل کو دنیا کی محبت سے پاک کردے تاکہ اس میں محبتِ الٰہی پیدا ہو۔

نماز سے بھی تزکیہ نفس مطلوب ہے کہ دل ماسوئ اللہ سے فارغ ہو جائے یہی وجہ ہے کہ ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر شروع میں ہی غیر اللہ سے بیزاری کا اعلان کر دیا جاتا ہے اس نقطۂ نظر سے زکوۃ کی حقیقت بھی نماز میں نمایاں نظر آتی ہے۔

نماز میں جسم، عقل اور قلب تینوں کی نمائندگی

نماز ایسی بلند پایہ عبادت ہے جس میں جسم، عقل اور دل سب اس طرح شریک ہیں کہ جسم کے حصہ میں قیام اور رکوع و سجود آیا ہے زبان کے حصہ میں تلاوت اور تسبیح آئی ہے عقل کے حصہ میں تفکر و تدبّر آیا ہے، قلب کے حصہ میں خشوع اور رقت و کیفیت آئی ہے۔

نماز کی فرضیّت

مسلمان مرد اور عورت پر فریضہ بندگی کی خاطر معبود حق کے سامنے سر بسجود ہونا ضروری ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے **وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ** اور نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ اس کے ارکان و شرائط اور سنن وآداب کی رعایت کرتے ہوئے ادا کیا جائے۔ نماز کی فرضیت احادیث طیّبہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں تھے ویسے ہی کئے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو سزا دے گا۔

نماز عقلی طور پر بھی فرض ہے

انسان اور جنات کے علاوہ باقی تمام مخلوقات نہ تو عبادت کی مکلف ہیں اور نہ ہی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہیں ، لیکن پھر بھی وہ اپنے اپنے انداز سے نماز ادا کررہی ہیں جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز صرف حکم خداوندی کی وجہ سے فرض نہیں بلکہ عقلی طور پر بھی فرض اور لازم ہونی چاہئیے ۔اس لئے کہ انسان کو نماز کا مکلّف (پابند) بنایا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس کی تخلیق کا مقصد عبادت بتایا گیا ہے اور حقیقی عبادت نماز ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ اکثر مخلوقات دل اور عقل سے محروم ہونے کے باوجود نماز پڑھ رہی ہیں تو دل اور عقل وشعور رکھنے والا انسان زیادہ لائق ہے کہ اسے نماز کا پابند کیا جائے ،بلکہ احسانات اور انعامات ربّانی کا تقاضا تو یہ تھا کہ بندہ پلک جھپکنے کے برابر بھی نماز سے غافل نہ رہتا۔

نماز کی فضیلت

کسی چیز کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اس کی فضیلت ہی سے لگایا جاسکتا ہے اور فضیلت ہی کسی شے کو مرغوب بنا دیتی ہے،اس لئے اسلام نے بڑے اہتمام کے ساتھ ہر عبادت اور بالخصوص نماز کی فضیلت سے آشنا کرایا۔ نماز کی شان و شوکت کے لئے تو صرف اتنی بات ہی کافی ہے کہ اس کا تذکرہ قرآن پاک میں تقریباً ایک سو نو مرتبہ صراحتاً اور عبادت اور اطاعت کے ضمن میں کنایۃً تو سینکڑوں دفعہ موجود ہے ۔اور ذخیرہ احادیث میں عبادات میں سے سب سے زیادہ نماز پڑھنے کی تاکید اور ترغیب دی گئی، سزا اور وعیدیں بھی نماز چھوڑنے کے متعلق سنائی گئی جن کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کی بہار کو غنیمت سمجھتے ہوئے کسی مسلمان مرد وعورت کو نماز کے سلسلہ میں سستی وکاہلی اور غفلت کا مظاہرہ ہرگز کبھی نہیں کرنا چاہئیے۔

اِغتَنِمْ فِی الفَرَاغِ فَضلَ رُکُوْعٍ   فَعَسیٰ اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً

(امام بخاری)

فرصت کے لمحات میں نماز کی فضیلت حاصل کرنے کو غنیمت سمجھو اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ تمہاری موت اچانک ہی آجائے۔

پیران پیر غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کو مت بھول جب لوگ تجھے کندھوں پر سوار کر کے قبرستان لے جارہے ہوں گے!

اب کچھ نماز کی فضیلتیں بیان کی جاتی ہیں۔

نماز عرش الٰہی پر بھی فرض کی گئی

اسلام کے تمام فرائض حج، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ وحی کے واسطہ سے زمین پر فرض ہوئے لیکن نماز معراج کی رات جب خاتم النبیین ﷺ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار شاہی میں تشریف لے گئے تو اس وقت عرش پر اللہ جل جلالہ' نے براہ راست اپنے حبیب کو نماز کا یہ نوری تحفہ عنایت فرمایا۔ایک طویل حدیث میں معراج کا واقعہ مفصل بیان کیا گیا ہے جس کو امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح میں درج کیا ہے اس میں یہ الفاظ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ,,مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ہر شب و روز کے لئے پچاس نمازیں فرض کیں میں جب اتر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا پچاس نمازیں، انہوں نے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور اس میں تخفیف کر دینے کی درخواست کیجئے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی مجھے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ ہے ارشاد ہوا کہ میں اپنے رب کے پاس واپس گیا اور میں نے عرض کیا کہ پروردگار! میری امت کے لئے تخفیف فرما دیجئے۔تو پانچ نمازوں کی تخفیف فرمادی گئی ،اسی طرح آپ نے تفصیل سے کئی بار جانا اور تخفیف کیا جانا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا کہ جب پانچ نمازیں رہ گئیں، تو ارشاد ہوا اے محمد ﷺ یہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس نمازوں کے قائم مقام ہے،اس طرح یہ حقیقتاً پچاس نمازیں ہو گئیں۔

نماز کی تعداد میں تخفیف کا راز

معراج کے موقع پر پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں پھر کم کرتے کرتے پانچ نمازیں باقی رہ گئی یہ اس لئے کیا گیا تاکہ انسان کے پیش نظر رہے کہ اصل نمازیں پچاس ہی مقرر کی گئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کا اہل سمجھا تھا کہ وہ اپنے وقت، قوت اور دل و دماغ کا اتنا بڑا حصہ صرف کرے۔ جو شخص اس بات کو مستحضر اور پیش نظر رکھے گا، وہ ان پانچوں نمازوں کو کبھی زیادہ نہ سمجھے گا۔بلکہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ تو اس سے زیادہ کا اہل سمجھا گیا تھا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے یہ تخفیف نہ کی ہوتی تو وہ اسی پر عمل کرتا اور بے چوں و چرا حکم بجا لاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ فرمایا اور ان پانچ نمازوں کو پچاس کے مساوی بنادیا۔

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

ہر مادی چیز اپنے اندر ایک تاثیر رکھتی ہے اور جب اسے استعمال کیا جائے تو ضرور جسم انسانی پر اپنے اثرات کو مرتب بھی کرتی ہے جیسے روٹی، پانی وغیرہ بالکل اسی طرح سمجھنا چاہیئے کہ قدرت نے ہر عبادت میں اور بالخصوص نماز میں ایک خاص تاثیر اور خاصیت رکھی ہے جو انسان کی روح اور ایمان پر اثر انداز ہو کر اس کے اخلاق میں نکھار پیدا کرتی ہے اور ایک لطیف و نفیس روحانی عبادت ہونے کی وجہ سے بے حیائی اور برائی کے خاتمہ کے لئے قوی التاثیر دوا کا کام دیتی ہے اور اکسیر کا حکم رکھتی ہے یہ نسخہ شفاء خالقِ کائنات نے خود اپنے بندوں کے لئے تجویز فرمایا جو قرآن مجید میں موجود ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر — بلاشبہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

"نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے"، اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ' نے اس میں ایسی خاص تاثیر رکھ دی ہے جس کی وجہ سے یہ نمازی کو بے حیائی اور گناہ سے بچانے کا سبب و ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی عظمت کا خیال رکھتے ہوئے اس کی ادائیگی خشوع و خضوع کے ساتھ کی جائے۔

دوسرا مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز کی ہر حرکت اور ادا اور اس کا ہر ذکر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو انسان نماز کی صورت میں دربار شہنشاہی میں حاضری دے کر اپنی بندگی و غلامی اور نیاز مندی کا اور اللہ تعالیٰ کی حکومت و اقتدار کا اظہار کر چکا ہے وہ نماز سے فارغ ہو کر بھی بے حیائی اور گناہوں کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچائے۔

لیکن اگر کوئی ضدی نمازی پھر بھی اپنے گناہوں سے اور بے حیائی سے باز نہ آئے تو یہ دوسری بات ہے، بہر حال نماز کا تقاضا تو یہ ہی تھا کہ وہ رک جائے اور یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح قرآن مجید میں آتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

بیشک اللہ انصاف اور بھلائی کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

ایک مشہور قصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اس کو عنقریب چوری سے روک دے گی۔ (ابن کثیر)

نماز دین کا ستون ہے

عَن فضل بن دکینٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن:

فضل بن دکین سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔

نماز نور ہے

عن ابی مالك الاشعری رضی اللہ عنہ مرفوعاً والصلوٰۃ نُورٌ

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز نور ہے۔

نماز وقت پر پڑھنا اہم ترین عمل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ دینی اعمال میں سے کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا، پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کی خدمت کرنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔

حضرت نانوتویؒ کی اہلیہ کا قصہ

نماز کی عظمت اور اہمیت کا یہ عالم تھا کہ آذان کی آواز سننے کے ساتھ ہی کام کاج چھوڑ کر فوراً نماز کی تیاری میں مصروف ہو جاتی تھیں اور اس کام سے اس طرح اجنبی ہو جاتی گویا کہ وہ کام ہی نہ کر رہی تھی۔

نماز گناہوں کی معافی اور تطہیر کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں روزانہ پانچ دفعہ وہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کچھ بھی نہیں باقی رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے خطاؤں کو دھوتا اور مٹاتا ہے۔

تشریح : صاحب ایمان بندہ جس کو نماز کی حقیقت نصیب ہو جب نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اس کی روح گویا اللہ تعالیٰ کے بحرِ جلال وجمال میں غوطہ زن ہوتی ہے، اور جس طرح کوئی میلا کچیلا اور گندہ کپڑا دریا کی موجوں میں پڑ کر پاک صاف و اجلا ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے جلال وجمال کے انوار کی موجیں اس بندہ کے سارے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہیں، اور جب دن میں پانچ مرتبہ یہ عمل ہو تو ظاہر ہے اس بندہ میں میل کچیل کا نام و نشان بھی نہ رہ سکے گا۔ پس یہی حقیقت ہے جو نبی کریم ﷺ نے مثال کے ذریعے سمجھائی۔

(معارف الحدیث)

نماز سے گناہ جھڑتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن سردی کے ایام میں باہر تشریف لے گئے اور درخت کے پتے (خزاں کے سبب) خود جھڑ رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا اور ہلایا تو ایک دم اس کے پتے جھڑنے لگے پھر حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب مومن بندہ خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

تشریح : یعنی جس طرح آفتاب کی شعاعوں اور موسم کی خاص ہواؤں نے ان پتوں کو خشک کردیا ہے، اور اب یہ ہوا کے معمولی جھونکوں سے اور ذرا حرکت دینے سے اس طرح جھڑتے ہیں، اسی طرح جب بندہ مومن پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر صرف اسی کی رضا جوئی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو انوار الٰہی کی شعاعیں اور رحمت الٰہی کے جھونکے اس کے گناہوں کی گندگی کو فنا اور اس کے قصوروں کے خس وخاشاک کو اس سے جدا کر کے اس کو پاک صاف کر دیتے ہیں۔ (معارف الحدیث)

نماز پر جنت ملنے کا وعدہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ کے حضور میں کھڑے ہوکر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو جنت اس کے لئے ضرور واجب ہو جائے گی۔

تشریح : یعنی نماز اگر صرف دو رکعت بھی قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھی جائے اور اس کے لئے وضو بھی تعلیم نبوی کے مطابق اہتمام سے کیا جائے تو اللہ کے نزدیک اس کی اتنی قیمت ہے کہ اس کا پڑھنے والا لازمی طور پر جنت پائے گا۔ (معارف الحدیث)

نماز میں انسان کی پروردگار سے باتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز کو دو حصوں میں تقسیم کرلیا ہے نصف نماز میری، نصف بندے کی ہے، اور میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو۔

جب بندہ

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا۔

☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا۔

☆ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ☆ بندہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت آدھی میری اور آدھی میرے بندے کی ہے میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ ☆ کہتا ہے

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

نماز میں شیخ اکبر کی پروردگار سے باتیں

شیخ اکبر اپنی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم جب تک ایک آیت کا جواب اپنے کان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سن نہیں لیتے اس وقت تک دوسری آیت نہیں پڑھتے یعنی **الحمد للہ ربّ العٰلمین** پڑھا پھر اللہ تعالیٰ سے اس کا جواب سنا کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔ اس کے بعد پڑھتے الرحمٰن الرحیم جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم شیخ اکبر تو نہیں بن سکتے البتہ اتنا ضرور کر سکتے ہیں کہ ہر آیت پر وقف کریں اور تصور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات سن لی ہے اور اس کا جواب دے دیا جو ہم نے سن لیا اس غرض سے وقف کرنے پر شیخ اکبر۔ حافظ ابن قیم اور امام شاہ ولی اللہ نے تنبیہ فرمائی ہے۔ (فضل الباری شرح بخاری)

نماز کا حساب پہلے ہوگا

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ یقیناً قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا پس اگر اس کی نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب و بامراد ہوگا اگر نماز خراب نکلی تو نقصان میں پڑے گا، اور کامیابی سے محروم ہوگا۔

نماز کی خواتین کو خصوصی تاکید

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْ لُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَھَا وَ صَامَتْ شَھْرَھَا وَاَحْسَنَتْ فَرْجَھَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَھَا فَلْتَدخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَائَتْ. (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاکدامن رہے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں عورت کو چند کام انجام دینے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

اوّل پانچ وقت نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا، نماز ہر بالغ مرد و عورت پر رات دن میں پانچ وقت فرض ہے۔ حرج ہو یا مرض سفر ہو یا حضر، دکھ ہو یا تکلیف، رنج ہو یا خوشی جس حال میں ہو جہاں ہو پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے۔

دوم رمضان کے روزوں کے بارے میں عورت کو توجہ دلائی کہ پابندی سے رمضان کے روزے رکھے پرانی عورتوں کے بارے میں بات مشہور تھی کہ نمازوں میں کوتاہی کرتیں ہیں لیکن روزوں میں مردوں سے آگے رہتی ہیں مگر آج کی عورت نماز، روزہ دونوں سے

غافل ہے۔

عورتوں کو پاک دامن رہنے کے بارے میں فرمایا عزت و عصمت محفوظ رہے نسوانیت کا تعلق صرف شوہر سے رہے نامحرموں سے دور رہنا پردہ کا اہتمام کرنا، نظریں نیچی رکھنا، بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا۔ اگر ضرورتاً نکلنا پڑے تو پردے کا اہتمام کرنا،آج کل کی عورتیں پردے کا مذاق بناتیں ہیں اور شرم و حیا کو عیب سمجھتی ہیں۔

چہارم اپنے شوہر کی فرمانبرداری کا حکم دیا۔

نمازی پر پانچ انعام

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں۔

(۱) اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔

(۲) عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے۔

(۳) قیامت کے دن اعمال نامے اس کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔

(۴) پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیں گے۔

(۵) حساب سے محفوظ رہیں گے۔

نماز مؤمن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی

نماز درحقیقت شکر و احسان مندی وفا شعاری اور حبِّ الٰہی، عبودیت و تذلل اور خشوع و تواضع کے اس جذبے کی تسکین ہے جو انسان کی سرشت ہے اور اس کی انسانیت کا سب سے بڑا جوہر ہے۔اس بارہ میں مومن کی مثال مچھلی کی سی ہے جس کی زندگی پانی کے ساتھ وابستہ ہے اگر اس کو زبردستی پانی سے نکال بھی لیا جائے تب بھی وہ پانی کے لئے بے قرار اور پانی کی محتاج رہے گی اور موقع ملتے ہی بے ساختہ اس پر ٹوٹ پڑے گی۔

راقم الحروف کو اپنے پیرو مرشد غوث زمان حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرتؒ پیرانہ سالی میں متعدد متضاد بیماریوں کی وجہ سے سالہا سال تک صاحب فراش رہے کمزوری اور نقاہت کا نہ پوچھئے اس قدر تھی کہ اپنی کوئی ضرورت خود پوری نہ فرماسکتے تھے جملہ خدمات خدّام سر انجام دیتے تھے اس کے باوجود حضرت اقدسؒ نماز کے لئے اس طرح بے قراری اور بے چینی سے تڑپتے رہتے جس طرح مچھلی پانی کے لئے تڑپتی ہے۔ حضرت اقدسؒ اس عنوان کے سچے مصداق تھے کہ نماز مومن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی۔ اکثر ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دریافت فرماتے کہ دوسری نماز میں کتنی دیر ہے۔ حضرت جب سونے کے بعد بیدار ہوتے تو پہلا جملہ یہ ارشاد فرماتے: بھائی کیا بجا ہے، نماز میں کتنی دیر ہے، مجھے نماز کے لئے بیٹھالو، کئی بار ایسا ہوا کہ فجر کی نماز پڑھنے کے کچھ دیر بعد شدّت سے اصرار ہوتا کہ مجھے ظہر کی نماز پڑھاؤ گزارش کی جاتی کہ حضرت ابھی تو وقت نہیں ہوا اس لئے نماز نہیں پڑھاسکتے لیکن حضرت اقدسؒ مسلسل پریشان اور مضطرب رہتے تھے پھر نماز کے لئے جب حضرت اقدسؒ کو بیٹھا دیا جاتا تو پہلی حالت و کیفیت کا فور ہو جاتی اور آپ پر راحت اور سکینہ طاری ہو جاتی تھی۔ جمعۃ المبارک کے دن اگر حضرت اقدسؒ کو احساس ہو جاتا کہ آج جمعہ ہے۔ تو وقت ہونے سے بہت پہلے ارشاد فرماتے بھائی جمعہ کی تیاری کے لئے مجھے بٹھاؤ۔ آپ کی خدمت میں گوش گزار کیا جاتا کہ حضرت ابھی تو وقت ہونے میں تین چار گھنٹے باقی ہیں، تو فرماتے بھائی پھر کیا ہوا جمعہ کے اکرام واعزاز میں تیاری بھی تو کرنی ہے نماز جمعہ تک سارا وقت اضطراری کیفیت میں گذرتا۔ رمضان المبارک میں کئی مرتبہ جب آپ میں بیٹھ کر بھی نماز تراویح پڑھنے کی طاقت نہ ہوتی تو مسئلہ کے مطابق لیٹ کر نماز تراویح پڑھتے تھے لیکن بسا اوقات لیٹے ہوئے بھی آپ سے تراویح نہ پڑھی جاسکتی تھی جس کی وجہ سے نماز تراویح تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کردی جاتی مگر تھوڑی دیر کے بعد آپ فرماتے مجھے تراویح کے لئے بٹھاؤ چنانچہ تراویح دوبارہ شروع کردی جاتی۔ نماز کے ساتھ یہ عاشقانہ تعلق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت اقدسؒ کا شمار ان بڑے اولیاء کرام میں سے تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت

کی لذت کا مزہ چکھا دیا تھا۔ جس کے بارے میں فضیل بن عیاض ،سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہما کا مقولہ ہے کہ اگر بادشاہ کو اس لذّت کا علم حاصل ہو جائے جو ہمیں عبادت میں حاصل ہے تو لشکر لے کر ہم پر چڑھ آئیں ۔ سچی بات یہ ہے کہ نماز حضرت اقدسؐ کی روح کی جان تھی۔

نماز مومن کی جائے پناہ اور جائے امن

نماز مومن کے لئے اس محبت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ پناہ لینے سر چھپانے اور آرام پانے کی جگہ اور اس کی گود سے بھی زیادہ راحت رساں اور جنّت بداماں ہے جو ایک یتیم ضعیف وعاجز بے سہارا اور لاڈلے بچہ کے لئے ہر وقت کھلی رہتی ہے اور جب بھی بچہ کو کسی قسم کے گزند اور نقصان کا خطرہ ہوتا ہے کوئی اس کو چھیڑتا اور پریشان کرتا ہے یا اس کو بھوک اور پیاس ستاتی ہے یا وہ کسی چیز سے سہم جاتا ہے تو فوراً ماں سے چمٹ جاتا ہے،اور اس کی گود میں بیٹھ کر سمجھ لیتا ہے کہ وہ سب سے محفوظ ہو گیا اسی طرح نماز مومن کی سب سے بڑی پناہ گاہ اور جائے قرار ہے یہ وہ مضبوط رسّی ہے جو اس کے اور اس کے ربّ کے درمیان پھیلی ہوئی ہے وہ جب چاہے اس رسی کو مضبوطی سے تھام کر اپنی حفاظت کی ضمانت حاصل کرسکتا ہے یہ اس کی روح کی غذا، درد کا درماں، زخم کا مرہم، اور بیماری سے شفا اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار اور سہارا ہے۔

نماز سے مدد حاصل کرو

فرمان باری تعالیٰ ہے :

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِاالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ

اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس لئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کو اپنا معین ومددگار سمجھے اور جب کسی طرح

کی کوئی مشکل پیش آجائے یا کسی مصیبت اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو فوراً اس کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے اور جب تک مراد پوری نہ ہو اس کے در پر پڑا رہے، اکثر عورتیں مصائب اور پریشانی میں مبتلا رہتی ہیں وہ ان کے حل کے لئے رحمٰن اور رحیم ذات کا در چھوڑ کر مختلف مقامات پر پہنچتی ہیں اور مختلف لوگوں کے پاس جاتی ہیں جن میں سے اکثر جاہل گمراہ اور بد اخلاق ہوتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں اس طرز عمل سے بہت ساری بداخلاقیاں جنم پاتی ہیں جن کے معاشرہ پر بڑے منفی اثرات پڑتے ہیں ان تمام خرابیوں سے بچنا بہت ضروری ہے ،اور اس کی صورت یہی ہے کہ اپنی ہر مشکل کو نماز کی مدد سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور تمام اولیاء کرام کا نماز کے ساتھ یہی معاملہ تھا،ان کو نماز پر اس سے زیادہ ناز اور اعتماد تھا جتنا سپاہی کو اپنی شمشیر پر، مال دار کو اپنی دولت پر اور بچہ کو اپنی پکار پر ہوتا ہے اور وہ بڑی آسانی کے ساتھ ماں کی شفقت کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے نماز ان خواتین وحضرات کا مزاج اور طبیعت ثانیہ بن گئی تھی جس کے لئے ان کو کسی تکلف کی ضرورت نہ تھی جب بھی ان کو کسی قسم کا اضطراب یا خوف لاحق ہوتا یا معاملہ الجھتا نظر آتا دشمن کی فوجیں ہر طرف سے ان پر یلغار کرتیں یا فتح ونصرت میں تاخیر ہونے لگتی تو وہ فوراً نماز کے لئے دوڑ پڑتے اور اس کی پناہ میں آجاتے۔

نماز کی مدد سے علمی مسئلہ حل

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے متعلق آتا ہے کہ جب کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آتی یا کوئی عقدہ حل نہ ہوتا تو وہ کسی ویران اور دور افتادہ مسجد میں چلے جاتے نماز پڑھتے اور اپنی پیشانی خاک پر رکھتے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہتے اور کہتے یا مُعَلِّم ابراھیم عَلِّمنی (اے ابراہیم کے سکھانے والے مجھے بھی یہ علم سکھادے) بڑے درد و سوز کے ساتھ دعا کرتے اور خدا کے حضور سر نیاز جھکا کر اور گڑگڑا کر سوال کرتے اور اس پر خوش ہوتے کہ وہ اس در کے فقیر اور بھکاری ہیں اور پشت در پشت سے ان کا یہی پیشہ ہے جو باپ دادا سے ان کو ورثہ میں ملا ہے، کبھی کبھی وہ اپنی دعا و مناجات میں یہ شعر بھی پڑھتے تھے۔

انا المکدّی انا المکدّی وھکذا کان ابی وجدی

میں بھکاری ہوں میں بھکاری ہوں اور اسی طرح میرے باپ دادا بھی بھکاری تھے۔

نماز پر جنّت کی نعمتیں قربان

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ جنت میں پہنچادے تو ہم کہیں گے کہ ہمیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں صرف ایک مصلّی کی جگہ دے دی جائے۔ تاکہ ہمیشہ نماز پڑھتے رہیں یہ اس لئے نہیں کہ وہ مکلّف ہوں گے بلکہ اس لئے کہ انہیں لذّت اسی میں ملتی ہے۔

﴿نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے وعیدیں اور سزائیں و نقصانات﴾

نماز مسلمانوں کا امتیازی شعار و دینی نشان ہے اس لئے ہمارے نبی کریم ﷺ نے نمازیں چھوڑنے پر بہت زیادہ وعیدیں سنائی ہیں اور اس سے دینی اور دنیاوی پیدا ہونے والے نقصانات سے امت کو آگاہ فرمایا تاکہ سفر و حضر، بیماری و صحت اور خوشی، غمی کے کسی موقع پر نماز کے سلسلہ میں غفلت، سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

نماز نہ پڑھنا کفر کے برابر ہے

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے۔ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے،ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

عن نَوفَلِ بن مُعٰوِيَة اَنَّ النبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَا تَتْهُ صَلٰوةُ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُه' وَ مَالُه'

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہوگئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو

بے نمازی کو پندرہ قسم کا عذاب

جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقہ سے عتاب ہوتا ہے،پانچ طرح دنیا میں تین طرح سے موت کے وقت تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

دنیا کے پانچ عذاب تو یہ ہیں

پہلا: یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

دوسرا: یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹادیا جاتا ہے۔

تیسرا: یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹادیا جاتا ہے۔

چوتھا: اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

پانچواں: یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت تین عذاب

پہلا: ذلت سے مرتا ہے۔

دوسرا: یہ کہ بھوکا مرتا ہے۔

تیسرا: یہ کہ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔

قبر کے تین عذاب

پہلا: قبر اس پر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں

دوسرا: قبر میں آگ جلادی جاتی ہے

تیسرا: قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے۔ اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے ،وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے، کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں، پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک

مارے جاؤں جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے پر تین عذاب

پہلا: حساب سختی سے کیا جائے گا۔

دوسرا: اللہ تعالیٰ کا اس پر غصہ ہوگا۔

تیسرا: جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔

یہ کل چودہ ہوئے ممکن ہے پندرھواں بھول سے رہ گیا ہو ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھیں ہوئی ہوتی ہیں۔

پہلی سطر: او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے

دوسری سطر: او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص

تیسری سطر: جیسا کہ تو نے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

بے نمازی کا کافروں کے ساتھ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگی اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ، اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک عبرت ناک قصہ

ابن حجرؒ نے زواجر میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہوگیا تھا اس کا بھائی دفن میں شریک تھا اتفاق سے دفن کرتے ہوئے اس کی تھیلی قبر میں گر گئی اس وقت خیال نہیں آیا بعد میں یاد آئی تو بہت رنج ہوا چپکے سے قبر کھول کر نکالنے کا ارادہ کیا قبر کو کھولا تو وہ آگ کے شعلوں سے بھر رہی تھی روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور حال بیان کیا اور پوچھا کہ یہ بات کیا ہے ماں نے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر دیتی تھی۔

بے نمازی کے لئے عذاب

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ دس آدمیوں کو خاص طور سے عذاب ہوگا، ان میں سے ایک نماز چھوڑنے والا بھی ہے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور فرشتے منہ اور پشت پر ضرب لگا رہے ہوں گے جنت کہے گی کہ میرا تیرا کوئی تعلق نہیں نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے دوزخ کہے گی آجا میرے پاس آجا تو میرے لئے ہے میں تیرے لئے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی (جنگل) ہے جس کا نام ہے لم لم اس میں سانپ ہیں جو اونٹ کی گردن کے برابر موٹے ہیں۔ اور ان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس میں نماز چھوڑنے والوں کو عذاب دیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک میدان ہے جس کا نام جبُّ الحزن ہے وہ بچھوؤں کا گھر ہے اور ہر بچھو خچر کے برابر بڑا ہے وہ بھی نماز چھوڑنے والوں کو ڈسنے کے لئے ہیں۔ (فضائل اعمال)

بے نمازی مذہب سے نکل جاتا ہے

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس ﷺ نے سات نصیحتیں کی ہیں جن میں سے چار یہ ہیں اوّل یہ کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے

کر دیئے جائیں یا تم جلا دئے جاؤ یا تم سولی چڑھا دیے جاؤ۔ دوسری یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے، تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔

بے نمازی سے اللہ تعالیٰ ناراض

حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کا نماز پڑھنے کو جی نہ کرے وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شرائط نماز

جو چیزیں نماز شروع کرنے سے پہلے ضروری ہیں ان کو نماز کی شرائط کہا جاتا ہے اور نماز کا صحیح ہونا شرائط کے پائے جانے پر موقوف ہے۔ اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز درست نہ ہو گی۔

صحتِ نماز کی سات شرطیں ہیں

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر عورت (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۷) نماز کی نیت کرنا۔

بدن کا پاک ہونا

بدن پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والی خاتون کا جسم ہر قسم کی نجاست یعنی پلیدی سے پاک و صاف ہو۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں

حقیقی اور حکمی : ظاہری پلیدی جو دکھائی دے نجاست حقیقی کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، شراب وغیرہ۔

جو ناپاکی شریعت کے حکم سے ثابت ہو اور نظر نہ آئے اس کو نجاست حکمی کہتے ہیں۔

پھر نجاست حکمی کی دو قسمیں ہیں : چھوٹی مثلاً بے وضو ہونے کی حالت اس کو حدث اصغر کہتے ہیں۔ بڑی وہ حالت جس میں غسل کرنا ضروری ہوتا ہے اس کو حدث اکبر اور جنابت کہا جاتا ہے۔ حیض اور نفاس کا شمار بھی حدث اکبر میں ہوتا ہے حدثِ اصغر کی صورت میں وضو کرنے سے بدن پاک ہو جاتا ہے۔ پس نماز کے صحیح ہونے کے لئے تمام نجاستوں سے بدن کا

پاک ہونا شرط اور ضروری ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر پ۲۹) اور گندگی کو اپنے آپ سے دور کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عَنِ ابنِ عُمَرؓ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ (مسلم ۱:۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتا۔

قرآن و حدیث میں طہارت کا مقام واہمیت

پاک صاف رہنے والے محبوب خدا ہیں ارشاد خداوندی ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (بقرہ پ۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو اپنا محبوب رکھتا ہے۔

دوسرے مقام پر قبا کی بستی میں رہنے والوں کی تعریف میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ پ۱۱)

اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بہت پاکیزگی پسند ہیں ،اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

صرف ان دو آیات ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کا کیا مقام ہے۔

طہارت جزو ایمان ہے

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نصف الایمان کہا گیا ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَةِ دین کی بنیاد نظافت و صفائی پر رکھی گئی ہے۔

ان احادیث کے مطالعہ سے یہ بات خوب عیاں ہوجاتی ہے کہ طہارت کی صرف یہی حیثیت نہیں کہ وہ نماز تلاوت اور طواف کے لئے شرط ہے بلکہ ایمان کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود مطلوب ہے۔امام غزالیؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے مثال کتاب "کیمائے سعادت"، میں لکھتے ہیں کہ نظافت و پاکی کا تعلق محض بدن اور کپڑوں سے نہیں بلکہ حقیقت میں اس کے چار درجے ہیں۔

پہلا درجہ : تو باطن کو ماسویٰ اللہ سے پاک کرنا ہے (یعنی دل میں محبت اور خوف صرف اللہ ہی کا ہو)

دوسرا درجہ : حسد تکبر، ریا، حرص، عداوت، رعونت وغیرہ اخلاق رزیلہ سے دل کو پاک کرنا ہے تاکہ تواضع قناعت توبہ صبر خوف و رجا اور محبت جیسے اچھے اخلاق سے وہ آراستہ ہو جائے۔

تیسرا درجہ : غیبت، جھوٹ ،اکل حرام، خیانت، نامحرمات کو دیکھنا۔اس قسم کے گناہوں سے اعضاء و جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو پاک رکھنا تاکہ یہ اعضاء تمام کاموں میں فرمانبرداری اور ادب سے آراستہ ہو جائیں۔

چوتھا درجہ : کپڑے اور بدن کو پاک رکھنا تاکہ یہ رکوع سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہو جائیں۔

نماز کے لئے بدن کے پاک ہونے کی حکمت

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ۔
طہارت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں کے ساتھ قرب واتصال حاصل ہوجاتا ہے اور شیاطین سے بُعد (دوری) ہوجاتا ہے۔جس کی بناء پر وہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ دربار الٰہی میں حاضری کا شرف حاصل کر سکے۔

کپڑوں کا پاک ہونا

نماز کی دوسری شرط یہ ہے کہ نماز پڑھنے والی نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر پ۲۹) اپنے کپڑوں کو پاک کرو۔

﴿ کپڑوں کے متعلق ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ کپڑوں پر نجاست غلیظہ ایک درہم کی مقدار (چاندی کے روپے کے برابر) یا اس سے کم لگی ہوئی ہو تو معاف ہے یعنی ایسے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کپڑوں پر نجاست غلیظہ ایک درھم کی مقدار سے زیادہ لگی ہوئی ہو تو معاف نہیں یعنی ایسے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ شدید قسم کی ناپاکی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔جیسے پیشاب، پاخانہ، بہتا ہوا خون، مرغی اور بطخ کی بیٹ، شراب ، منی، دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب اور پاخانہ اور حرام جانوروں کا گوبر اور پیشاب وغیرہ۔

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصے میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں مثلاً آستین پر لگی ہو تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اگر کلی پر لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو۔
اسی طرح بدن کے جس عضو پر نجاست خفیفہ لگی ہو تو اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے مثلاً ہاتھ پر نجاست خفیفہ لگی ہو تو ہاتھ کی چوتھائی یا اس سے کم ہو، پاؤں پر لگ جائے تو پاؤں کی چوتھائی یا اس سے کم ہو۔

مسئلہ۔ ہلکی ناپاکی کو نجاست خفیفہ کہا جاتا ہے، مثلاً حلال جانور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس کا گوبر اور پیشاب، گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

مسئلہ۔ اگر جیب میں ناپاک کپڑا یا کوئی اور ناپاک چیز ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ نماز پڑھنے والی عورت کی گود میں ایسا بچہ بیٹھ گیا جو اپنے آپ کو خود نہیں سنبھال سکتا یا ایسے بچے کو خود اٹھا کر نماز پڑھ رہی تھی، اور بچے کے جسم یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی۔ اگر یہ بچہ تین بار " سبحان اللہ " کہنے کی مقدار گود میں رہا یا عورت نے اس کو اتنی دیر خود اُٹھائے رکھا تو نمار نہ ہوگی اگر بچہ اتنا بڑا ہو کہ خود اپنے آپ کو تھام سکتا ہے اور خود آکر نماز پڑھنے والی سے چمٹ گیا تو نماز ہو جائے گی۔

نماز کی جگہ کا پاک ہونا

نماز کے درست ہونے کے لئے شرط اور ضروری ہے کہ نماز ادا کرنے والی عورت کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ پاک ہو، اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ گھروں میں نماز کے لئے جگہ بناؤ اور اس کو پاک صاف رکھو۔ (ترمذی : ۱۱۰)

نماز کے لئے جگہ کی صفائی اور لباس کی طہارت کا راز

(۱) دنیا کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اور دست و قدرت سے قائم ہوتے ہیں اس لئے وہ پاکی و نظافت اور صفائی کو پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی دربار میں حاضر ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ جگہ اور لباس کی پاکیزگی اور صفائی کا لحاظ رکھیں۔اللہ تعالیٰ پاک ذات شہنشاہ ہے اس لئے بدرجہ اولیٰ صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور ہر قسم کی گندگی اور میل وغیرہ سے نفرت کرتا ہے اس وجہ سے دربار شاہی میں حاضری دینے والوں کے لئے جگہ اور لباس کی صفائی اور پاکیزگی کو شرط اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(۲) ناپاکی اور میل سے شیاطین کو مناسبت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہونے کے وقت شیاطین کے ساتھ مناسبت رکھنے والی اشیاء سے بالکل قطع تعلق اور کنارہ چاہئے۔ورنہ حضور دل میں خلل ہوگا۔

نماز کی جگہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر پر یا پکی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی،دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ۔ اگر باریک کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ کسی عورت نے ایسے دوہرے کپڑے پر نماز پڑھی جس کی اوپر والی تہہ پاک اور نیچے والی ناپاک تھی اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہو اور اوپر والی تہہ اتنی موٹی ہو کہ نیچے کی نجاست کا رنگ یا بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔ اور اگر دونوں سلی ہوئی ہوں تو احتیاطاً اس پر نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ۔ ناپاک زمین پر یا فرش پر پاک کپڑا بچھاکر نماز پڑھنا جائز ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یا رنگ ظاہر نہ ہو۔

مسئلہ۔ نماز کی جگہ پاک ہے لیکن آس پاس کی جگہ ناپاک اور بدبودار ہو تو ایسی جگہ میں نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

ستر عورت

ستر عورت سے مراد یہ ہے کہ عورت نماز پڑھتے وقت اپنی دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی پورا بدن چھپائے اور یہ نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط اور ضروری ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ — اے بنی آدم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔

ستر عورت کے متعلق ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے ایسے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھی جن سے بدن کا رنگ نظر آتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھی جس سے بالوں کا رنگ جھلکتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ عورت پر جن اعضاء کا نماز میں چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو مثلاً پنڈلی، ران، سینہ، چھاتی وغیرہ کا چوتھائی حصہ تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی اگر کھلنے کے بعد فوراً ڈھانپ لیا تو کچھ حرج نہیں نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں عورت کے سر کا چوتھا حصہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کی مقدار

کھلا رہا تو نماز جائز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کے سر سے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھا حصہ نماز میں تین بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ نماز میں اگرچہ عورت کے لئے چہرہ چھپانا ضروری نہیں لیکن غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ عورتوں کے لئے نماز میں پاؤں ڈھانپ لینا افضل (بہتر) ہے۔

مسئلہ۔ عورت کی آواز بھی پردہ ہے اگر کسی عورت نے نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ بعض عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں اور دوسری عورتوں سے پردہ نہیں کرتیں یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ۔ ایک عورت کے لئے دوسری عورت کا ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ دیکھنا خواہ وہ ماں یا بیٹی ہی کیوں نہ ہو حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ۔ جب بچی سات سال کی ہو جائے تو اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ماں اور بہن کے لئے بھی دیکھنا جائز نہیں ہے۔

نماز کا وقت ہونا

شریعت مطہرہ نے ہر نماز کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے اور وقت مقررہ سے پہلے اگر نماز پڑھ لی جائے تو ادا نہیں ہو گی۔ اس لئے کہ وقت سے پہلے نماز فرض ہی نہ تھی بلکہ دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھی جائے تو ادا نہیں بلکہ قضاء شمار ہو گی۔ اس لئے مسلم خواتین پر اوقات نماز کی پہچان پھر انکی حفاظت کرنا بہت

ضروری ہے وقت ویسے بھی بہت قیمتی سرمایہ ہے امام شافعیؒ کا مشہور مقولہ ہے۔

اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ　　وقت کاٹنے والی تلوار ہے۔

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا

نماز کا وقت ہونا شرائط نماز میں داخل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء)　　بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر نماز وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی ہے۔

اوقاتِ نماز

نماز فجر کا وقت : فجر کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے۔

نماز ظہر کا وقت : ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا نہ ہو اس وقت تک باقی رہتا ہے۔

عصر کا وقت : ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج چھپنے تک باقی رہتا ہے، لیکن جب سورج زرد ہو جائے تو عصر کا مکروہ وقت داخل ہو جاتا ہے۔

مغرب کا وقت : جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سفید شفق غائب ہونے تک باقی رہتا ہے، ہندو پاکستان کے علاقوں میں کم از کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ مغرب کا وقت رہتا ہے۔

عشاء کا وقت : مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو صبح صادق تک رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

نمازوں کے اوقات اور ان کے تسلسل کی حکمت

نمازوں کے تکرار اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ان کے تسلسل میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے اس میں نفس انسانی کے لئے مکمل اور صالح غذا کا سامان ہے اور ماسوی اللہ سے غفلت اور قلب و روح پر مادیت کے حملوں سے بچاؤ کا پورا انتظام ہے۔ حضرت امام شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "امت کی سیاست اور اس کی زندگی کا نظام اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک ہر تھوڑی مدت اور وقفہ کے بعد اس کی نگہداشت نہ کی جاتی رہے، یہاں تک کہ نماز کے لئے اس کا انتظار اور اس کے لئے بہت پہلے سے تیاری نماز ہی کے رنگ اور نمازی کے نور کا ایک حصہ ہے اور اسی کے حکم میں آتا ہے اور اس طرح اکثر اوقات اس دائرے میں آجاتے ہیں۔ ہم کو اس کا تجربہ ہے کہ جو تہجد کی نماز کی نیت کے ساتھ سوئے گا وہ کم از کم بہائم (جانوروں) کی نیند نہ سوسکے گا۔ اسی طرح کسی نماز یا کسی ورد کی فکر دامن گیر ہوگی تو وہ بہیمیت (حیوانیت) میں پڑنے سے باز رہے گا۔

اوقات نماز اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فجر کے وقت شروع ہونے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور فجر کے دو فرض ادا کرنے کے بعد بھی آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے اسی طرح عصر کے بعد غروب آفتاب تک بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن ان تین اوقات میں فرض نماز کی قضاء اور نماز جنازہ، سجدہ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ طلوع آفتاب اور استواء (نصف النہار) اور غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز خواہ فرض ہو یا قضاء، نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت ہو جائز نہیں مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ عصر اور مغرب کے درمیان سورج کے متغیر (تبدیل) ہونے سے پہلے سجدہ تلاوت، نماز جنازہ، قضاء فرض، وتر جائز ہے اور نوافل مکروہ ہیں۔

مسئلہ۔ وقت ہوجانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل اور بہتر ہے عورتوں کو اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

قبلہ کی طرف رخ کرنا

اللہ جل شانہ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے بیت اللہ کو ان کا قبلہ مقرر فرمادیا۔ دنیا میں سب سے پہلا متبرک گھر یہی ہے جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کے لئے مقرر کیا گیا اور بطور ایک عبادت گاہ اور نشان ہدایت کے بنایا گیا۔ کعبۃ اللہ شریف مرکز ارض پر واقع ہے۔ بعض روایات کے مطابق بیت اللہ زمین کی ناف پر موجود ہے۔ وہ نقطہ جو زمین بنا کر پانی پر گرایا گیا اسی مقام پر ابھرا تھا جہاں بیت اللہ قائم ہے، لاکھوں مسلمان مرد اور عورتیں ہر سال بیت اللہ کا حج کرنے اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کی خاطر مکہ معظمہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ کروڑوں انسان اظہار بندگی کے خاطر نماز میں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے کو استقبال قبلہ کہتے ہیں اور استقبال قبلہ نماز کی شرائط میں سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ — اور جہاں بھی ہو تم پس اپنے چہرے بیت اللہ شریف کی طرف کرو۔

نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حکمت اور اس کے اثرات

شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں: چونکہ کعبہ

اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے اس لئے اس کی تعظیم واجب ہے اور سب سے بڑی تعظیم یہ ہے کہ سب سے اچھے حال اور کیفیت میں اس کی طرف رُخ کیا جائے۔ایک خاص جہت (قبلہ) کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی شعائر میں سے ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ نمازی کے اندر انابت اور خشوع خضوع کی کیفیات و صفات پیدا ہوں اور وہ یہ محسوس کرے کہ وہ ایک غلام کی طرح آقا کے حضور میں سر تسلیم خم کئے مؤدب کھڑا ہے اور اسی لئے اس کو نماز کی شرط قرار دیا گیا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۶)

اس حکیمانہ قانون (استقبال قبلہ) نے عالمی سطح پر ایک ایسی فکری و روحانی وحدت پیدا کر دی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں اور جس کا ملّی اتحاد و قلب و روح کی ہم آہنگی، جمعیتِ قلبی اور ایک رخ پر اپنی ساری توجہ مرکوز کرنے میں بڑا اہم حصہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں

"نماز میں ایک ایسی چیز کی طرف رضاو تقرب الٰہی کے جذبہ سے رخ کرنا جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ مخصوص کر دی گئی ہے جمعیت خاطر، خشوع و خضوع اور حضوری قلب پیدا کرنے کا بہت مفید ذریعہ ہے اور اس میں وہ انداز پایا جاتا ہے جو بادشاہ کے سامنے کھڑا ہونے والے کا ہوتا ہے"

وہ کہتے ہیں:۔

"دل کی توجہ چونکہ ایک پوشیدہ چیز تھی اس لئے (اس کی علامت کے طور پر) رُخ کو بیت اللہ کی طرف کرنا اس کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے، اور اس کو وضو، ستر عورت اور پاکی ہی کی طرح شرط قرار دیا گیا ہے، چونکہ تعظیم امر خفی اور دل کا فعل ہے اس لئے جسم کی وہ حرکات و سکنات جن کو آداب شاہی میں شمار کیا جاسکتا ہے اور بادشاہوں کے حضور میں ان کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، اس تعظیم کا ثبوت اور اس کا قائم مقام قرار دیا گیا"

استقبال قبلہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر کسی ایسی جگہ پر ہو کہ جہاں خود کو قبلہ رخ معلوم نہ ہواور نہ ہی وہاں کوئی آدمی ہے جس سے پوچھ لیتی تو ایسی صورت میں تحری (اچھی طرح غور و فکر) کر کے ایک رخ متعین کرتے ہوئے نماز پڑھے اگرچہ رخ صحیح نہ تھا پھر بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں اگر بغیر سوچ بچار کے غلط سمت نماز پڑھ لی تو نماز لوٹانا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نماز کے دوران کسی نے بتادیا کہ کعبہ کی سمت یہ ہے تو اسی حالت میں گھوم جائے اور باقی نماز پوری کرے اس لئے کہ پہلی نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ بحری جہاز، ہوائی جہاز، کشتی، گاڑی میں قبلہ کی سمت اگر گھومتی جائے تو نمازی بھی گھومتا جائے۔ اگر ممکن ہو اگر ممکن نہ ہو یا سامان کے چوری ہونے کا خطرہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کردے، بعد میں اگر چہ رخ تبدیل بھی ہو جائے کوئی مضائقہ نہیں نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر قبلہ کی سمت کا خود کو پتہ نہ چل رہا ہو مگر پاس آدمی موجود ہے لیکن شرم کی بناء پر اس سے پوچھے بغیر ہی نماز ادا کرلی تو نماز نہ ہوگی۔ اور ایسی شرم سے باز رہنا چاہئے۔

مسئلہ۔ مکۃ مکرمۃ میں رہنے والوں کے لئے عین بیت اللہ کی سیدھ منہ کرنا ضروری ہے۔ اور غیر مکہ والوں کے لئے سمت کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ۔ اگر سوچ بچار سے ایک رخ متعین کر کے نماز پڑھنی شروع کردی پھر دوران نماز معلوم ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوگی قبلہ تو دوسری طرف ہے تو فوراً نماز ہی میں اس طرف گھوم جائے اور باقی نماز کو پورا کرے تو نماز ہو جائے گی اگر معلوم ہونے کے بعد وہ قبلہ کی طرف نہ گھومی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ بیت اللہ (یعنی وہ عمارت جس کے گرد طواف کرتے ہیں) کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز پڑھنے والی کو اختیار ہوگا کہ جس طرف چاہے منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ۔ بیت اللہ شریف کے اندر فرض نماز اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت سخت بیمار ہو اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف مریضہ کا منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی نیت کرنا

نیت در حقیقت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، نماز پڑھنے والی جس نماز کو ادا کرنا چاہتی ہے، تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہنے سے پہلے اپنے دل میں اس کا ارادہ کرے مثلاً ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو ارادہ کرے کہ میں آج کے دن کی فرض نماز ظہر پڑھتی ہوں۔ نماز اور دیگر تمام عبادات، ایمانیات، معاملات اور اخلاقیات میں نیت کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔ نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيرٌ مِّنْ عَمَلِه مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ نیت نماز کے لئے شرط اور ضروری ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

نیت کے شرط ہونے کی عقلی وجہ

نماز میں نیت اس لئے شرط ہے کہ عبادت اور عادت میں فرق نیت ہی سے ہوتا ہے۔ یعنی اعمال نماز قیام، رکوع، سجود وغیرہ نیت ہی کی بناء پر عبادت بن جاتے ہیں اور نیت کے بغیر یہ عادت شمار ہوتے ہیں۔ نیز ایک نماز کا امتیاز دوسری نماز سے نیت ہی کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔ یعنی ادا نماز اور قضاء کے درمیان فرق اور اسی طرح نماز فرض اور نماز نفل و سنت اور

واجب کے درمیان بھی فرق نیت ہی کے واسطہ سے ہوتا ہے۔

نیت اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر دل سے ارادہ کرلیا اور زبان سے کچھ نہ کہا تو نماز درست ہے لیکن دل کے ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ نفل نماز کے لئے یہی کافی ہے کہ نفل نماز پڑھتی ہوں یہی حکم سنت اور تراویح کا بھی ہے۔

مسئلہ۔ لمبے چوڑے نیت کے الفاظ دہراتے رہنا فضول اور ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر دل سے نیت نہ کی اور زبان سے لمبی چوڑی نیت کی عبارت پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

نمازوں کی نیت کرنے کا طریقہ

فرض نماز کی نیت : نیت کرتی ہوں چار رکعت فرض ظہر کی۔واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام لے۔ مثلاً فجر کے فرض یا مغرب کے فرض باقی نیت اسی طرح کرے۔

وتر نماز کی نیت: نیت کرتی ہوں تین رکعت نماز وتر واجب اللیل کی رخ میرا کعبے شریف کی طرف واسطے اللہ کے اللہ اکبر۔

سنتوں کی نیت : نیت کرتی ہوں چار رکعت نماز ظہر کی سنتوں کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام لے مثلاً مغرب کی سنتیں یا فجر کی سنتیں باقی نیت اسی طرح کرے۔

نفلوں کی نیت : نیت کرتی ہوں دو نفل نماز ظہر کی رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام ہے۔

رکعات نماز کی تفصیل

نماز فجر : فجر کی چار رکعتیں ہیں۔دو سنتیں مؤکدہ اور دو فرض

نماز ظہر : ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں۔ چار سنتیں مؤکدہ، چار فرض ،دو سنت مؤکدہ، دو نفل۔

نماز عصر : عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں، چار فرض ،چار سنت غیر مؤکدہ۔

نماز مغرب : مغرب کی سات رکعتیں ہیں۔ تین فرض،دو سنتیں مؤکدہ، پھر دو نفل۔

نماز عشاء : عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں۔چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں مؤکدہ، پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل۔

خشوع و خضوع

خشوع کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں شروع سے لے کر آخر تک دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھا جائے خضوع سے مراد یہ ہے کہ نماز کے تمام ارکان کو سکون اور وقار کے ساتھ ادا کیا جائے۔اور نمازی پر دوران نماز اطمینان کی کیفیت طاری ہو حقیقت میں یہ نماز کی روح اور جان ہے۔اس لئے کہ دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا اور یاد الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور ہیبت کا لحاظ اور اہتمام ہی نماز کا اصل مقصد ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ   میری یاد کے لئے نماز پڑھو

اس کے بغیر نہ نماز کے نتائج اور ثمرات نصیب ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی فضیلتیں حاصل ہوسکتی ہیں بلکہ ایسے شخص کے لئے قرآن وحدیث میں وعیدیں بیان کی گئی ہیں، جو خشوع و خضوع کی بجائے غافل دل سے نماز پڑھتا ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ جنھیں نماز سے رنج ودرماندگی کے سوا کوئی چیز نصیب نہیں ہوتی، اور اس کا سبب ان کے دل کی غفلت ہے کہ وہ محض بدل ؟ سے نماز پڑھتے ہیں دل غافل ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی نماز کا چھٹا یا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اور بس یعنی ان کی نماز بس اسی قدر لکھی جاتی ہے جس میں حضور قلب ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز ایسے پڑھو جیسے کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے یعنی نماز میں اپنی خودی اور خواہشات بلکہ ہر ماسوی اللہ کو اپنے دل سے رخصت کردے اور اپنے آپ کو بالکلیہ نماز میں مصروف کردیں۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ جسے نماز میں خشوع حاصل نہیں اس کی نماز ہی نہیں اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں حضور قلب نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے زیادہ قریب ہے۔ ان وعیدوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں خشوع و خضوع پیدا کیا جائے۔

خشوع و خضوع حاصل کرنے کی تدبیر

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "کیمیائے سعادت،، میں لکھتے ہیں کہ نماز میں دو وجہ سے غفلت ہوتی ہے ان میں سے ایک سبب ظاہری اور ایک باطنی ظاہری سبب تو یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں شور وہنگامہ ہو تو دل ادھر متوجہ ہوجائے کیونکہ دل آنکھ اور کان کے تابع ہے اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے۔ جہاں کچھ سنائی نہ دیتا ہو، اور اگر وہ جگہ

تاریک ہو یا آنکھیں بند کرے تو زیادہ بہتر ہے اکثر عباد (عبادت کرنے والے) عبادت کے لئے چھوٹا سا مکان الگ بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ کشادہ مکان میں دل پراگندہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو قرآن شریف تلوار اور تمام اشیاء کو جدا کر دیتے تھے تاکہ ان کی طرف مشغولیت نہ ہو رہ گیا باطنی سبب تو وہ یہ ہے کہ پریشان خیالات خطرات و وساوس دل میں آئیں اس کا علاج بہت دشوار اور نہایت سخت ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو ایسا کسی کام کے سبب ہوتا ہے کہ اس وقت دل اس کی طرف مشغول ہو اس کا علاج تو یہ ہے کہ پہلے اس سے فارغ ہو جائیں پھر نماز پڑھیں۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعِشَاءِ جب کھانا اور نماز حاضر ہو تو پہلے کھانے سے ابتداء کرو۔

علیٰ ھذا القیاس اگر کوئی بات کہنی سننی ہو تو پہلے وہ کہہ دے پھر نماز میں مشغول ہو دوسری قسم ایسے کاموں کا خیال اور اندیشہ ہے جو ایک ساتھ میں پورے نہ ہوں۔ یا واہیات خیالات عادت کے موافق خود بخود دل پر غالب ہو گئے ہوں اس کی تدبیر یہ ہے کہ قرآن و ذکر جو نماز میں پڑھتا ہو ان کے معانی میں دل لگائے اور ان پر غور کرے تاکہ وہ خیالات اس سے دور ہو جائیں اگر خیالات زیادہ غالب نہیں اور کسی کام کی خواہش زیادہ قوی نہیں تو یہ تدبیر اور سوچ اسے ان خیالات سے محفوظ کر دے گی لیکن اگر خواہش قوی ہوگی تو اس سوچ سے اس کا خیال رفع نہیں ہوگا اس کی تدبیر یہ ہے کہ مسہل پیئے۔ تاکہ مرض کے مادہ کا باطن سے قلع قمع کر دے اور اس مسہل کا نسخہ یہ ہے کہ جس چیز کا خیال رہتا ہے اسے ترک کرنے کی فکر کرے تاکہ اس سے نجات پائے۔ اگر ترک نہیں کر سکے گا تو اس کے خیال سے ہرگز محفوظ نہیں ہوگا اور اس کی نماز انہی خیالات منتشرہ کی نذر ہو جائے گی۔ اس نمازی کی مثال یوں ہوگی جیسے کوئی شخص درخت کے نیچے بیٹھ کر یہ چاہے کہ چڑیوں کا چہچہانہ نہ سنے اور لاٹھی اٹھا کر انہیں اڑا دے۔ ظاہر ہے وہ اسی وقت پھر آکر بیٹھیں گی۔ اگر ان سے نجات

چاہتا ہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس درخت کو جڑ سے کاٹ ڈالے اس لئے کہ جب تک وہ درخت رہے گا چڑیاں اس پر ضرور بیٹھیں گی اسی طرح جب تک کسی کام کی خواہش اس کے دل پر غالب رہے گی تو خیالات منتشرہ بھی احاطہ کیے رہیں گے،،

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری تصنیف میں اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

،،ہاں یہ ضروری ہے شروع شروع میں پوری طرح حضور قلب قائم رکھنے میں تم کو بہت دشواری معلوم ہو گی لیکن عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ ضرور عادت ہو جائے گی۔اس لئے اس کی طرف توجہ کرو،اور اس توجہ کو آہستہ آہستہ بڑھاؤ۔ مثلاً اگر تم کو چار فرض پڑھنے ہیں تو دیکھو کہ اس میں حضور قلب کس قدر حاصل ہوا فرض کرو،کہ ساری نماز میں دو رکعت کے برابر تو دل کو توجہ رہی اور دو رکعت کے برابر دل کو غفلت رہی تو ان دو رکعتوں کا نماز میں شمار ہی نہ کرو اور اتنی نفلیں پڑھو کہ جن میں دو رکعت کے برابر حضور قلب حاصل ہو جائے ،غرض جتنی غفلت زیادہ ہو اسی قدر نفلوں میں زیادتی کرو حتیٰ کہ اگر دس نفلوں میں چار فرض رکعتوں کا حضور قلب پورا ہو جائے تو کرو کہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے فرائض ان نفلوں سے پورا فرما دے گا اور اس کی کمی کا تدارک نوافل سے منظور فرمالے گا،،۔ (تبلیغ دین)

وضو کا مسنون طریقہ

وضو شروع کرتے وقت نیت کر کے پہلے تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھے اور پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں (گٹوں) تک دھوئے ،پھر تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی کے ساتھ دانت اچھی طرح صاف کر لے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین مرتبہ چہرہ وپیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو (کنپٹی) سے لے کر دوسرے کان کی لو تک دھوئے اگر ناک میں کیل وغیرہ ہو تو اس کو ضرور ہلائیں تاکہ اس کے نیچے

تک پانی پہنچ جائے ورنہ وضوء نہ ہوگا اس کے بعد پہلے تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھولے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائیں اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چھلہ یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہوں تو ان کو ضرور ہلائیں تاکہ پانی پہنچ جائے ورنہ وضوء نہ ہوگا۔ پھر ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو از سر نو تر کرے پھر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو الگ کر کے باقی تین انگلیوں کے سروں کو آپس میں ملائے اور پیشانی کے بالوں سے مسح شروع کر کے سر کے درمیانی حصہ کا مسح کرتے ہوئے اس طرح ہاتھوں کو گدی تک لے جائے کہ ان کی ہتھیلیاں سر سے الگ رہیں پھر انگلیاں علیحدہ کر کے ہتھیلیوں سے سر کے دائیں بائیں حصہ کا مسح کرتے ہوئے ہاتھوں کو گدی سے پیشانی کی طرف اس طرح کھینچے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں سر سے اوپر کی طرف اٹھی رہیں پھر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر کا اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کا مسح کر کے انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے اس کے بعد پہلے تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے اور پھر اس طرح بایاں دھوئے۔ دونوں ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی کرے اور جس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو انگلیوں کے درمیان داخل کرے اور نیچے سے اوپر کو کھینچے۔ دائیں پاؤں کا خلال چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کردے بائیں پاؤں کا خلال انگوٹھے سے شروع کر کے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

نماز پڑھنے کا مختصر طریقہ

وضو کر کے پاک جگہ پر اس طرح کھڑی ہو کہ اس کا رخ بالکل قبلہ کی طرف ہو دونوں پاؤں بھی سیدھے قبلہ رخ ہوں اور ان کی انگلیوں کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہو دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پڑے اب دل میں نماز کی نیت

کرتے ہوئے **السلام علیکم ورحمة الله** کہے اور نماز سے نکلنے کی نیت کرے،اور **علیکم** کہتے ہوئے ان فرشتوں پر سلام کی نیت کرے جو دائیں طرف ہوں۔ پھر اس طرح بائیں طرف منہ کر کے سلام پھیرے اور **السلام علیکم ورحمة الله** کہے اور اسی وقت کے خطاب سے ان فرشتوں کی نیت کرے جو بائیں طرف ہوں۔یہ دو رکعت پوری ہوگئی۔ اگر کسی کو چار رکعت نماز پڑھنی ہو تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تشھد **عبدہ ورسولہ** تک پڑھ کر کھڑی ہوجائے اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھے تیسری رکعت،، **بسم الله الرحمن الرحیم**،، پڑھ کر شروع کردے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پھر کوئی سورۃ پڑھے پھر رکوع اور دونوں سجدے اس طرح کرے جس طرح پہلے بیان ہوا تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہوجائے اور کھڑے ہوتے ہوئے زمین پر ہاتھ سے ٹیک نہ لگائے۔اس رکعت کو شروع کرتے ہوئے بھی ،،**بسم الله الرحمن الرحیم** ،،پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری کوئی سورۃ پڑھے،پھر اسی طرح رکوع اور دو سجدے کرے جس طرح پہلے بیان ہوا،چوتھی رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دوسری رکعت میں بیٹھی تھی اور التحیات پورا پڑھ کر درود شریف، پھر دعا پڑھے اور اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دے۔

فرائض نماز اور نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ

شرائط نماز کے بعد نماز کے فرائض وارکان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ فرائض وارکان سے مراد وہ امور ہیں جو نماز کی ذات میں داخل ہوں ان کو نماز کے اجزاء ترکیبیہ اور اجزاء داخلی بھی کہا جاتا ہے۔

تعداد فرائض: نماز میں یہ چھ چیزیں فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ

فرائض کی اہمیت: نماز میں ایک فرض بھی جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے یا بھول کر چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

تکبیر تحریمہ: نماز شروع کرتے وقت جو "اللہ اکبر" (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) کہتے ہیں اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر افتتاح کہا جاتا ہے۔ تکبیر اولیٰ بھی اسی کا نام ہے۔

وجہ تسمیہ: تحریم کے معنی حرام کردینا، چونکہ اس تکبیر کے بعد وہ تمام کام جو نماز سے پہلے جائز تھے حرام ہوجاتے ہیں مثلاً بولنا، کھانا، پینا وغیرہ اس لئے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اور یہ نماز کا پہلا فرض ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے "وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ" (اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجئے)۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی مرفوع حدیث ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ

رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت حاتم اصمؒ کا واقعہ:

ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کسی نے ان کی نماز کا حال دریافت کیا، فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں وضوء کامل کر کے اس جگہ آتا ہوں جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہو وہاں آکر بیٹھتا ہوں یہاں تک کہ میرے سب اعضاء مطمئن ہو جاتے ہیں پھر میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کعبے کو اپنے ابرو کے سامنے اور پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے اور جنت کو دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے سمجھتا ہوں اور اس نماز کو سب سے آخری نماز سمجھتا ہوں پھر خوف و رجا کیساتھ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوں اور قرأت اچھی طرح پڑھتا ہوں اور رکوع تواضع کے ساتھ اور سجدہ خشوع کے ساتھ کرتا ہوں اور ساری نماز میں اخلاص کا اتباع کرتا ہوں پھر میں نہیں جانتا کہ قبول ہوئی یا نہیں؟ (احیاء العلوم)

نماز کے لئے کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ

فریضہ بندگی کی ادائیگی کے لئے مؤدبانہ انداز سے اس طرح سیدھی کھڑی ہو کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر پڑے، دونوں قدموں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہونا چاہئے۔ دونوں پاؤں قبلہ رخ ہوں دائیں بائیں ترچھے نہ ہوں، پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں گردن جھکا کر ٹھوڑی سینہ کے ساتھ نہ لگائی جائے کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینہ جھکا کر کھڑا ہونا ممنوع ہے۔

نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

باادب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے میں ایک راز پنہاں ہے۔ وہ یہ ہے کہ نماز میں تمام بدن کا جناب باری تعالیٰ کے سامنے سکوڑ لینا نفس کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں مؤدب کھڑے ہونے

پر آگاہ کرنے کے لئے ہے جیسا کہ ادنیٰ لوگوں پر بادشاہ کے حضور میں عرض و معروض کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے، مثلاً دونوں قدموں کا برابر رکھنا اور دست بستہ کھڑا ہونا اور نظر کو پست رکھنا ادھر اُدھر نہ دیکھنا اسی طرح نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا خدا کے ماننے والے کی فطرت کا تقاضہ ہے اور فرمانبردار کے لئے جھکنا ایک تواضع ہے اور سجدے میں گرنا کمال عبودیت کا اظہار ہے۔

نماز کی نیت

جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑی ہو جائے تو نماز کی نیت کرے، نیت حقیقت میں دل کے ارادے کا نام ہے۔ چنانچہ جو نماز پڑھ رہی ہو دل میں اس کو ادا کرنے کا ارادہ کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو دل میں ارادہ کرے کہ آج کی ظہر کی نماز پڑھتی ہوں" اللہ اکبر"۔

ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور اوپر کی طرف سیدھی ہوں، پھر آہستہ آواز سے "اللہ اکبر" کہے۔

ہاتھ باندھنے کی صورت

اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے۔

کندھے تک ہاتھ اٹھانا حدیث مبارکہ کی روشنی میں

خواتین کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں، حضرت وائل بن حجرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

وسلم نے فرمایا،اے وائل جب تم نماز پڑھنے لگو تو دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاؤ،اور عورتیں دونوں ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائیں۔ (معجم کبیر الطبرانی)

تکبیر تحریمہ میں عورت کا کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

تکبیر تحریمہ میں عورت کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے کم ہے اور عورت کے ستر حال کے مناسب بھی اسی حد تک ہاتھ اٹھانے ہیں کیونکہ زیادہ اٹھانے سے سینہ کھل جانے کا امکان ہے۔دوسری بات یہ بھی ہے کہ عورت ہاتھ کپڑے کے اندر اٹھاتی ہے اگر وہ کانوں کی لو تک مرد کی طرح ہاتھ لے جائے تو دقت ہوگی منہ اور ناک کپڑے سے بند ہو جانے اور باقی بدن کھل جانے کا اندیشہ ہے۔

تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے اٹھائے کہ طاقت اور قوت تیرا حق ہے مجھے کوئی قدرت اور طاقت نہیں پس جب نماز پڑھنے والی,, اللہ اکبر،، کہے تو دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب سے وہ دستبردار ہو کر اللہ کے حضور آگئی۔

سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سائنسی نقطہ نظر

خواتین نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہے تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں یہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر براہ راست انوار کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے۔جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن(PATTERN) بن جاتا ہے جو

بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے ایسے بچوں میں رضاو تسلیم کی کیفیت پیدا ہو کر بچوں میں خوش رہنے کی عادت ڈالتی ہے۔ نمازی ماؤں کے بچوں کے اندر گہرائی میں تفکر کرنے اور لطیف سے لطیف تر معانی پہچاننے اور معاملات کو سمجھنے کی صلاحتیں روشن تر ہو جاتی ہیں،،۔ (روحانی نماز)

تکبیر تحریمہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے تکبیر تحریمہ کیلئے،، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،، کہا تو نماز شروع نہ ہو گی کیونکہ یہ بھی برکت کے واسطے ہے گویا اس نے اپنے لئے برکت مانگی۔ پس نمازی عورت کی حاجت شامل ہونے کی وجہ سے خالص تعظیم نہ رہی اس لئے نماز شروع نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ تکبیر تحریمہ اتنی بلند آواز سے کہنا لازم ہے کہ اپنے کانوں تک آواز پہنچے، اگر صرف دل میں ادا کیا یا اتنی پست آواز سے کہا کہ خود بھی نہ سن سکے تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہہ لی جائے اور نیت بعد میں کی جائے تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ نماز فرض اور نماز واجب میں قیام کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہنا ضروری ہے مگر عذر کی بناء پر بیٹھ کر،، اللہ اکبر،، کہنا جائز ہے، اس طرح نماز نفل میں بیٹھ کر تکبیر تحریمہ کہنا درست ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں بیٹھنا حکمی قیام ہے۔

مسئلہ۔ اگر اللہ کہا یا فقط اکبر تو نماز شروع نہیں ہو گی، نماز میں داخل ہونے کے لئے،، اللہ اکبو،، پورا جملہ کہنا شرط ہے۔

مسئلہ۔ کوئی عورت اللہ کی بجائے آللہ اور اکبر کی بجائے آکبر یا اکبار کہہ دے تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔

مسئلہ۔ قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے مگر مجبوری کی صورت مستثنیٰ ہے۔

ثناء اور تاثیر روحانی

جب نماز پڑھنے والی الفاظِ ثناء ادا کرتی ہے تو روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الٰہی میں جذب ہو جاتی ہے۔اور پورے جسمانی نظام میں اللہ تعالیٰ کی صفات روشنی بن کر سرایت کر جاتی ہے جسم کا رواں رواں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے

(روحانی نماز)

نماز میں ثناء پڑھنے کی حکمت

بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالیشان امیر کبیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہتا ہے۔تو پہلے اس کی مدح وثنا اور اس کی بزرگی وجلال اور اپنی ذلت وپستی اور انکساری بیان کرتا ہوا اپنی حاجت کا اظہار شروع کرتا ہے۔وہی طریقہ یہاں بھی سکھایا گیا ہے تاکہ نفس انسانی کو خدا کی بزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو اور دل میں کمال حضور وانکسار پیدا ہو۔

ثناء اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ نماز میں ثنا پڑھنا مسنون یعنی سنت ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں ثناء رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے،اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر ابتداء میں ثناء بھول گئی اور سورۃ فاتحہ شروع کردی پھر درمیان میں یاد آیا تو ثناء نہ پڑھے اس لئے کہ ثناء پڑھنے کا وقت گذر گیا۔

مسئلہ۔ اگر عورت امام کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ثناء پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر نیت کرنے کے بعد ثناء کی بجائے دعائے قنوت پڑھ لی تو سجدہ سہو ضروری نہیں نماز ہو جائے گی۔

تعوذ

ثناء پڑھنے کے بعد آہستہ آواز سے تعوذ پڑھے یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ میں اللہ کی ذات کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ چاہتی ہوں۔

ثناء کے بعد تعوذ پڑھنے کا راز

نماز میں ثناء کے بعد اعوذ پڑھنا اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر اور اس کے وسواس سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے پناہ طلب کر) چونکہ فاتحہ اور سورۃ قرآن سے ہے۔اس لئے ان سے پہلے تعوذ پڑھنا ضروری ٹھہرا۔

تعوذ اور فقہی مسائل

مسئلہ۔ نماز میں تعوذ پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ تعوذ رہ جائے تو بغیر سجدہ سہو کے نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ جب عورت امام کے پیچھے نماز ادا کرے ،تو تعوذ نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔

تسمیہ

تعوذ کے بعد آہستہ آواز سے تسمیہ یعنی" بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم،، پڑھے،جیسا کہ احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فِی صَلٰوتِہٖ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھتے تھے۔

ابتداء فاتحہ میں تسمیہ پڑھنے کی حکمت

ابتداء فاتحہ میں بسم اللہ پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔

تسمیہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ نماز میں تسمیہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے تسمیہ پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر تسمیہ رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں آتا۔

سورۃ فاتحہ

تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کرے۔اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

لَاصَلٰوۃَ اِلاَّ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ — سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ☆ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ☆ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنعَمْتَ عَلَیْھِمْ ☆ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلاَ الضَّآلِّیْنَ ☆

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ جزاء کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھلا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غصہ کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

سورۃ فاتحہ کی خصوصیات

یہ سورۃ بہت سی خصوصیات کی حامل ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں

(۱) اس سے قرآن کریم شروع ہوتا ہے۔

(۲) اس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

(۳) سب سے پہلی سورت جو مکمل طور پر نازل ہوئی یہی سورۃ ہے۔

(۴) فاتحہ پورے قرآن کا متن ہے اور سارا قرآن اس کی شرح ہے۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل

احادیث مبارکہ میں سورۃ فاتحہ کی بہت زیادہ فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ توراۃ میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن کریم میں کوئی سورۃ اس کی مثل ہے۔ (ترمذی)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ قرآن پاک کی سب سورتوں میں سے عظیم ترین سورۃ سورۃ فاتحہ ہے۔ (قرطبی)

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا راز

امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

نماز میں سورت فاتحہ بار بار پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جامع دعا ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں کی طرف سے گویا ان کو اس بات کی تعلیم کرنے کے لئے نازل فرمایا ہے۔ کہ ہماری حمد و ثنا اس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے، مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقوں سے جن پر ہمارا غصہ ہوا ہے اور جو گمراہ ہوئے ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں۔ اور بہتر دعا وہی ہوتی ہے جو جامع ہوا کرتی ہے۔ فاتحہ میں اوّل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بہتر دعا اس پر تربیت عامہ اور اس کی رحمت عامہ اور خاصہ اور اس کی ملکیت اور اختیار جزا و سزا کا ذکر کر کے خدا سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

سورۃ فاتحہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ فرائض کی آخری دو رکعتوں اور نماز مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ فرائض کی آخری دو رکعتوں میں اگر فاتحہ نہ پڑھے تسبیح پڑھتی رہے یا بالکل خاموش کھڑی رہے تو بھی جائز ہے اور نماز ہو جائے گی لیکن تسبیح پڑھنا سکوت سے افضل ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں اور نوافل کی ہر رکعت میں اسی طرح جمعہ اور عیدین کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اتنی آواز سے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کہ آواز اپنے کانوں تک پہنچے، اگر اس قدر آہستہ آواز سے فاتحہ پڑھے کہ آواز اپنے کان بھی نہ سن سکیں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ چنانچہ اگر دوسری سورۃ کی ایک آیت بھی پہلے پڑھ دی تو سجدہ سہو لازمی ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر سورۃ فاتحہ نسیاناً (بھولے سے) رہ جائے تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ سورۃ فاتحہ اگر کسی نے جان بوجھ کر چھوڑ دی تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

آمین (اے اللہ تو ہماری دعا قبول فرما)

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر پست آواز سے آمین کہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔
حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے آمین پست آواز کے ساتھ کہی۔ (ترمذی: ۴۳)

آمین اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ آمین کہنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ آمین پست آواز سے کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ اگر آمین رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ آمین کہنے کے بعد فرضوں کی پہلی دو رکعتوں اور باقی سب نمازوں کی تمام رکعتوں

میں کوئی سورۃ یا کچھ حصہ قرآن پاک کا پڑھنا واجب ہے۔

سورۃ ملانا

آمین کہنے کے بعد سورۃ کی تلاوت سے پہلے آہستہ آواز سے تسمیہ پڑھ کر کوئی سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات تلاوت کرے۔

سورۃ ملانا اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے تسمیہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ نہیں پڑھی جاتی۔

مسئلہ۔ نماز وتر اور سنت اور نفل کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر سورۃ ملانا یا ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

قیام (نماز کے لئے کھڑا ہونا)

فرائض نماز میں سے ایک اہم رکن قیام ہے۔اس حالت میں نمازی دربار شاہی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔اور اسی سے عاجزی و انکساری کا آغاز ہوتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ (البقرۃ پ۲) اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ

یعنی خاموش خشوع کرتے ہوئے دعا کرتے والے اور اطاعت کرنے والے مخلص یعنی نماز

میں کیونکہ قیام نماز سے خارج تو فرض نہیں۔

قیام کے متعلق فرمان نبوی ﷺ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ اَنَّه عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔اگر تمہاری طاقت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر پڑھو۔اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔ (بخاری :۱۔۱۵)

قیام اور فضیلت

نماز میں قیام کا مرتبہ بہت نمایاں ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال نماز میں سب سے بہتر لمبے لمبے قیام کرنا ہے۔

قیام کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

کا بیان صفحہ نمبر ۷۰ پر ,, نماز کے لئے کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ،، کے عنوان کے تحت گذر چکا۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

قیام اور باطنی حقیقت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف و مشہور کتاب ,, کیمیائے سعادت،، میں قیام کی باطنی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں ,, قیام کی حالت میں دل ہر قسم کے خیالات سے یکسو ہو کر اللہ تعالیٰ کی تعظیم پورے انکسار کے ساتھ بجا لائے۔اور قیامت کے دن کو یاد کرلے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور میری تمام ظاہری و باطنی حرکات اور اعمال پیش

ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سب سے واقف ہیں۔ میرے دل میں جو کچھ تھا یا ہے اللہ تعالیٰ جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ اور میرے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے،،

قیام اور صحت جسمانی

جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔ نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی بناتا ہے، گٹھیا کے درد کو ختم کرتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔
(روحانی نماز)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں۔

(۱) جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں اب ان قرآنی الفاظ کے انوار پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔

(۲) قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے

(۳) چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے، اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹتا رہتا ہے۔ اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے اس وقت تک وہ نور

جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعاعیں کہتے ہیں اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

(۴) قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ ۴۵ منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے قوت فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۵) قیام سے موخر دماغ (جسکا کام چال ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہوجاتا ہے۔اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے۔جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۶۴)

قیام اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فرض نماز اور وتر اور سنت فجر میں اور اسی طرح نماز نذر یعنی منت والی نماز میں قیام ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں اس لئے بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے سنت فجر کے علاوہ باقی سنتوں کا بھی یہی حکم ہے یعنی سنت فجر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔کیا آپ نصف ثواب چاہتی ہیں؟

مسئلہ۔ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا اور دوسرے کو اوپر اٹھالینا بلا عذر مکروہ تحریمی ہے۔اور مجبوری کی بناء پر بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ تین عذر ایسے ہیں جن کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھنی جائز ہے۔

۱۔بیماری ۲۔بڑھاپا ۳۔برہنگی یعنی ستر پوشی کے لئے کپڑا میسر نہ آنا۔

مسئلہ۔ بعض عورتیں پہلی رکعت میں قیام کرتی ہیں پھر باقی نماز بغیر عذر کے بیٹھ کر پوری کرتی ہیں۔اس صورت میں ان کی نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ طویل قیام کرنے والی نماز میں آسانی کی خاطر ایک پاؤں پر زور دیکر کھڑا ہونا اور کبھی دوسرے پاؤں کے سہارے کھڑا ہونا افضل و مستحب ہے۔ لیکن دوسرے پاؤں گھوڑے کی مانند اس طرح ڈھیلا نہ چھوڑدے جس سے وہ مڑ جائے کیونکہ ایسا کرنا ہر حال میں مکروہ ہے خواہ طویل قیام ہو یا مختصر۔

مسئلہ۔ اگر ریل گاڑی میں کھڑی ہو کر نماز نہ پڑھ سکتی ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے۔

قرأت (نماز میں قرآن پاک پڑھنا)

قرأت وہ مقدس عمل ہے جس سے نمازی اللہ جل جلالہ کی عظمت و کبریائی اور اپنی عاجزی اور خاکساری بہتر سے بہتر الفاظ میں زبان سے ادا کرتا ہے قرأت میں ادا کئے جانے والے الفاظ حقیقت میں وہ اللہ تعالیٰ کے باعظمت کلام ازلی کے انوار اور تجلیات ہیں اگر یہ انوار حروف کی ظاہری صورت میں جلوہ گر نہ ہوتے تو کمزور مادی انسان ان کی عظمت اور شان کا متحمل نہ ہوتا۔ قرأت نماز میں فرض ہے اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

فَاقْرَءُ وامَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرانِ قرآن جتنا میسر ہو نماز میں پڑھو (المزمل پ۲۹)

حضور ﷺ کا فرمان ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ صَلٰوةَ اِلاَّ بِقَرَائَةٍ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز قرأت کے بغیر نہیں ہوتی۔

قرأت اور ظاہری حقیقت

قرأت کی ظاہری حقیقت تو یہ ہے کہ قران مجید نماز میں ایسے عمدہ انداز سے پڑھا جائے کہ تمام حروف اپنے مخارج سے صحیح طور پر ادا ہوں اور ہر حرف دوسرے سے ممتاز ہو جائے اور

یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی خاتون سے قرآن مجید پڑھا جائے جو خود قرآن پاک صحیح پڑھتی ہو۔

قرأت اور باطنی حقیقت

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب ,,کیمیائے سعادت ،، میں قرأت کی باطنی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں۔

,, جو لفظ انسان نماز میں کہتا ہے اس کی ایک حقیقت ہے جس سے اس کو آگاہ ہونا چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ کہنے والے کا دل بھی اس کی صفت کے مطابق ہو تاکہ وہ اپنے قول میں جھوٹا ثابت نہ ہو مثلاً ,,اللہ اکبر،، کے معنی کہ اللہ رب العزت اس بات سے بزرگ و برتر ہیں کہ انہیں عقل و معرفت سے پہچان سکیں اگر یہ معنی اس کے علم میں نہ ہوں تو وہ جاہل ہے اور اگر وہ جانتا ہو لیکن اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی اور چیز کی اہمیت و عظمت اور بزرگی ہو تو وہ ,, اللہ اکبر ،، کہنے میں جھوٹا ہے ایسی حالت میں اسے کہا جائے گا کہ کلام تو سچا ہے لیکن تو جھوٹا ہے اور جب آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی اور چیز کا مطیع ہو گا تو اس کے نزدیک وہ چیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ بزرگ اور قابل تعظیم ہوئی اور اس کا وہی معبود ہوا جس کا وہ مطیع ہے، فرماں بردار ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ: کہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے اور اپنے دل کو شکر گزار بنائے کیونکہ یہ کلمہ شکر ہے اور شکر دل سے ہوتا ہے۔

اِیَّا کَ نَعبُدُ: پر پہنچے تو اپنے اخلاص کی حقیقت دل میں تازہ کرے۔

اِھْدِنَا: کہے تو چاہیے کہ اس کا دل تضرع زاری کرے کیونکہ وہ خدا سے ہدایت طلب کر رہا ہے تسبیح و تہلیل اور قرأت وغیرہ ہر ہر کلمہ میں انسان کو چاہیے کہ جیسا اس کا تقاضا ہو ویسا ہی ہو جائے اور دل کو اس کلمہ کے معنی کی صفت کے ساتھ متصف کرے ،، اِن شاءَ اللّٰہ نماز معراج ثابت ہو گی۔

قرأت اور سائنس

جب نمازی قرآن پاک پڑھتا ہے تو وہ شعوری طور پر اپنی نفی کر دیتا ہے اور قرآن مجید کے انوار اس کے سامنے آجاتے ہیں وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ بے شک اللہ نے مجھے اس کا اہل بنایا ہے کہ میں قرآن مجید کے انوار سے مستفیض ہو سکتا ہوں۔ (روحانی نماز)

قرأت اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ قرأت میں الفاظ کا پڑھنا ضروری ہے محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ اگر اتنی آہستہ آواز میں قرأت کی کہ خود کانوں تک بھی آواز نہ پہنچ سکی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اتنی آواز میں قرأت کرنا ضروری ہے کہ آواز اپنے کان سن لیں۔

مسئلہ۔ عورت پر تمام نمازوں میں اخفاء (اہستہ آواز سے قرأت کرنا) واجب ہے اس لئے کہ خواتین کی آواز بھی عورت ہے۔

مسئلہ۔ پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں اور نفل اور سنت کی ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں مطلقاً (قرآن مجید کا کوئی حصہ) قرأت فرض ہے مگر سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ کسی نماز کے لئے کوئی خاص سورۃ مقرر کرلینا کہ اس کے علاوہ دوسری نہ پڑھے مکروہ ہے جیسا کہ بعض خواتین ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتی ہیں البتہ اگر رسول اللہ ﷺ سے تعیین ثابت ہو تو مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ جس عورت کو قرآن پاک کی ایک آیت بھی یاد نہ ہو وہ سبحان اللہ یا الحمد للہ پڑھ کر نماز ادا کر سکتی ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر بقدر ضرورت سورتیں یا کچھ آیات یاد کرے ورنہ گناہ گار ہو گی۔

مسئلہ۔ فرض نمازوں میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا مکروہ ہے لیکن عذر اور نسیان کی وجہ سے جائز ہے۔

مسئلہ۔ نفل نمازوں میں ایک آیت کا تکرار (بار بار پڑھنا) مکروہ نہیں بلکہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ فرض نماز میں قرأت ٹھہر ٹھہر کر کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ نماز تراویح میں درمیانی رفتار سے قرأت کرنی چاہیے۔

رکوع (جھکنا)

فرائض نماز میں سے ایک رکوع بھی ہے درحقیقت نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں تذلل (بے حد عاجزی) کی تمام شاخیں پائی جاتی ہیں سب سے پہلے نمازی قیام کی حالت میں فقیروں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے پھر وہ اسی کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو معبود برحق جان کر جب اس کے کمال عظمت وہیبت کا تصور کرتا ہے تو اندر سے حیا پکار اٹھتی ہے کہ بندگی میں قصوروار ہو اس پر وہ سرنگوں ہو کر اپنی کمر اس طرح جھکا دیتا ہے جس طرح گناہ گار مجرم شخص اپنی جان قربان کرنے کے لئے اپنی گردن کو تلوار کے سامنے پیش کر دیتا ہے اس حالت کو اسلام نے رکوع کا نام دیا ہے اور اس کی فرضیت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو۔

رکوع اور فضیلت

ایک مرتبہ قبیلہ بنی ثقیف کے سردار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کے سلسلہ میں رکوع سے استنکاف کیا (برا جانا) کہ ہم نماز تو پڑھتے ہیں لیکن رکوع ہم سے نہیں ہوتا اس میں ہم اپنی تذلیل سمجھتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس دین میں کوئی بہتری نہیں جس میں رکوع نہ ہو۔

رکوع سے درجات بلند ہوتے اور گناہ مٹتے ہیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند کردیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف کردیتا ہے۔

رکوع کرنے کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

جب قرأت پوری ہوجائے تو پھر رکوع کے لئے "اللہ اکبر"، کہے جس وقت رکوع کے لئے جھکے تو اس وقت تکبیر کہنا شروع کردے اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم ہوجائے۔ رکوع میں اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھ لے اور گھٹنوں کو ذرا سا آگے جھکا لے اور اپنے بازو بھی پہلو سے اچھی طرح ملا کر رکھے۔ رکوع کی حالت میں نظر پاؤں کی طرف ہونی چاہیے۔ دونوں پاؤں پر زور برابر ڈالے۔ دونوں پاؤں کے ٹخنے ملادے اور اطمینان کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ"، پڑھے۔ یہ رکوع کی ظاہری حقیقت و کیفیت ہے۔

رکوع اور باطنی حقیقت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ کے بڑے فرزند اور جانشین شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے رکوع کی باطنی اور روحانی حقیقت پر بہت عمدہ لکھا ہے جو قابل دید، لائق تعریف، اور بہت دلنشین ہے وہ فرماتے ہیں: کہ رکوع کی حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دل کی حقیقت اور فرماں برداری ہے امانت الٰہی کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے، لہٰذا اس رکوع کی صورت کو اس آخری شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ اس بات کی علامت ہو کہ ہر مسلمان اس کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے امانت الٰہی کے بوجھ کو اپنی پشت پر اٹھالیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے سیدھے قد والا پیدا کیا اور حکم دیا ہے کہ اس بوجھ کو میں اٹھاؤں تو اللہ تعالیٰ کے فرمان سے میں اپنے قد کے سیدھا ہونے پر مغرور نہیں ہوا بلکہ میں نے اپنی پشت کو خم کردیا اور اونٹ، گائے، بیل کی طرح خمیدہ قد ہو کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں تاکہ وہ جو کچھ چاہے میری پشت پر لاد دے،،۔ (تفسیر عزیزی فارسی)

انتباہ

آج خراب ماحول نے ہماری پیٹھ پر بے حیائی اور برائی اور غیر کی تہذیب کا ناپاک گراں بوجھ ڈال دیا ہے جس سے ہماری دنیا بھی تباہ و برباد ہو رہی ہے، اور آخرت میں بڑی رسوائی اور ذلت ہوگی ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ بنتا ہے کہ ہم اپنی پشت سے اس پلید بوجھ کو پھینک دیں اور امانت الٰہی یعنی بندگی، نیکی، اطاعت وفرمانبرداری، رضا و تسلیم اور شرم و حیا کا پاکیزہ اور مبارک بوجھ اپنی کمر پر رکھ لیں جس میں ہمارے لئے دونوں جہانوں کی سعادت ہے غفلت سے زندگی گزارنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس کو امام بخاریؒ ایک شعر میں بیان فرمایا ہے

مِثْلُ الْبَهَائِمِ لاَ تَرٰی اٰجَالَهَا　　حَتّٰی تُسَاقَ اِلَی الْمَجَارِ وَ تُنْحَرُ

غفلت سے زندگی گزارنے والوں کی مثال ان چوپایوں جیسی ہے جنہیں اپنی عاقبت کا کوئی احساس نہیں ہوتا بالآخر انہیں ذبح کرنے کی جگہ لیجایا جاتا ہے اور ذبح کردیا جاتا ہے۔

رکوع اور سائنس

جب نمازی رکوع میں جھکتا ہے تو حسّیں (SENSES) بنانے کا فارمولا الٹ جاتا ہے یعنی حواس براہ راست دماغ کے اندرونی رخ کے تابع ہوجاتے ہیں اور دماغ یکسو ہوکر ایک نقطہ پر اپنی لہریں منعکس کرنا شروع کردیتا ہے اور رکوع کے بعد نمازی جب قیام کرتا ہے تو دماغ کی روشنیاں دوبارہ پورے اعصاب میں تقسیم ہوجاتی ہیں جس سے انسان سراپا نور بن جاتا ہے۔ (روحانی نماز)

رکوع اور جسمانی فائدے

(۱) رکوع کے عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، جس سے نظام ہضم درست ہوتا ہے قبض دور ہوتا ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہوجاتا ہے۔

(۲) رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہوجاتی ہے خون کا دوران تیز ہوجاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہوجاتے ہیں اس لئے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (PUMP) کرنے میں آسانی ہوجاتی ہے اس طرح دل کا کام کم ہوجاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔

(۳) اگر تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پر غور کرکے تین سے سات بار تک پڑھی جائے تو مراقبہ کی سی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے دوران رکوع ہاتھ چونکہ نیچے کی طرف ہوتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہوجاتی ہے جس سے بازو کے پٹھے (MUSELOS) طاقت ور ہوجاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہوجاتے ہیں از خود خارج ہوجاتے ہیں۔

(۴) رکوع میں نمازی ہاتھ کی انگلیوں سے جب گھٹنوں کو پکڑتا ہے تو ہتھیلیوں اور

انگلیوں کے اندر کام کرنے والی بجلی گھٹنوں میں جذب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے گھٹنوں کے اندر صحت مند لعاب بر قرار رہتا ہے اور ایسے لوگ گھٹنوں اور جوڑوں میں درد سے محفوظ رہتے ہیں۔

﴿رکوع اور ضروری فقہی مسائل﴾

مسئلہ۔ رکوع کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ رکوع میں کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھنا مسنون ہے، اگر تین بار سے زائد پڑھنا ہو تو طاق عدد کا لحاظ رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں صرف ایک بار رکوع کرنا فرض ہے۔

مسئلہ۔ اگر رکوع کے لئے اس قدر جھکی کہ دونوں ہاتھ نیچے چھوڑنے سے گھٹنوں تک نہیں پہنچتے تو اتنا جھکنے سے رکوع ادا نہیں ہوگا بلکہ اتنا جھکنا ضروری ہے، کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رکوع میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" نہ پڑھا یا بھول گئی تو نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی کبڑی یا بوڑھی عورت کی پیٹھ رکوع کی حد تک جھکی ہو تو وہ رکوع کے لئے اپنے سر سے اشارہ کرے یعنی سر کو ذرا سا نیچے جھکا دے رکوع ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت رکوع ادا کرنے سے معذور ہے تو اس کے لئے اشارے سے رکوع ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت کھڑا ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے صرف رکوع نہیں کر سکتی تو اس پر واجب ہے کہ نیت باندھے اور قرأت کرنے کے لئے کھڑی ہو اور

رکوع کا اشارہ کرے پھر سجدہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بھول کر ایک رکعت میں دو رکوع کر لئے تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر دو رکوع کر لئے تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

قومہ (رکوع کے بعد کھڑا ہونا)

جب پورے اطمینان سے رکوع ادا کرے تو ,,سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ،، کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھی کھڑی ہو جائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کھڑے ہونے تک پورا کرلے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی اسے تسمیع کہتے ہیں اور تسمیع کے بعد کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں علامہ نوویؒ نے شرح اربعین میں لکھا ہے۔ کہ جب رکوع سے اُٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہا جاتا تو خدائے رحمٰن و رحیم اس نمازی کو خاص رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ کھڑے ہو کر تحمید یعنی۔ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ کہے جس کا ترجمہ یہ ہے اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں قومہ حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔

ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ (بخاری)

پھر تم رکوع کرو یہاں تک کہ اچھی طرح اطمینان سے رکوع کرو پھر اپنا سر اٹھاؤ پھر بالکل سیدھے کھڑے ہو اور سجدہ کرو

نماز میں قومہ مقرر ہونے کی حکمت

جب نمازی سجدہ کرنا چاہتا ہے تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہوتا ہے اس لئے ضرورت ہوئی کہ رکوع اور سجدہ کے درمیان میں ایک تیسرا فعل جوان دونوں سے جدا

ہو لایا جائے تاکہ رکوع سجدہ سے اور سجدہ رکوع سے جدا ہو کر دونوں میں سے ہر ایک عبادت بن جائے وہ تیسرا فعل قومہ ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

قومہ، تسمیع، تحمید، اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ قومہ (رکوع کے بعد کھڑا ہونا) واجب ہے

مسئلہ۔ اگر کسی نے ارادۃً قومہ چھوڑدیا تو اس پر نماز کا لوٹانا (دوبارہ پڑھنا) ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر قومہ بھول کر یا جلد بازی یا لاعلمی کی وجہ سے رہ جائے تو سجدہ سہو کے بغیر نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رکوع سے قومہ کے لئے معمولی سر اٹھایا اور سیدھی کھڑی نہ ہوئی بلکہ جھکاؤ ہی کی حالت میں سجدہ میں چلی گئی تو اس کے ذمہ نماز کا اعادہ (لوٹانا) واجب ہے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ۔ دوران قومہ نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھنی چاہئے۔

مسئلہ۔ قومہ کے لئے جب تک سیدھے کھڑے ہونے کا پورا اطمینان نہ ہوجائے تو اس وقت تک سجدے میں نہیں جانا چاہئے۔

مسئلہ۔ رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰہ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور کھڑے ہو کر "رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ" کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ اگر تسمیع اور تحمید دونوں چھوٹ جائیں تو بھی نماز ہوجاتی ہے، سجدہ سہو بھی ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی خاتون رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" نہ کہہ

سکی تو کھڑے ہونے کے بعد نہ کھے۔

مسئلہ۔ بعض خواتین کی عادت ہے کہ وہ رکوع سے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے شلوار کو معمولی سا اوپر اٹھاتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ دونوں ہاتھوں کا استعمال کرنا عمل کثیر ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سجدہ (زمین پر پیشانی رکھنا)

نماز کے ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن سجدہ ہے درحقیقت نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو کہ سراپا تذلل (بے حد عاجزی) اور عبودیّت کا مظہر ہے چنانچہ نمازی سب سے پہلے فقیرانہ انداز سے ہاتھ باندھ کر اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو کر عاجزی اور بے بسی کی ابتداء کرتا ہے پھر اس پر قناعت نہیں بلکہ رکوع میں اپنی کمر اور گردن جھکا کر اپنی پستی اور نیاز مندی کا نمایاں ثبوت پیش کرتا ہے پھر اسی کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ رکوع کے بعد سجدہ میں گر کر اپنے محبوب تر اور بلند ترین اعضاء پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھ کر بزبان حال اپنی پستی اور تذلیل کی انتہا کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ تیری عزت کے سامنے میں اپنی انتہائی عاجزی پیش کرتا ہوں۔

سجدہ کی عظمت پر سلطان العارفین اسوۃ الحکماء حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف "حجۃ اللہ البالغہ" میں تفصیلاً لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدہ اللہ جل جلالہ کی تعظیم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے بلکہ یہی اصلی مقصود ہے اور قیام اور رکوع اس کے لئے واسطہ ہیں اس لئے ضروری ہوا کہ اس کو کماحقہ (بہت اعلیٰ طریقے سے) ادا کیا جائے اور اس کی صورت یہی ہے کہ اس کو دو مرتبہ ادا کیا جائے نماز میں سجدے کا رتبہ بہت ہی بلند ہے۔

بس ایک داغ سجدہ میری کائنات
جبینیں تیری آستانے تیرے

سجدہ کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوا   اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو

سجدہ اور فضلیت

سجدہ کی اہمیت کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

(۱) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندے کی کوئی حالت خدا کو اتنی پیاری نہیں ہے جتنی حالت سجدہ ہے کہ وہ بندہ کو اپنے سامنے پیشانی خاک میں ملاتا ہوا دیکھے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۲) حضرت ربیعہ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں سوتا تھا اور آپ کے لئے وضو کا پانی اور دیگر کام کردیا کرتا تھا ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا مانگتے ہو میں نے عرض کی جنت میں آپ کی رفاقت آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ میں نے کہا بس یہی آپ ﷺ نے فرمایا اچھا سجدوں کی کثرت کے ذریعے اپنے نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو۔ (مسلم)

تشریح: نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا نفس تو تمہیں غلط راہ پر لے جانا چاہے گا اور میں تمہیں جنت کی طرف لے جانا چاہوں گا اس لئے سجدوں کی کثرت کر کے جنت کی راہ چلنے میں میرا ساتھ دو۔

سجدہ کرنے کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

قومہ سے سجدہ کی طرف جائے تو "اللہ اکبر،، کہے اور سینہ آگے جھکا کر اس طرح سجدے مین جائے کہ سب سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھ لے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان پہلے ناک پھر پیشانی رکھ دے دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا کرنے کی بجائے دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے

اور خوب سمٹ کر اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو پہلو سے اچھی طرح ملے ہوئے ہوں اور دونوں بانہیں کہنیوں سمیت زمین پر رکھ دے سجدہ میں نظر ناک پر رہے اور تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلٰى" پڑھے اگر تین سے زیادہ بار پڑھتا ہو تو طاق مرتبہ پڑھے۔

سمٹ کر سجدہ کرنا احادیث کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے
کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے یعنی (سمٹ جائے) اور سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اس طرح ملائے کہ پردہ کا لحاظ زیادہ سے زیادہ ہو سکے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں اے فرشتو! تم گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کی بخشش کردی۔

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ

"نبی کریم ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصّوں کو زمین سے چمٹا دو اس لئے کہ اس میں (سجدہ کرنے میں) عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

ان احادیث طیّبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک وہی سجدہ قبول ہوتا ہے جو سمٹ اور سکڑ کر ادا کیا جائے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو گواہ بنا کر ساجدہ (سجدہ کرنے والی عورت) کی مغفرت کا اعلان فرماتا ہے۔

سمٹ کر سجدہ کرنا عقل کی روشنی میں

عورت کو سجدہ میں سینہ اور پیٹ کو رانوں سے ملا دینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ بدن کے پھیلاؤ اور تفاصل (یعنی فاصلہ رکھنے میں) سینہ لٹک کر بے حجاب نہ ہو جائے نیز حمل کی

حالت میں تکلیف بھی اس طرح کم ہوتی ہے لھذا سجدہ کا مذکورہ طریقہ عقلی طور پر بھی مستورات کے پردہ کے لحاظ سے نہایت موزوں ہے۔

سجدہ اور باطنی حقیقت

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "کیمیائے سعادت،، میں لکھتے ہیں کہ سجدہ کا ظاہری معنی تو یہی ہے کہ بدن کے ذریعہ عاجزی کا مظاہرہ کیا جائے نیز دل کی عاجزی اور نیاز مندی اس کا حقیقی مقصد ہے جو نماز پڑھنے والی اس بات کو جانتی ہو کہ زمین پر منہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جسم کے بہترین عضو کو مٹی پر رکھنا اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ خاک سے بڑھ کر کوئی چیز خوار نہیں تو سجدہ حقیقت میں اسی کے لئے ہے تاکہ وہ سمجھ لے کہ میری اصل خاک اور مٹی ہے اور مجھے بالآخر اس میں جانا ہے اپنی اصل کے اعتبار سے تکبّر اور اپنی عاجزی و بے کسی پہچاننا ضروری ہے بے شک سجدہ کی حقیقی غرض و غایت دل ہی کو جھکانا ہے۔

سجدے بھی ہو جائیں گے پیدا تو کر ذوق و نیاز
سر بھی جھک جائے گا پہلے دل جھکانا چاہیے

حضرت شاہ رفیع الدین محدّث دہلویؒ سجدہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔
کہ سجدہ میں ادھر خدا تعالیٰ کی کمال بلندی کرنے اور اپنے آپ کو کمال عاجزی اور پستی اور نیستی کے مقام میں خاک کے ساتھ برابر کردینا ہے اپنی کوتاہی کے عذر کے مقام میں پیشانی اور ناک رگڑنی یا بدون قدم بوسی کے سر کو محبوب کے پاؤں پر رکھ دینا ہے۔
(رسالہ فوائد نماز)

سجدہ اور جسمانی فائدے

سجدہ سے صرف روحانی فائدے ہی نہیں بلکہ قدرتی طور پر اس سے بڑے بڑے بدنی منافع بھی حاصل ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

السر کا علاج :

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم ہوتا ہے صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اس عمل سے دماغ زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو جاتا ہے اور دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جملہ دماغی امراض :

(۱) خشوع و خضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے دماغ اپنی ضرورت کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکالیں سجدہ سے اٹھتے وقت اسی بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے رہیں اور ان میں قدرے تناؤ ہو اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں کمو کومھ (کُب) کی طرح اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(۲) چہرے پر جھریاں ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کا ایک ایسا تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے بالائی حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے، اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں یادداشت صحیح کام کرتی ہے فہم و فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تفکر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر میں بھی وہ آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔

(۳) صحیح طور پر سجدہ کرنے سے ہند نزلہ، ثقل سماعت اور درد سر جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔

(۴) پیٹ کم کرنے کے لئے رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر ہم سجدے میں

جاتے ہیں سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جاتے ہیں یہ عمل ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط اور لچک دار بناتا ہے اور خواتین کے اندرونی اعصاب کو تقویت بخشتا ہے اگر رکوع کی حالت کے بعد سجدے کی حالت میں جانے کی جلدی نہ کی جائے تو یہ ورزش اندرونی جسمانی اعضآء کے لئے نعمت ثابت ہوتی ہے، سجدے کی حالت ایک ورزش ہے جو رانوں کے زائد گوشت کو گھٹاتی ہے اور جوڑوں کو کھولتی ہے اگر کولہوں کے جوڑوں میں خشکی آجائے یا چکنائی کم ہو جائے تو اس عمل سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے اور بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جاتا ہے متناسب پیٹ سے جسم سڈول اور خوب صورت لگتا ہے۔ (روحانی نماز)

سجدہ اور سائنسی تحقیق

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدہ کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی میل فی سیکنڈ ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیالات پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس کا تعلق براہ راست خالق کائنات سے ہو جاتا ہے روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھون کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آجاتی ہے جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے رُوشنیاں لیتا ہے ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملادیتا ہے یعنی سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آجاتا ہے اور دماغ کو غذا فراہم کرتا ہے کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال کی صلاحیتیں اُجاگر ہو جاتی ہیں سجدہ میں آنکھیں بند کرلیں اور یہ تصور پیدا کریں کہ آپ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں جب کوئی بندہ اپنی پیشانی اللہ کے لئے زمین پر رکھ دیتا ہے تو

کائنات اس کی مطیع ہو جاتی ہے اور شمس و قمر اس کے لئے مسخر ہو جاتے ہیں۔ (روحانی نماز)

سجدہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔

مسئلہ۔ سجدے میں کم از کم تین بار " سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی " پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ تسبیح سجدہ چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کے بغیر نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر سجدہ کی تسبیح تین بار سے زائد پڑھنی مطلوب ہو تو پھر طاق مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

مسئلہ۔ سجدہ کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔

مسئلہ۔ سجدہ کرتے وقت ان سات اعضاء دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ ،دونوں پاؤں اور پیشانی،ناک سمیت زمین پر لگائے۔

مسئلہ۔ پرالی، گھاس، روئی یا فوم وغیرہ کے گدے یا گندم کے ڈھیر وغیرہ پر اگر سر نیچے دبتا چلا جائے اور قرار نہ پکڑے تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ کمانی (اسپرنگ دار) گدے پر بھی چونکہ پیشانی جمتی نہیں اس لئے سجدہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ ہر وہ چیز جس پر سجدہ میں سر رکھا جائے تو سر نیچے دبتا جائے اور قرار نہ پکڑے تو اس پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ سجدہ کی جگہ اگر بارہ انگل یعنی ایک بالشت پاؤں کی جگہ سے بلند ہو تو اس پر بلا عذر سجدہ جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ پورے سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر لگے رہنے ضروری ہیں دونوں پاؤں اگر زمین سے اُٹھ جائیں تو سجدہ درست نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ سجدہ کی حالت میں ایک پاؤں کا اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو نماز ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ سجدہ میں بلاوجہ فقط پیشانی پر اکتفاء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کی پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہوں تو وہ سجدہ اشارہ سے کر سکتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کی بجائے تین سجدے ہو گئے تو سجدہ سہو واجب ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے ایک رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گئی پھر اسے دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آجائے تو اس سجدہ کو ادا نہ کرے سجدہ سہو کر لینے سے نماز ادا ہو جائے گی۔
اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اس سجدے کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

جب توفیق خداوندی سے پورے اطمینان کے ساتھ پہلا سجدہ ادا کرے تو "اللہ اکبر،، کہہ کر پہلے سجدہ سے اٹھ کر دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے۔اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔اور یہ نماز کے واجبات میں سے ہے۔چنانچہ ام

المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا۔ (مسلم ۱: ۱۹۴)

آنحضرت ﷺ جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھاتے تھے تو دوسرا سجدہ نہیں کرتے تھے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے

حالت جلسہ میں بیٹھنے کی ہیئت

پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھ لے۔ اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے یعنی سرین زمین پر رہے پاؤں پر نہ رکھے۔ انگلیاں خوب ملا کر ہاتھوں کو رانوں پر رکھ لے۔ نگاہ گود میں رہے۔ اور کم از کم ایک بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھنا ضروری ہے۔

دعائے جلسہ

سرور انبیاء ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ وَاهْدِنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ۔

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق دے۔

مسئلہ۔ اگر زیادہ وقت نہ ملے تو صرف دو یا تین مرتبہ "رَبِّ اغْفِرْ" کہہ لے۔ اس لئے کہ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ کہتے تھے "رَبِّ اغْفِرْ، رَبِّ اغْفِرْ" اے اللہ میری لغزشیں معاف فرما دے اے اللہ میری لغزشیں معاف فرما۔

نماز میں تعیین جلسہ کا راز

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تعیین جلسہ کی حکمت کے متعلق "حجۃ اللہ البالغہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔

کہ دو سجدے آپس میں ایک دوسرے سے اس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے تھے جب تک ایک تیسرا فعل ان کے درمیان میں حائل نہ ہو جائے اس لئے دو سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا اور چونکہ قومہ اور جلسہ بغیر اطمینان کے ایک طرح کا کھیل ہوتا۔ اور آدمی کے ہلکے پن پر دلالت کرتا جو شان عبادت کے بالکل خلاف ہے اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿ جلسہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ جلسہ نماز میں واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر جان بوجھ کر جلسہ چھوڑ دیا۔ تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ نہ پڑھے گی تو گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی سے جلسہ بھول کر چھوٹ گیا تو یاد آنے پر سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

دوسرا سجدہ

جلسہ کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر دوسرا سجدہ کرنے کے لئے سجدہ ریز ہو اور دوسرا سجدہ اس طرح ادا کرے جس طرح پہلا سجدہ ادا کر چکی ہے۔

دوسرے سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

دوسرے سجدہ کے بعد "اللہ اکبر" پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے اس طرح کھڑی ہو کہ

پہلے اپنی پیشانی زمین سے اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ اور آخر میں گھٹنے۔ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لے لیکن اگر کسی کو جسم کے بھاری ہونے کی وجہ یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے تکلیف ہو تو سہارا لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

دوسری رکعت

دوسرے سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری رکعت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"، پڑھ کر شروع کرے پھر اسی طرح ہر رکعت کے شروع میں تسمیہ پڑھے۔ نیز دوسری رکعت کو بالکل پہلی رکعت کی طرح ادا کرے۔

قعدہ اخیرہ (نماز کے آخر میں بیٹھنا)

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد آخر میں بیٹھنا قعدہ اخیرہ کہلاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ تین اور چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا واجب ہے اور اس کو قعدہ اولیٰ کہتے ہیں۔ اس میں صرف التحیات کو "عبدہ ورسولہ"، تک پڑھا جاتا ہے پھر کھڑے ہو کر باقی رکعتیں پوری کی جاتی ہیں۔ قعدہ اخیرہ ارکان میں سے آخری رکن ہے۔ اور مقدار تشہد فرض ہے۔ یعنی اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر التحیات کو "**عبدہ و رسولہ**"، تک پڑھنے میں لگ جاتی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ آنحضرت ﷺ نے جب تشہد کی تعلیم دی تو ابن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔

قُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ (اِلٰى اَنْ قَالَ) فَاِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ قَالَ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ

التحیات للہ پڑھو اور پھر آخر میں فرمایا جب تو نے اس کو پورا کر لیا یا جب تو نے ایسا کر لیا تو پھر تو نے اپنی نماز کو پورا کر لیا۔

(ابو دائود ۱ : ۱۳۹)

نبی کریم ﷺ نے تشہد پڑھنے یا تشہد کی مقدار بیٹھنے پر نماز کے پورے ہونے کو موقوف

قرار دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آخری قعدہ ضروری ہے۔

قعدہ کی حالت میں بیٹھنے کا طریقہ

صفحہ نمبر ۱۰۳ پر وضاحت کے ساتھ بیان ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز میں آخری قعدہ مقرر ہونے کا راز

جب حکم نامہ الٰہی کے پڑھنے سے فراغت ہوئی تو دربار الٰہی میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے حضور میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دوزانو ہو کر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار میری ساری تعظیمات قلبی اور عبادات بدنی اور مالی کا مستحق تو ہی ہے لہذا میرا سارا مال اور بدن تیرے حضور میں حاضر ہے۔

تشہد

جب قعدہ کے لئے بیٹھ جائے تو تشہد پڑھے اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے بڑے اہتمام کے ساتھ تشہد سکھایا، حال یہ تھا کہ میرا ہاتھ حضور ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں کے درمیان تھا ایسا اہتمام آپ ﷺ نے فرمایا جیسا کہ قرآن کی کوئی سورۃ سکھلاتے وقت اہتمام فرماتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اس کو چاہیے کہ یہ پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ. اَشْهَدُاَنْ لَّآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

سب بدنی عبادتیں اور قولی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں سلام ہو تجھ پر ائے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

شہادۃ کی انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ

تشہد پڑھتے وقت جب کلمہ "اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰه،، پر پہنچے تو درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور "لاالہ،، کہتے وقت شہادۃ کی انگلی کو اوپر اٹھائے اور "الاَّ اللّٰه،، کہنے کے ساتھ ہی جھکا کر حلقہ کے اوپر رکھ لے۔ پھر حلقہ کو آخر نماز تک قائم رکھے۔ یاد رہے کہ اٹھاتے اور رکھتے وقت انگلی کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

شہادۃ کی انگلی سے اشارہ کرنے میں حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس میں راز یہ ہے کہ انگلی کے اٹھانے میں توحید باری تعالیٰ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قول و فعل میں مطابقت ہو جاتی ہے، اور توحید کے معنی متمثل (نقشہ بن کر) آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

درود شریف

تشہد پڑھنے کے بعد یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ ابْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل کی تو نے ابراھیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت دے محمد ﷺ کو اور ان کی آل کو جیسا کہ برکت عطا کی تو نے ابراھیم اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

درود شریف کی فضیلت

احادیث صحیحہ میں درود پاک کی بہت فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک مجھ سے زیادہ قرب رکھنے والے قیامت کے دن وہ ہونگے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہوں گے۔ (ترمذی :۹۶)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے۔ اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ (نسائی ۱ :۱۹۱)

(۳) حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجو۔ (ترمذی :۹۶)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (ابن ماجہ : ۶۵)

نماز میں آنحضرت ﷺ پر سلام مقرر کرنے کا راز

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں : کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کے لئے سلام اس لئے مقرر کیا گیا تاکہ نبی کی یاد دل سے نہ بھلائیں۔اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں اور نعمت اسلام اور آپ ﷺ کی تبلیغ رسالت کی قدردانی کریں اور اس کے شکرانہ میں آپ ﷺ پر سلام بھیجیں۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ خدا کا کب شکر کر سکتا ہے۔اس طرح حضور ﷺ کا کچھ حق ادا ہو جائے گا۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

دعا

درود شریف ختم کرنے کے بعد دعا پڑھے اس لئے کہ درود کے بعد دعا مستحب ہے اور زیادہ قبول ہوتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر پسند کرے۔دعا میں سے جو اس کو اچھی معلوم ہو اور دعا کرے۔ (بخاری ۱ : ۱۱۵)

مشہور دعا یہ ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءَ رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.

اے پروردگار مجھ کو نماز قائم کرنے والا بنادے اور میری اولاد میں سے بھی نماز قائم کرنے والے بنادے اے میرے پروردگار میری بخشش فرما اور میرے والدین کی اور سب مؤمنین کی جس دن حساب قائم ہوگا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

جب دعا پڑھ لے تو پہلے دائیں طرف " السلام علیکم ورحمۃ اللہ ،، کہہ کر سلام پھیرے۔ اور اسی طرح بائیں طرف کہہ کر سلام پھیر دے۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ اگر اس کے پیچھے کوئی عورت بیٹھی ہو تو اس کو اس کا رخسار نظر آجائے۔ سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف رکھے جب دائیں طرف سلام پھیرے تو نیت کرے کہ دائیں طرف جو فرشتے موجود ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں۔اس طرح بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف والے فرشتے کی نیت کرے دونوں طرف سلام پھیرنے کے ساتھ ہی نماز ختم ہوگی اس کے بعد ایک بار " اللہ اکبر ،، اور تین مرتبہ " اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ ،، پڑھے اس لئے کہ یہ مسنون ہے۔ سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت ہے۔ نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور نماز سے باہر آنا جس سے تمام چیزیں جائز اور حلال ہو جاتیں ہیں وہ سلام ہے۔ (ترمذی)

سلام کے ساتھ نماز ختم کرنے کی حکمت

دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرنے میں اشارہ ہے کہ میں نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلی گئی تھی اور سب سے فارغ ہو کر دربار الٰہی میں پہنچ گئی تھی۔ وہاں سے ہو کر واپس آگئی ہوں اور آنے والوں کے دستور کے مطابق ہر ایک کو سلام پیش کرتی ہوں۔

نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

نماز کے بعد دعا مسنون و مستحب ہے اور بہت مقبول ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے عرض کیا گیا حضرت کون سی دعا زیادہ

سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ جو رات کے آخری حصے میں کی جائے اور وہ دعا جو فرض نماز کے بعد مانگی جائے (ترمذی)

نماز کے بعد کے اذکار

احادیث میں نماز کے بعد جو اذکار ثابت ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ فرماتے تھے یعنی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (بخاری ۱:۱۱۷)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ نہیں روکنے والا کوئی اس چیز کو جس کو تو عطا فرمائے۔ اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کا جس کو تو روک دے اور نہیں فائدہ دیتا کسی بخت والے کو اس کا بخت تیرے سامنے۔

حضرت کعب بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ آگے پیچھے آنے والی ہیں یہ دعائیں اور اذکار فرض نمازوں کے بعد ان کو پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔

۳۳ بار تسبیح (سبحان اللّٰہ) ۳۳ بار تحمید (الحمدللّٰہ) ۳۴ بار تکبیر (اللّٰہ اکبر)

(مسلم ۱:۲۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تمام تسبیحات سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللہ اکبر ۳۳، ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہیں اور ایک مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

جس نے یہ پڑھا اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ اللہ کے ذمہ اور پناہ میں ہوگا دوسری نماز تک۔
(مجمع الزوائد ۳: ۱۴۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے آیۃ الکرسی فرض نماز کے بعد پڑھی تو اس کے لئے جنت کے داخلہ سے صرف موت ہی مانع ہے۔ (اثار السنن ۱: ۱۲۶ بحوالہ نسائی)

نماز کے بعد کی مسنون دعائیں

نماز کے بعد جو دعائیں جناب رسول اکرم ﷺ مانگتے تھے ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداود ۱: ۱۸)
اے پروردگار مجھے اپنے ذکر اور شکر اور اچھی طرح عبادت ادا کرنے کی توفیق دے۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ (مسلم ۱: ۲۱۸)
اے اللہ! تو سلام ہے تجھ ہی سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت کے مالک۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری ۱: ۳۹۶)
اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ بزدلی، بخل، رذیل عمر اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
اے اللہ میں تیری ذات کے ساتھ کفر، فقر اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا طریقہ

دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائیں کہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھ بالکل نہ ملائے جائیں بلکہ انکے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو تو بہتر ہے۔ پھر اپنے آپ کو انتہائی کمزور اور حاجت مند سمجھ کر اور اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق اور حاجت روا جانتے ہوئے خوب گریہ زاری کے ساتھ بالا مذکورہ مسنون دعائیں پڑھے۔ پھر اپنی زبان میں اپنی تمام نیک تمناؤں اور ضرورتوں کے لئے دعا مانگے۔ اپنے والدین اور عزیز و اقارب اور جمیع مسلمین و مسلمات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں دعا کے اوّل اور آخر میں درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

﴿ قعدہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ تمام نمازوں میں خواہ وہ فرض ہوں یا واجب یا سنت یا نفل ہوں آخری قعدہ فرض ہے۔ اور اس میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ تین اور چار رکعت والی ہر نماز میں پہلا قعدہ واجب ہے اور اس میں تشہد پڑھنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے آخری قعدہ چھوڑدیا تو نماز نہیں ہوگی، مثلاً دو رکعت نماز پڑھی اور آخری قعدہ کے لئے نہ بیٹھی بلکہ کھڑی ہو کر چلی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر پہلا قعدہ چھوٹ گیا پھر یاد آجائے تو سجدہ سہو لازم ہے سجدہ سہو ادا کرلیا تو نماز صحیح ہو جائے گی ورنہ نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت چار رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھی پھر یہ گمان کرکے کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں کھڑی ہوگئی پھر یاد آیا کہ چار ہوچکی ہیں بیٹھی اور بیٹھتے ہی سلام پھیر دیا تو اگر دونوں مرتبہ بیٹھنا مجموعی طور پر بقدر تشہد ہوگیا تو قعدہ ادا ہوجائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں پہلا قعدہ بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو رہی تھی کہ چھوٹا ہوا قعدہ یاد آگیا اب اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو اور اس صورت میں سجدہ سہو بھی ضروری نہیں ہوگا۔ اگر نیچے کا آدھا حصہ سیدھا ہوگیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی رہے اور نماز پوری کرلے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے تو نماز ہوجائے گی اگر سیدھی کھڑی ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھ گئی تو گناہ گار ہوگی اور سجدہ سہو پھر بھی ادا کرنا پڑے گا۔

مسئلہ۔ اگر چار رکعت والی نماز میں آخری قعدہ بھول گئی اور پانچویں رکعت کے لئے کھڑی ہوگئی تو یاد آگیا اب اس کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ اگر نچلا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اگر سیدھی کھڑی ہوگئی تھی بلکہ اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اور اس کے ساتھ سورۃ بھی ملالی یا رکوع بھی کرلیا ہو پھر اس کو چھوٹا ہوا آخری قعدہ یاد آگیا تو بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے لیکن اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہوگا۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا کہ مجھ سے آخری قعدہ چھوٹ گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ ایک اور رکعت ملا کر چھ رکعت پوری کرے اور یہ چھ نفل ہوجائیں گے فرض نماز دوبارہ پڑھے اور سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعت نفل ہوجائیں گے اور ایک رکعت ضائع شمار ہوگی۔

نماز وتر

نماز وتر واجب ہے اور اس کی تین رکعات ہیں اگر یہ نماز چھوٹ جائے تو فوراً قضاء کرنا ضروری ہے۔

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ

یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر صرف تشھد (التحیات) پڑھ کر کھڑی ہو جائے اور تیسری رکعت پڑھے۔اور اس رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی پڑھے۔جب سورۃ ختم ہو جائے تو "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور پھر باندھ لے۔اور پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری پر بیٹھ کر تشھد، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔اور وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیری بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ ملانا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور پھر رکوع میں جانے کے بعد یاد آجائے تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع ادا کر کے نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے نماز صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اس کی جگہ پر "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَاعَذَابَ النَّارُ،، یاد ہونے تک پڑھے۔

مرد اور عورت کی نماز کے درمیان فرق

خواتین اور مردوں کی نماز میں چند فرق ہیں جن کا خواتین کو خیال رکھنا چاہئے۔

(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کرلینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں بعض کے کان کھلے رہتے ہیں بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں۔ کہ اس کے بال نیچے لٹکتے نظر آتے ہیں یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم،، کہا جاسکے تو نماز ہی نہ ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔

(۲) خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں پڑھنے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن میں پڑھنے سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے

چاہیے، اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی اٹھانے چاہیں، دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔
جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۴) عورتیں ہاتھ سینہ پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں انہیں مردوں کی طرح ناف پر نہ ہاتھ باندھنے چاہیے۔

(۵) رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔

(۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہیے لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہیں۔ بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔

(۸) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو پہلوں سے ملے ہوئے ہوں۔ عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے خاص طور پر دونوں ٹخنوں کو ملا دینا چاہیے پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔

(۹) سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے طریقہ یہ ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۱۰) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادے۔

(۱۱) مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے لیکن عورتوں کو کہنیوں

سمیت پوری کلائیاں زمین پر رکھ دینی چاہیں۔

(۱۲) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کولہے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۳) مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت چھوڑ دیں نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا لیکن عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں بند رکھے۔ یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے، رکوع میں بھی سجدے میں بھی دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

(۱۴) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کررہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہوسکتی ہے لیکن جماعت میں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوگی برابر نہیں۔

واجبات نماز

نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورۃ یا تین آیات کا پڑھنا (۳) سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا (۴) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا (۵) تعدیل ارکان یعنی رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرنا (۶) قومہ کرنا (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) (۷) جلسہ کرنا (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

(۸) پہلا قعدہ کرنا (۹) تشہد پڑھنا

(۱۰) قرأت اور رکوع اور سجود میں ترتیب قائم رکھنا (۱۱) آہستہ آواز سے قرأت کرنا

(۱۲) وتر نماز میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۳) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا

(۱۴) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

مذکورہ بالا واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔

سجدہ سہو

کسی واجب کے چھوٹ جانے یا واجب یا فرض میں تاخیر (دیر ہو جائے) یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دینے مثلاً سجدہ رکوع سے پہلے کر دیا یا کسی رکن کو مکرر (دو مرتبہ) ادا کر دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد "عبدہ ورسولہ" تک پڑھ کر صرف دائیں طرف سلام پھیر کر نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کرے پھر دوبارہ از سر نو تشہد (التحیات) پڑھے پھر درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں متعدد سجدہ سہو لازم ہو جائیں مثلاً کئی واجبات چھوٹ گئے تو تمام کی طرف سے صرف ایک سجدہ سہو کافی ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر بھول سے واجب چھوٹ جائے یا بھول ہی سے کوئی رکن مقدم یا موخر ہو جائے تو سجدہ سہو سے تلافی ہونے کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سجدہ سہو سے تلافی نہ ہو گی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نماز وتر میں دعائے قنوت چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

سنن نماز

یہ چیزیں نماز میں سنت ہے:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا (۲) سینے پر ہاتھ باندھنا (۳) ثناء یعنی سبحانك اللهم آخر تک پڑھنا (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھنا (۵) بسم الله الرحمن الرحيم پڑھنا (۶) رکوع اور سجدہ کو جاتے وقت ہر ایک رکن

سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے تک "اللہ اکبر" کہنا (۷) رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا (۸) رکوع میں "سبحان ربی العظیم"، کم از کم تین بار پڑھنا (۹) سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا (۱۰) دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا (۱۱) درود شریف پڑھنا (۱۲) درود شریف کے بعد دعا پڑھنا (۱۳) سلام کے وقت دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا (۱۴) سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں اور جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا۔

مستحبات نماز

(۱) جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا (۲) جمائی آئے تو منہ بند کرنا (۳) کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کندھوں پر نظر رکھنا۔

مفسدات نماز

مفسدات نماز سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے نماز فاسد اور ٹوٹ جاتی ہے۔ اور وہ درج ذیل ہے۔

(۱) نماز میں قصداً یا بھول کر بات کرنا اگرچہ تھوڑی یا زیادہ ہو۔ (۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ (۳) چھینکنے والے کے جواب میں "یَرْحَمُکَ اللّٰہ" کہنا۔ رنج کی خبر سن کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا۔ یا اچھی خبر سن کر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا یا عجیب بات سن کر "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا۔ (۵) دکھ تکلیف کی وجہ سے آہ۔ اف یا اوہ کہنا۔ (۶) قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔ (۷) الحمد اللہ یا سورت میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۸) عمل کثیر مثلاً ایسا کام کرنا جسے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہی، مثلاً

دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا۔ (۹) قصداً یا بھول کر کچھ کھانا پینا۔ (۱۰) قبلہ سے سینہ پھر جانا۔ (۱۱) درد یا مصیبت میں اس طرح رونا کہ آواز میں حرف نکل جائے۔

(۱۲) نماز میں ہنسنا۔

مکروہات نماز

مکروہ سے مراد وہ ناپسندیدہ کام ہے جس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ملتا ہے اور گناہ لازم آتا ہے نماز کامل بنانے کے لئے مکروہ سے بچنا بہت ضروری ہے۔ نماز میں یہ چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا (۲) کپڑے سمیٹنا (۳) بدن، کپڑے یا زیور وغیرہ سے کھیلنا (۴) دائیں بائیں جانب گردن پھیرنا (۵) انگڑائی لینا کتے کی طرح بیٹھنا (۶) چادر وغیرہ کو لٹکا ہوا چھوڑ دینا (۷) سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا (۸) بغیر عذر کے چار زانو ہو کر بیٹھنا (۹) تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا (۱۰) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔ (۱۱) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا (۱۲) آگ کے سامنے نماز پڑھنا (۱۳) پیشاب اور پاخانہ روک کر نماز پڑھنا (۱۴) ہوا روک کر نماز پڑھنا (۱۵) نماز میں بالوں کا باندھنا (۱۶) جمائی لینا (۱۷) پسینہ منہ اور پیشانی سے صاف کرنا (۱۸) منہ میں کچھ رکھ کر نماز پڑھنا۔

قضاء نماز

نماز جب مقررہ وقت پر ادا نہ کی گئی بلکہ وقت گذر جانے کے بعد پڑھی جائے تو اس کو قضا کہتے ہیں فرض نمازوں کی قضاء فرض اور واجب کی قضاء واجب اور بعض سنتوں کی قضاء سنت ہے۔ شرعی عذر کے بغیر نماز وقت پر نہ پڑھنا اور قضاء کر دینا بڑا گناہ ہے اگر کوئی فرض یا واجب نماز فوت ہو جائے تو یاد آنے کے بعد اس کی قضاء فوراً کرنا ضروری ہے ۔اگر بیماری یا موت کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ وہ اپنے وارثوں کو فوت شدہ

نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیّت کرے۔ تاکہ وہ اس کی وراثت میں سے فدیہ ادا کردیں۔ بہر حال فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہایت ضروری ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ کہ جو شخص نماز سے سوگیا یا بھول گیا تو اس کو اس وقت پڑھنی چاہیے جب اسے یاد آجائے۔ (مسلم ۱:۲۳۸)

﴿ قضاء نماز اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ قضاء نماز کی نیت اس طرح کرے کہ میں فلاں وقت کی قضاء نماز پڑھتی ہوں۔

مسئلہ۔ فجر کی نماز کی قضاء اگر زوال سے پہلے پڑھے۔ تو دو فرض اور دو سنت پڑھے اگر زوال کے بعد پڑھے تو پھر صرف دو فرض پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کی صرف سنتیں چھوٹ گئی تو سورج نکلنے سے پہلے تو سنت فجر کا پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ ثواب کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں مگر یہ دو سنت سنت نہ رہیں گی بلکہ نفل ہو جائیں گی۔

مسئلہ۔ نماز ظہر کی چار رکعت سنت اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھی گئی تو فرض کے بعد پڑھ لے فرض کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ سے پہلے یا اس کے بعد جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن دو رکعت کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز ظہر فوت ہو جائے تو اس کی قضاء صرف چار رکعت فرض پڑھے اسی طرح عصر کی قضا بھی صرف چار فرض پڑھے اگر مغرب کی فوت ہو جائے تو صرف تین فرض پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر عشاء کی نماز فوت ہو جائے تو اس کی قضاء چار فرض اور تین وتر پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی کئی نمازیں مثلاً ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، کی فوت ہوگئیں تو قضاء پڑھتے وقت یوں نیت کرے کہ میں فلاں تاریخ کے فلاں دن کی قضاء پڑھتی ہوں۔

صاحبِ ترتیب کی نماز

صاحب ترتیب سے مراد وہ عورت ہے جو بالغ ہونے کے بعد تمام نمازیں ادا کر رہی ہو اس کی کوئی بھی نماز نہ چھوٹی ہو یا اگر کچھ نمازیں چھوٹ گئی تھیں مگر ان کی قضاء کر کے پوری کر لی ہوں۔ صاحب ترتیب کے لئے ترتیب وار نمازیں پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر فوت شدہ نمازیں پانچ سے کم ہوں تو پھر ان میں اور وقتی نمازوں میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا بھی فرض ہے۔ یعنی پہلے فوت شدہ نمازیں پڑھے پھر وقتی نمازیں پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فوت شدہ نمازیں پانچ سے زیادہ ہوں تو پھر ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری نہیں اگر زیادہ نمازیں فوت ہوگئی تھیں اور پھر قضاء کرتے کرتے پانچ یا اس سے کم رہ گئی تو پھر بھی ترتیب کو ملحوظ رکھنا لازم ہوگا۔ترتیب پھر لوٹ آئی ہے اگر وقتی نماز کا وقت تنگ ہو جائے اور فوت شدہ نماز کو پہلے پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر وقتی نماز کو پہلے پڑھے پھر اسی کے بعد فوت شدہ کو قضاء کرے۔زیادہ نمازیں فوت ہونے سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر کسی نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کو یاد تھا کہ وتر اس نے نہیں پڑھے۔ تو اس کی نماز فاسد ہو گی پہلے وتر پڑھے اور پھر فجر کی نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر نسیان کی وجہ سے ترتیب ساقط ہو گئی تھی،وقتی نماز پڑھنے کے بعد یاد آگیا اور وقت میں وسعت تھی تو ترتیب عود کر آئے گی،پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر وقتی نماز پڑھے۔

قضائے عمری نماز

اگر کئی مہینوں یا کئی سالوں کی نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو ان کی قضاء کو قضائے عمری نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ۔ نیت اس طرح کرے کہ میں فلاں سال کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ کی فوت شدہ نماز کی قضاء پڑھتی ہوں۔

مسئلہ۔ اگر دن، تاریخ، مہینہ یا سال کی تعداد یاد نہ ہو تو اندازہ کرے، جو تعداد زیادہ سے زیادہ اندازہ میں آئے اس کو اختیار کرے اور نیت اس طرح کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ ہیں ان میں سے پہلی قضاء پڑھتی ہوں باقی نمازوں کی نیت بھی اسی طرح کرے۔

مسئلہ۔ قضاء عمری کی بہتر صورت یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں تین تین چار چار قضاء نمازیں پڑھ لی جائیں۔

مسئلہ۔ قضاء نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے اوقات ممنوعہ کو چھوڑ کر جس وقت فرصت ملے وضوء کر کے ایک دن، رات کی فوت شدہ نمازوں کی قضاء پڑھ لے اور اپنی نمازوں کا حساب رکھے۔

مسئلہ۔ یہ صورت بھی جائز ہے کہ ایک ایک وقت کی پوری پوری اکھٹی نمازیں پڑھ لے مثلاً پہلے فجر کی ساری پھر ظہر کی، پھر عصر کی، پھر مغرب کی اور پھر عشاء کی۔

مسئلہ۔ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضاء ہوئی ہیں سب کی قضاء پڑھنی واجب ہے، توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا اب ان کی قضاء نہ پڑھے گا تو پھر بھی گناہ گار ہوگا۔

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ

مسئلہ۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضاء ہو گئیں تو ان کی قضاء پڑھنے کی آخر تک نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت فوت شدہ نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیت کرنا واجب ہے ورنہ

گناہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری اتنی نمازوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے ولی (فوت ہونے والے کے مال کا اختیار رکھنے والا) فدیہ دے دے اور کفن دفن، قرض ادا کر کے جتنا مال بچے اس کے ایک تہائی میں سے جس قدر فدیہ نکل آوے اس قدر دینا واجب ہے۔

مسئلہ۔ ایک دن رات کی پانچ فرض اور ایک واجب وتر ملا کر چھ نمازوں کا فدیہ اسی تولے کے حساب سے ساڑھے دس سیر بلکہ کچھ زیادہ ساڑھے دس سیر خالص گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دینا چاہیے۔

مسئلہ۔ بہت بوڑھے اور ضعیف آدمی کو بحالت زندگی اپنی نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں نماز ہی ادا کرے خواہ اشارے ہی سے ادا کرے۔ فدیہ کا جواز آخر میں ہے جب کہ انسان اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے زندگی کی امید نہ رہے بالکل عاجز ہو جائے ایسی صورت سے آخرت کی پکڑ سے بچنے کی امید رکھے اور غریب آدمی اس کی بجائے استغفار کرے۔

تَحِيَّةُ الْوُضُوْء

وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھنے کو تحیۃ الوضوء کہتے ہیں لیکن جس وقت نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے جائیں۔

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا صبح کی نماز کے وقت، اے بلال وہ تمہارا کونسا ایسا عمل ہے اسلام میں جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو کہ میں نے تیرے جوتوں کی کھٹکھٹاہٹ جنت میں اپنے سامنے سنی ہے (آپ

نے خواب میں جنت دیکھی یا معراج کے واقعہ میں بیداری کی حالت میں) حضرت بلالؓ نے عرض کیا حضور اور تو کوئی عمل ایسا نہیں ہاں البتہ یہ بات ہے کہ میں نے جب بھی طہارت کی ہے دن میں یا رات میں کسی وقت بھی۔اس طہارت کے ساتھ میں نے ضروری نماز پڑھی ہے۔جتنی میرے لئے مقدر تھی۔ (بخاری ۱: ۱۵۴)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔اس طرح کہ اس کے قلب و ظاہر کی پوری توجہ ان دو رکعتوں پر ہوتی ہے جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (مسلم ۱: ۱۲۲)

نماز اشراق

سورج کے طلوع ہونے کے بعد جو نماز نفل پڑھی جاتی ہے اس کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھ کر ذکر ،تلاوت،درود شریف یا استغفار اور تسبیح وغیرہ میں مشغول رہے اور کوئی دنیاوی کام یا بات نہ کرے جب سورج نکل کر اچھی طرح بلند ہو جائے (تقریباً دس ،بارہ منٹ گزر جائیں) تو دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ایک حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ اشراق کی نماز کا وقت چوتھائی دن تک باقی رہتا ہے۔

مسئلہ : اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دنیاوی کام میں مشغول ہو جائے اور پھر طلوع شمس (سورج نکلنے) کے بعد نماز پڑھے تو یہ بھی درست ہے البتہ اتنا ثواب نہیں ملے گا۔جتنا پہلی صورت میں بیان ہوا ہے۔

نماز اشراق کا ثواب ایک حج اور عمرہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی

نماز باجماعت پڑھی۔ پھر وہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔ پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج و عمرہ کا پورا ثواب ملے گا۔ (ترمذی: ۱۰۹)

نماز چاشت

جب سورج خوب اونچا اور دھوپ تیز ہو جائے تقریباً ۹، ۱۰ بجے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں ان کو نماز چاشت کہتے ہیں۔ ان کی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔ اس نماز کا وقت نصف النہار سے پہلے تک رہتا ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت

حضرت ابودرداء سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعت نماز پڑھی غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس نے چار رکعات پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چھ رکعات پڑھیں وہ اس کے لئے (نفلی عبادت میں) کفایت کرے گی۔ اور جس نے آٹھ رکعات پڑھیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ اطاعت گذاروں میں لکھے گا، اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(مجمع الزوائد ۲: ۲۳۷ بحوالہ طبرانی)

نماز چاشت مقرر کرنے کی حکمت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں: دن کا پہلا وقت رزق کی تلاش کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت میں چاشت کی نماز مقرر کرنا یہ غفلت کے زہر کا تریاق ہے۔ اور یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بازار میں داخل ہونے والے کے لئے ذکر مقرر کیا ہے۔ تاکہ وہ غفلت کا شکار نہ ہو۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

نماز اوّابین

نماز مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد جو نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ان کا نام نماز اوابین ہے اس کی کم سے کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو مغرب کی دو سنتوں کو ملاکر ہی چھ رکعتیں پڑھ لے نماز اوّابین عشاء کی نماز کے وقت ہونے سے پہلے تک پڑھی جاسکتی ہے۔

نمازِ اوّابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور اس کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالی تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی :۸۹)

نماز تہجّد

نماز تہجّد سے مراد وہ نوافل ہیں جو رات میں بیدار ہونے کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کی تعداد کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔چار رکعات نصیب نہ ہوں تو تہجّد کی دو رکعت ہی پڑھ لی جائیں۔اگر رات کو بیدار ہونا ممکن نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد تہجد کے نوافل پڑھ لینے چاہئیں مگر ثواب کم ملے گا۔ تہجد کی نماز کا وقت صبح صادق ہونے تک باقی رہتا ہے۔فرض نمازوں کے بعد نوافل میں سے تہجد کی نماز افضل ہے اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور تجلیات نازل ہوتی ہیں۔ اور نماز تہجد صفاء خاطر دلجمعی اور سکون کا باعث بنتی ہے۔اور اس میں شہرت وریاکاری کا شائبہ بہت کم پایا جاتا ہے۔ نیز رات کا اٹھنا بہیمیت (حیوانی عادات) کو کمزور کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے اور اس سے قوّت ملکیّت (فرشتوں جیسے اخلاق) خوب پروان چڑھتی ہے۔جس خوش بخت مرد و عورت نے خلوت کی ان مبارک گھڑیوں کا مزہ چکھ لیا تو اس کا پورا دن اس

طرح بے قراری اور بے چینی میں گذرتا ہے۔

کب رات ہو کب ان سے ہوں خلوت میں پھر ہم
رہتی ہے دھن ہمیں یہی دن بھر لگی ہوئی

تہجد کی نماز کی فضلیت

حضرت بلالؓ اور ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ عادت اور طریقہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا اور بے شک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے گناہوں سے روکنے والا اور خطاؤں کا کفارہ اور بیماری کو بدن سے بھگانے اور دور کرنے والا ہے۔ (ترمذی :۵۱۰)

ایک اور روایت میں ہے:

اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَةٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَةٌ فِی الْاٰخِرَةِ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جگاؤ حجروں میں سونے والیوں کو (ازواج مطہرات مراد ہیں) بہت سی دنیا میں رنگارنگ فیشنی لباس پہننے والیاں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

(بخاری :۲۲)

ازواج مطہرات کو جگانے کا حکم کیوں دیا گیا ؟

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج کو جگانے کا حکم دیا کہ وہ آپ کے رشتہ زوجیت کی وجہ سے عمل کی طرف سے غفلت نہ برتیں اگرچہ یہ رشتہ بھی بہت بڑا شرف واعزاز ہے مگر اعمالِ صالحہ نہ ہونے کی صورت میں نافع نہ ہوگا آخرت میں یہ نہ دیکھا جائے گا۔ کہ کس کی بیٹی اور کس کی بیوی ہے وہاں تو عمل صالح کی قدر ہوگی۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلاَ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ لاَ يَتَسَآءَلُوْنَ — تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا۔

یعنی قیامت کی گھڑی میں ہر شخص اپنی فکر میں مشغول ہوگا اور کوئی نسبی تعلق کام نہ دے گا۔

دنیا میں ستر پوش اور آخرت میں برہنہ ہونے کا مفہوم

اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ عورتیں اس قدر باریک کپڑے پہنتی تھیں۔ جن سے بدن نہیں چھپتا تھا۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں تو بہت قیمتی اور نفیس لباس پہنتی تھیں مگر حسنات اخروی کے اعتبار سے برہنہ رہیں۔ ان کو چاہیے تھا کہ دنیا میں اسراف وفضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے کفایت شعاری سے کام لیتیں اور کچھ بچا کر صدقہ کرتیں لباس ظاہری سے اپنے آپ کو آراستہ رکھا مگر لباس باطنی (عمل) سے جو آخرت میں کام آنے والا ہے اس سے عاری رہیں۔

شوہر اور بیوی کے لئے حضور ﷺ کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالٰی اس مرد پر رحم فرمائے۔ جو رات کو (تہجد کے لئے) اٹھا اور اس نے تہجد کی نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا پھر اس نے بھی نماز پڑھ لی اگر شوہر کے جگانے پر اس نے انکار کیا۔ تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالٰی اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو (تہجد کے لئے) اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا اگر بیوی کے جگانے پر شوہر نے انکار کیا تو اس کے چہرہ پر پانی چھڑک دیا تاکہ نیند کا غلبہ دور ہو جائے اور بیدار ہو کر نماز پڑھ سکے۔ (ابوداود)

نماز تہجد کی وجہ سے نجات مل گئی

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں منقول ہے۔کہ ان کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا عبارات اڑ گئیں۔اشارات سب فنا ہوگئے اور ہم کو نفع نہیں دیا مگر ان چند رکعات نے جو ہم نے رات کے وسط میں ادا کی تھیں۔

نماز جمعہ

جمعۃ المبارک کا دن سیدّ الایام ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس دن میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے۔اس لئے کہ ارشاد نبوی ہے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ اس روز مجھ پر درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔
(ابو داود)

بعض خواتین بڑے شوق اور اہتمام کے ساتھ مساجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے پہنچتی ہیں۔لیکن شریعت محمدیہ نے خواتین پر نماز جمعہ کو فرض اور ضروری قرار نہیں دیا بلکہ عورتوں کے حق میں جمعۃ المبارک کے دن نماز ظہر پڑھنا زیادہ افضل اور بہتر ہے کیونکہ عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔اگر کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہوجائے گی یعنی ظہر کی نمازادا نہیں کرنی پڑے گی نماز جمعہ ادا کرنے کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پھر امام کی اقتداء میں دو فرض جمعہ پھر چار سنت مؤکدہ پھر دو سنت مؤکدہ آخر میں دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں۔

نماز تراویح

نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اس کی بیس رکعات ہیں جو کہ دو،دو کر کے پڑھی جاتی ہیں۔یہ نماز صرف رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز کے

بعد اور نماز وتر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نماز تراویح کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ترغیب دلاتے تھے قیام رمضان کے بارے میں بغیر اس کے کہ پختہ طریقہ سے حکم دیں پس آپ ﷺ فرماتے تھے، جس شخص نے رمضان میں قیام کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس سے ثواب طلب کرتے ہوئے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم ۱:۲۵۹)

نیت تراویح

نماز تراویح پڑھنے کی نیت اس طرح کرے میں نیت کرتی ہوں دو رکعت نماز تراویح کی جو رسول پاک اور آپ ﷺ کے صحابہ کی سنت ہے۔

ترویحہ : ہر چار تراویح کے بعد اتنی ہی مقدار بیٹھنے کو ترویحہ کہتے ہیں۔ اگر اتنا بیٹھنا مشکل ہو تو تھوڑا بیٹھنا بھی جائز ہے ترویحہ کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْحَيِّ الَّذِیْ لاَ يَمُوْتُ سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لاَاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

پاک ہے بادشاہی کا مالک پاک ہے عزت و عظمت قدرت بڑائی اور تسلط کا مالک پاک ہے بادشاہ زندہ جو کبھی نہیں مرے گا پاک اور تنزیہہ والا ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور جبرائیل کا پروردگار اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ کی آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔

نمازِ توبہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے وہ وضوء کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا۔ (ترمذی: ۴۴۷)

توبہ کی حقیقت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں: کہ اصل توبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہے گناہ کے سرزد ہونے کے بعد قبل اس کے کہ راسخ اور پختہ ہوجائے اس گناہ کا رنگ اس کے قلب میں توبہ گناہ کے لئے مکفّر ہے اور اس سے برائی کو زائل کرنے والی ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

ہر مشکل کے لئے نماز

کوئی خوف ناک حادثہ، مصیبت، زلزلہ، شدید آندھی بجلی گرے، ستارے ٹوٹیں، طوفان آجائے، بارش، ہیضہ کی وبا، طاعون وغیرہ کسی قسم کی بیماری عام پھیل جائے تو ایسے حالات میں نماز پڑھنی چاہیے۔ اور آنحضرت ﷺ کا بھی یہی عمل مبارک تھا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی غمزدہ واقعہ پیش آتا تھا تو آپ ﷺ نماز کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

﴿ نماز استخارہ ﴾

جب کسی اہم کام مثلاً منگنی، شادی سفر کاروبار وغیرہ کرنے کا ارادہ ہو مگر انجام کے اچھے یا برے ہونے کے متعلق تشویش ہو۔ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لے۔ اس مشورہ لینے کا نام استخارہ ہے۔ احادیث میں اس کی بہت اہمیت بتائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان

ہے۔کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بڑی کم نصیبی کی بات ہے۔ حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سب کاموں میں دعائے استخارہ اسی اہتمام سے سکھاتے تھے جس طرح آپ کو قرآن کی سورتیں سکھانے کا اہتمام تھا۔

استخارہ کرنے کا طریقہ

تازہ وضو کر کے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اور نیت اس طرح کرے کہ نیت کرتی ہوں دو رکعت نماز استخارہ کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ، میرا کعبہ شریف کی طرف "اللہ اکبر" نفل پڑھنے کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلاَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدِرْهُ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ۔

اے اللہ میں تیرے علم و قدرت کے ساتھ استخارہ کرتا ہوں۔اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں بیشک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔بیشک تو ہی غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات میرے لئے دین اور معاش اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔ تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور اس کو میرے لئے آسان کردے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔اور اگر تیرے علم میں یہ بات میرے لئے شر ہے۔ میرے دین، معاش اور انجام کے لحاظ سے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما۔ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کردے۔

جب ھٰذا الامر پر پہنچے جس پر لکیر کھینچی ہوئی ہے تو اس کام اور مقصد کا خیال کرے جس کے لئے استخارہ کررہی ہے۔اس کے بعد پاک و صاف بستر پر قبلہ کی طرف چہرہ کر کے

باوضو ہی سوجائے۔بیدار ہونے کے بعد جس بات کی طرف زیادہ رجحان اور خیال ہو اسی کو اختیار کرلے وہی بہتر ہے۔یہ استخارہ بضرورت سات دفعہ تک کیا جاسکتا ہے۔

نماز استخارہ مقرر کرنے کی حکمت

امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: کہ اہلِ جاہلیت کو جب کوئی حاجت پیش آتی تھی۔سفر یا خرید و فروخت یا نکاح وغیرہ کی۔تو تیروں سے قسمت معلوم کرتے تھے۔اور یہ محض اللہ تعالیٰ پر افتراء تھا کوئی تیر نکلتا جس پر لکھا ہوتا تھا۔(اَمَرَنِیْ رَبِّیْ) میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔اور کسی تیر پر ہوتا تھا (نَهَانِیَ رَبِّیْ) میرے رب نے مجھے منع کیا ہے۔

تو نبی کریم ﷺ نے ان باتوں سے منع کیا اور اس کے عوض آپ نے نماز استخارہ کا طریقہ بتلایا کیونکہ جب کسی انسان کو کوئی حاجت اور ضرورت پیش آتی ہے۔اور وہ چاہتا ہے کہ ربّ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا علم حاصل ہو اور چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی بھی بتلادے اور مجھ پر اس کو کھول دے۔پھر اللہ تعالیٰ کے دروازہ کو لازم پکڑتا ہے تو اس میں کچھ دیر نہیں لگتی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس راز کے فیضان کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔اور بڑا عظیم فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کی مراد سے خالی ہوتا ہے۔اور اس کی بہیمیت اس کی ملکیت کے سامنے فنا ہوتی ہے۔اور ہمہ تن اپنا رخ اور توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔اور اس طرح ہوجاتا ہے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے الہام کے منتظر ہوتے ہیں۔شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک استخارہ امور میں تریاق مجرب ہے مطلوب کی تحصیل کے لئے۔اور ملائکہ کے مشابہ ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کی دو رکعت مقرر فرمائی ہیں اور دعا سکھلائی ہے۔

نماز استخارہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ دعائے استخارہ کے اوّل وآخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

مسئلہ۔ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الکفرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا تردّد دور نہ ہو تو دوسرے دن تیسرے دن اسی طرح سات دن تک کرے ان شاء اللہ اس کام کی اچھائی یا برائی ضرور معلوم ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر حج کے لئے جانا ہو تو اس طرح استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی خاتون خود استخارہ نہ کرسکے تو کسی دوسرے سے کروانا جائز ہے، لیکن خود کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے صرف دعا پڑھ کر استخارہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نیک کام کرنے کے لئے استخارہ نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ۔ حرام اور برے کام چھوڑنے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا ویسے ہی فوراً چھوڑنا ضروری ہے۔

صلوۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح نفل نمازوں میں امتیازی شان رکھتی ہے۔اسی وجہ سے اس کے ادا کرنے کا انداز بھی باقی نوافل سے مختلف ہے اس کا نام شاید اس نسبت سے صلوۃ التسبیح رکھا گیا ہے کہ اس میں تسبیح بکثرت پڑھی جاتی ہے۔

صلوۃ التسبیح کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے عباسؓ اے میرے چچا کیا میں آپ کو ایک عطیہ دوں؟ کیا میں آپ کو بخشش کروں؟ کیا میں آپ کو بہت مفید چیز سے باخبر کروں؟ کیا میں آپ کو ایسی چیز دوں کہ جب آپ اس کو کرلیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ پہلے اور بعد والے اور نئے غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے۔ چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور ظاہراً کئے ہوئے سب معاف فرمادے۔ پھر فرمایا یہ نماز اگر ہر دن پڑھ سکو تو پڑھو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر ہر جمعہ میں پڑھو اگر ایسا بھی نہ کر سکو پھر سال میں ایک دفعہ پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھو۔

غموں اور مصیبتوں سے نجات: ابو عثمان حیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبتوں اور غموں کے دور کرنے کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔

جنت کون چاہتا ہے: حضرت عبدالعزیز بن ابی رواذؒ فرماتے تھے کہ جسے جنت درکار ہو اسے چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔

صلوٰۃ التسبیح کی نیت: نیت کرتی ہوں چار رکعت نماز نفل صلوٰۃ التسبیح کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف "اللہ اکبر"۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

چار رکعت کی نیت کرکے صلوٰاۃ لتسبیح شروع کرے ثناء اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ بار " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ "،

پڑھے۔ پھر رکوع میں جاکر ،،سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ،، کہنے کے بعد دس بار پھر رکوع سے اٹھ کر ،،رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ،، کہنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے دس بار پھر سجدہ میں جاکر ،،سُبْحَانَ رَبِّیَ الأَعْلٰی،، کہنے کے بعد دس بار پھر پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے دس بار پھر دوسرے سجدہ میں جاکر ،،سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی،، کہنے کے بعد دس بار پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے دس بار ,, سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،، پڑھے۔ پہلی رکعت پوری ہوگئی اب دوسری رکعت کے لئے کھڑی ہو اور اس کو بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کے لئے بیٹھ جائے تو پہلے دس بار ,, سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،، پڑھے اور بعد میں التحیات پڑھے نیز قعدہ اخیرہ میں بھی یہ تسبیح التحیات سے پہلے دس بار پڑھی جاتی ہے۔ چاروں رکعات کو اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعتوں میں تین سو بار تسبیح پوری ہو جائے۔ اگر تسبیح کے کلمات کے ساتھ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ملالے تو بہتر ہے اس سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اکثر عورتیں جمع ہو کر جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح جماعت کے ساتھ پڑھتی ہیں یہ بدعت ہے جماعت کے ساتھ اس نماز کو پڑھنا درست نہیں ہے۔
الگ الگ انفرادی صورت میں پڑھیں۔ عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی یہ نماز باجماعت پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ تسبیح پڑھ لی تو انشاء اللہ صلوٰۃ التسبیح کا ثواب مل جائے گا ورنہ یہ نماز نفل باقی نوافل کی طرح ہوگی صلوٰۃ التسبیح نہ رہے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھی گئیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیحات پڑھنی بھول گئی اور سجدہ میں یاد آئے تو پھر سجدہ میں بھولی ہوئی بھی دس پڑھ لے۔ ایسی صورت میں سجدہ میں بیس تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر صلوٰۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں اور قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ۔ اس نماز کے لئے کوئی سورۃ مقرر نہیں ہے جو بھی سورۃ چاہے پڑھ لے۔

مسئلہ۔ ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنے کیونکہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوں ان کو وہیں رکھے رکھے اسی جگہ دباتی رہے۔

مسئلہ۔ یہ نماز ہر وقت ہو سکتی ہے سوائے ان وقتوں کے جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

کسی خاص ضرورت کے پیش آنے پر جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب دی چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی کوئی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف ہو یا مخلوق میں کسی کی طرف تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء کرے۔ اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر ان کلمات کے ساتھ دعا کرے۔

لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لاَ تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلاَّ غَفَرْتَهٗ وَلاَ هَمًّا اِلاَّ فَرَّجْتَهٗ وَلاَ حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلاَّ قَضَیْتَهَا یَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (ترمذی: ۹۵)

اللہ تعالیٰ کے سواکوئی معبود نہیں، وہ حلیم بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وہ عرش عظیم کارب ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی باتیں مانگتا ہوں، اور تیری بخشش کی پختہ باتیں طلب کرتا ہوں، اور غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے، نہ چھوڑے میرے کسی گناہ کو مگر بخش دے اس کو اور نہ کسی اندیشہ کو مگر اس کو کھول دے اور نہ کسی حاجت کو جس میں تیری رضا مگر اس کو پوری کردے، یا ارحم الرحمین۔

مسافر کی نماز

مسافر کی تعریف: جب کوئی خاتون سفر کے ارادہ سے اڑتالیس یا اڑتالیس میل سے زیادہ دور کسی جگہ کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے تو اس کو شرعی نقطہ نظر سے مسافر کہا جاتا ہے۔

سفر میں فرض نماز پڑھنے کا حکم

اللہ جلّ جلالہ نے مسافر کی سہولت کی خاطر چار رکعت والی نماز فرض میں سے دو رکعت ساقط اور معاف فرمادی ہے اسی کا نام نمازِ قصر ہے۔لھٰذا مسافر خاتون سفر کی حالت میں نماز ظہر، عصر اور عشاء کی صرف دو رکعت پڑھے گی۔البتہ نماز فجر، مغرب اور وتر کی پوری رکعتیں پڑھے۔

سفر میں سنتوں اور نوافل پڑھنے کا حکم

اگر سفر جاری ہو تو سنتیں اور نوافل چھوڑدے اور اگر سفر جاری نہ ہو اور وقت بھی مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ سنتیں وغیرہ پڑھ لی جائیں نہ پڑھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ فجر کی سنتیں چھوڑنے کی اجازت نہیں اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ان کو سفر اور حضر میں ادافرماتے تھے۔

مسافر کی نماز اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون کسی بستی یا شہر میں پندرہ یا پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت اور ارادہ کرلے تو مقیم ہوجائے گی جس کی وجہ سے پوری نماز ادا کرنی پڑے گی اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مسافر ہی رہے گی اور قصر نماز پڑھے گی یعنی چار رکعت والی فرض نماز کی صرف دو رکعت پڑھے۔

مسئلہ۔ شادی کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگ گئی تو اس کا اصلی گھر سسرال بن جائے گا۔ جب یہ عورت سسرال سے اڑتالیس میل کا سفر کرکے اپنے میکے جائے اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو تو قصر نماز پڑھے اگر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پھر پوری نماز ادا کرے۔

مسئلہ۔ بیوی سفر میں اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفر اور اقامت میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر خاوند کی نیت اقامت کی ہوئی تو بیوی بھی مقیم ہوگی اگر شوہر کی نیت سفر کی ہوئی تو بیوی بھی مسافر ہوگی۔

مسئلہ۔ مسافر خاتون کا راستہ میں مختلف جگہ پر کہیں پانچ دن اور کہیں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے اور کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں تو یہ مسافر شمار ہوگی اور نماز قصر ادا

کرے گی۔

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون کسی شہر یا بستی میں گئی اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ کل یا پرسوں چلی جاؤں گی تو وہ عورت مسافر ہی رہے گی قصر کی نماز ادا کرے گی اگرچہ وہ اس طرح سالہا سال تک ٹھہری رہے۔

مسئلہ۔ ریلوے اسٹیشن، بس اڈہ اور ہوائی اڈہ اگر شہر کی آبادی میں ہوں تو وہاں پہنچ کر پوری نماز پڑھی جاتی ہے اور اگر آبادی سے باہر ہوں تو پھر قصر نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اپنے شہر کی حدود (میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن کی حدود) سے جب باہر نکل جائے تو پھر قصر نماز پڑھ سکتی ہے۔ اسی طرح سفر سے واپس آنے پر حدود شہر میں داخل ہونے سے مقیم ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی مسافر خاتون کی دوران سفر نماز ظہر، عصر اور عشاء میں سے کوئی نماز فوت ہو جاتی ہے پھر گھر پہنچ کر وہ قضاء پڑھتی ہے تو وہ صرف دو رکعت پڑھے گی۔

مسئلہ۔ فجر کی نماز یا مغرب یا وتر کی نماز حضر (گھر) میں فوت ہو گئی اس کی قضا سفر میں کرتی ہے یا سفر میں چھوٹ گئی اور اس کی قضا حضر میں کرتی ہے دونوں صورتوں میں فجر کی دو رکعت اور مغرب اور وتر کی تین رکعت قضاء پڑھے۔

مسئلہ۔ مسافر خاتون جب اپنے گھر واپس آجائے تو اقامت کی نیت کیے بغیر مقیم بن جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون نے بھول کر نماز قصر کی بجائے پوری چار رکعات پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھ لیا تھا اس صورت میں دو رکعتیں فرض کی ادا ہو جائیں گی اور دو رکعتیں نفل شمار ہوں گی اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی تھی تو چاروں رکعتیں نفل بن جائیں گی فرض نماز دوبارہ ادا کرنی پڑھے گی۔

عورتوں کے مخصوص اہم مسائل

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں اہل عرب اسلام سے پہلے حائضہ (حیض والی عورت) کے ساتھ نہایت نفرت وحقارت کا سلوک روا رکھتے تھے، ۔ حائضہ عورت کے ساتھ کھاتے، پیتے نہ ان کے ساتھ سکونت رکھتے تھے یہی وطیرہ یہود، مجوس کا بھی تھا۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ. فَاِذَاتَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

اے نبی لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو وہ ایک گندگی ہے پس عورتوں سے ان کے حیض کی حالت میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جس طرح اللہ نے تم کو حکم دیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ,,اذیٰ،، کا لفظ وارد ہے جس کے معنیٰ گندگی کے بھی ہیں اور تکلیف اور بیماری کے بھی ہیں حیض صرف ایک گندگی ہی نہیں بلکہ ایک تکلیف اور بیماری بھی ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق وہ ایسی حالت ہے جس میں عورت تندرستی کی نسبت بیماری سے قریب تر ہوتی ہے قرآن مجید اس قسم کے معاملات کو استعاروں اور کنایوں (اشاروں) میں بیان کرتا ہے اس لئے اس نے الگ رہو اور قریب نہ جاؤ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک فرش پر بیٹھنے یا ایک جگہ کھانا کھانے سے بھی احتراز کیا جائے اور اسے بالکل اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے جیسا کہ یہود وہنود اور مجوس وغیرہ قوموں کا دستور ہے، نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی جو تصریح فرمادی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں صرف فعل مباشرت ہی سے پرہیز

کرنا چاہیے ۔باقی تمام تعلقات بدستور برقرار رکھے جائیں۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہود اپنی حائضہ عورتوں سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کلام بھی نہ کرتے تھے نہ ان کی طرف نظر کرتے تھے اور نصاریٰ برعکس اس کے حالت حیض میں حد سے زیادہ اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ زبردستی ان سے وطی (جماع) کرتے تھے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے مسلمانوں کو افراط و تفریط سے روکا اور ایک معتدل حکم دے دیا ،یعنی حیض ایک ناپاکی گندگی اور اذیت ہے اس حالت میں اپنی عورتوں سے نفرت و کراہت کا مظاہرہ تو نہ کرو البتہ فعل جماع سے پرہیز کرو۔ اس پرہیز واجتناب میں بڑی طبی مصلحتیں بھی مضمر ہیں۔

حیض، نفاس اور استحاضہ کی وجہ سے طہارت، ناپاکی، اور حلال حرام کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ عورتوں کی جسمانی اور طبی صحت کا مدار بھی کافی حد تک انہی مسائل پر ہے۔ اس لئے مسلم خواتین پر انتہائی سنجیدگی سے نہ صرف ان کا سمجھنا فرض ہے ۔بلکہ ان کے مطابق عمل کرنا بھی فرض اور ضروری ہے۔ شرم وحیا کی آڑلے کر ان سے جاہل رہنا دینی اور دنیاوی نقصان کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں اس لئے کہ حیاء اور شرم ان کے لئے دینی مسائل سمجھنے میں مانع اور رکاوٹ نہیں بنتی ۔ (بخاری ۱:۴۴)

حیض

ہر تندرست بالغ عورت کے رحم سے ہر ماہ چند دن تک خون جاری ہوتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں ہر ماہ اس خون کے خارج ہونے سے عورت کی صحت پر خوش گوار اثر پڑتا ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہوجائے تو اس کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اور طرح طرح کے امراض کا شکار ہوجاتی ہے۔

مدت حیض: حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں اور زیادہ سے زیاد دس دن اور دس راتیں ہیں۔

﴿ حیض اور ضروری مسائل ﴾

مسئلہ۔ جب عورت کو حیض اور نفاس کا خون آتا ہے تو وہ شرعی حکم کی وجہ سے جنبی (ناپاک) ہو جاتی ہے۔ جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو پاک ہونے کے لئے غسل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ: غسل کے تین فرض ہیں: (۱) ایک بار اچھی طرح منہ بھر کر کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کرے (۲) ایک بار سانس کے ساتھ ناک میں پانی اتنا چڑھانا کہ ناک کے نرم حصہ تک پہنچ جائے۔ (۳) ایک بار سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

مسئلہ۔ جس عورت کو حیض آرہا ہو اس پر یہ سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) نماز پڑھنا (۲) روزہ رکھنا (۳) کعبہ شریف کا طواف کرنا (۴) قرآن پاک پڑھنا۔ (۵) قرآن پاک کو چھونا۔ (۶) مسجد میں جانا (۷) جماع کرنا۔

مسئلہ۔ مختلف عادت ہونے کی وجہ سے بعض عورتوں کو چار دن بعض کو پانچ دن اور بعض کو اس سے زیادہ دن حیض آتا ہے۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں میں عورت کی عادت کے جتنے دن ہوں ان میں خون خواہ سرخ، زرد، مٹیالہ یا خاکستری سیاہ یا کسی اور رنگ میں ہو سب حیض شمار ہوگا البتہ اگر رنگ بالکل سفید ہو تو اسے حیض شمار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں جتنی نمازیں چھوڑیں گئیں ان کی قضاء لازم اور ضروری نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں میں روزہ بھی ساقط اور معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی بعد میں قضاء لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ۔ حیض کے ایّام میں عورت سے صحبت اور مباشرت کرنا حرام ہے۔ البتہ خاوند کے ساتھ ایک بستر پر لیٹ سکتی ہے لیکن گھٹنے سے لے کر ناف تک ہاتھ لگانا یا اس حصّے کو برہنہ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک برتن میں کھا اور پی سکتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر عورت معلّمہ ہے تو بچوں کو تعلیم قرآن اس طرح دے کہ ایک ایک کلمہ پڑھائے اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے۔ پوری پوری آیتوں کو روانی کے ساتھ پڑھانا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر ایک عورت کی خاص عادت ہو اور اس کے مطابق حیض آتا ہو۔ مگر ایک مہینہ میں اس عادت کے خلاف خون آجائے۔ مثلاً پانچ دن کی عادت تھی اور ایک بار چھ یا سات دن تک ہوگیا، تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت بدل گئی ہے۔

مسئلہ۔ ایک عورت کو اوّل مرتبہ دو دن خون آکر بند ہوگیا پھر چھٹے دن خون آیا۔ درمیان میں چار دن پاک رہی تو اس عورت کے آٹھ دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو پاکی دو خونوں کے درمیان حیض کے دس دنوں کے اندر ہو تو وہ پاکی نہیں بلکہ حیض میں داخل ہے۔ خواہ یہ پاکی عادت والی عورت کو ہو یا بالکل ابتدائی عورت کو۔

مسئلہ۔ کسی عورت کو گذشتہ حیض کے بعد پندرہ دن گزرنے پر خون آیا اس نے سمجھا کہ یہ حیض ہے اور نمازیں نہ پڑھیں پھر خون تین دن تین رات پورا ہونے سے پہلے رک گیا اور پھر پندرہ بیس دن کچھ نہ آیا تو حیض سمجھ کر جو نمازیں چھوڑیں تھیں ان کی قضاء پڑھنی فرض ہے۔

مسئلہ۔ دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اگر حیض آنا بند ہو جائے اور مہینوں نہ آئے تو جتنے دن بھی خون نہ آئے تو پاک سمجھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے نماز کا وقت ہو جانے پر فرض نماز پڑھنی شروع کردی اور نماز کے درمیان حیض آگیا تو یہ نماز فاسد ہو گئی اور ایام حیض گزر جانے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے نماز کا وقت ہونے پر نماز پڑھنے میں دیر لگائی یہاں تک کہ وقت ختم ہونے کے قریب ہو گیا اس وقت حیض آگیا پھر بھی وہ نماز معاف ہو گئی۔

مسئلہ۔ اگر سنت یا نفل پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اس کی قضاء لازم ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے صرف اتنا وقت ہے کہ جلدی سے غسل کر کے صرف ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں پڑھ سکتی۔ اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو گی غسل کر کے "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کرے اگر نماز فجر ادا کرتے ہوئے سورج نکل آیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس کو سورج بلند ہونے کے بعد پھر سے پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس سے کم وقت ملا جس میں غسل اور تکبیر تحریمہ دونوں کی گنجائش نہ تھی تو اس وقت کی قضاء لازم نہیں۔

مسئلہ۔ اگر پورے دس دن دس رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت ہے کہ ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے۔ نہانے کی گنجائش بھی نہیں ہے تو اس صورت میں نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضاء پڑھنا لازم ہے۔

مسئلہ۔ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضاء رکھے فرض تھا تو قضاء فرض ہے اگر نفل تھا تو قضاء واجب ہے۔

مسئلہ۔ سوتے وقت پاک تھی سو کر اٹھی تو اثر حیض دیکھا تو اسی وقت سے حکم حیض دیا جائے گا۔ عشاء کی نماز اگر نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضاء فرض ہے۔

نفاس

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون رحم سے جاری ہوتا ہے۔اس کو نفاس کہتے ہیں۔

مدّتِ نفاس: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں ایک بار آنے کے بعد بھی بند ہو سکتا ہے لھذا نفاس کا خون جس دن بند ہو جائے اسی دن غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے چالیس دن پورے کرنا لازم نہیں۔اگر چالیس دن سے زائد خون آئے تو وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

نفاس اور ضروری مسائل

مسئلہ۔ جو سات چیزیں حیض والی عورت کے لئے حرام ہیں جن کا ذکر حیض کے مسائل میں ہو چکا ہے، وہ چیزیں نفاس والی عورت کے لئے بھی حرام ہیں۔

مسئلہ۔ نفاس کے دنوں میں جو نمازیں رہ گئیں ان کی قضاء ضروری نہیں اگر روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضاء ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا گیا مگر ایسی حالت میں رحم سے خون جاری ہوا تو اس خون پر خون نفاس کا حکم ہوگا۔ اگر خون رحم سے جاری نہ ہوا تو اس پر نفاس کا حکم نہ ہوگا نماز روزہ واجب الاداء ہوگا۔

مسئلہ۔ جڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اوّل بچہ کی ولادت سے معتبر ہے اگر دو بچوں کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو تو جڑواں سمجھے جائیں گے۔ اور چھ ماہ یا اس سے زائد فاصلہ ہو تو دو حمل کے ایّام قرار دیئے جائیں گے۔

مسئلہ۔ نفاس کے دنوں میں عورت کے لئے زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر

عورتوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ جب تک چلہ (چالیس دن) پورا نہ کرے اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھتیں ہیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتیں ہیں یہ جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت پر قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار۔ کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت اگر نماز کے وقت وضو کر کے ذکر الٰہی درود شریف وغیرہ پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے تاکہ نماز کی عادت رہے۔

استحاضہ

رحم کے اندر کسی باریک رگ کے پھٹ جانے سے جو خون جاری ہوتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون آیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ مباشرت حرام ہے

مسئلہ۔ استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ۔ اگر نفاس والی عورت کو چالیس سے زائد خون آئے تو وہ بھی استحاضہ شمار ہو گا۔

لیکوریا والی عورت کے لئے نماز کا حکم

لیکوریا کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ پڑھنا فرض اور ضروری ہے۔ اس مرض میں

خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے۔ جو کپڑا اس سے آلودہ ہو جائے اس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھو کر پاک کر لیا جائے۔ تو اس میں نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ لیکوریا کے پانی خارج ہونے سے غسل واجب اور ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ جن عورتوں کو ایام (ماہواری) سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدت ہو کہ پورے وقت کے اندر طہارت (پاکی) کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتی تو ان پر لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کریں۔اور نماز پڑھیں ان کے لئے ایک وضو کے ساتھ دو نمازیں پڑھنی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ اگر وضو کے بعد لیکوریا کا پانی خارج ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا جس کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر نماز کے اندر لیکوریا کا پانی خارج ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلاَّ بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

سید ممتاز احمد شاہ

۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

۸ نومبر ۲۰۰۰ء

نام کتاب مسلم خواتین کے لئے تحفہ نماز

مؤلف مولانا سید ممتاز احمد شاہ صاحب

پہلا ایڈیشن جنوری 2001 چھٹا ایڈیشن جنوری 2002

تعداد 1100

قیمت 60 روپے

کمپوزر انس پرنٹرز ۲۹۱ کامران بلاک

ناشر دار القلم ۹۳ علی بلاک، اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور

- مکتبہ سید احمد شہید ۱۰ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور
- مکی دار الکتب غزنی سٹریٹ یوسف مارکیٹ اردو بازار، لاہور
- مکتبہ مدنیہ ۷ اردو بازار، لاہور
- بیت العلوم نابھہ روڈ انار کلی، لاہور
- ادارۃ اسلامیات ۱۹۰ انار کلی، لاہور

انتساب

میں اس کاوش کو اپنے پیر و مرشد قطب عالم حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمۃ اللہ کے حقیقی نواسہ اور حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ کے جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی طرف جن کا تعلق نماز کے ساتھ قابلِ رشک تھا منسوب کرتا ہوں۔

﴿ تصدیق ﴾

از حضرت مولانا مفتی جمال احمد صاحب رئیس دارالافتاء دارالعلوم فیصل آباد
فاضل مظاہر العلوم سہارنپور انڈیا

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد نماز ایک ایسی عبادت ہے جس سے کوئی امت خالی نہیں رہی گو نماز کی کمیت وکیفیت میں اختلاف رہا ہو مگر فرض ہر امت پر تھی جتنی بھی عبادات ہیں ان کی ایک تو صورتیں ہیں 'اور ایک ان کے حقائق ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ صورتیں مقصود نہیں ہوتیں حقائق مقصود ہوتے ہیں ایمان ہے 'نماز ہے' زکوۃ' حج وغیرہ سب عبادات کی ادائیگی کے حقائق مطلوب ہوتے ہیں حضور ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے پوچھا۔ ﴿ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ حَقِیْقَةً فَمَا حَقِیْقَةُ قَوْلِکَ ﴾ حضرت معاذؓ نے فرمایا کہ میرے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ میرے دائیں بائیں مونڈھوں پر جو فرشتے میرے اعمال لکھ رہے ہیں ان کی قلموں کی لکھنے کی آواز سنتا ہوں اور جب میں ایک قدم اٹھاتا ہوں تو جنت نظر آتی ہے اور دوسرا قدم اٹھاتا ہوں تو دوزخ نظر آتی ہے حضور ﷺ نے فرمایا واقعی تمہارے اندر ایمان کی حقیقت آگئی ہے 'نماز کی حقیقت کے بارے میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ﴾۔ "نماز بے حیائی اور گناہوں سے روکتی ہے" ہمارے بزرگوں میں حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری صاحبؒ ایک دفعہ دیوبند سے مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں بارہ چودہ کوس کا سفر پیدل طے کر کے پہنچے حضرت گنگوہیؒ نے آمد کا مقصد پوچھا عرض کیا کہ میرے حق میں دعا کریں کہ میں نماز ٹھیک طریقے پر ادا کر سکوں میرا یہاں آنے کا اور کوئی مقصد نہیں ہے اس پر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ صاحب نے عجیب جملہ فرمایا کہنے لگے اگر نماز ٹھیک طریقے پر آگئی تو سب کچھ آگیا پھر باقی کیا رہ گیا؟ فرمایا یہی بات تو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے جس کام کی جڑ بنیاد صحیح ہوگئی اس کے سارے معاملات صحیح ہو گے اللہ کے ساتھ تعلق بھی درست ہو جائے گا اور دنیا کے سارے معاملات بھی ٹھیک ہو جائیں گے۔

حضور ﷺ کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے ﴿ کَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ بَادَرَ اِلَی الصَّلٰوةِ ﴾ "جب بھی کوئی پریشانی ہوئی۔ فوراً نماز کی طرف جلدی کرتے تھے"۔

میں نے کتاب "مسلم خواتین کیلئے تحفہ نماز" مرتبہ حضرت مولانا سید ممتاز احمد شاہ صاحب مدظلہ العالی اوّل سے آخر تک مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ نماز کے مسائل 'فضائل' حقائق اور اعمال کا مفصل بیان کیا گیا ہے' عورتوں کے علاوہ مردوں کیلئے بھی بہت مفید کتاب ہے اس کتاب کو اپنے پاس رکھنا اور اس کے مسائل وغیرہ پڑھنا انسان کو نماز کا گرویدہ بنائیگا جیسے کہ مقولہ ہے ﴿ الکتاب خیرُ رفیق فی الزّمان ﴾ آخر میں دعا ہے کہ خداوند قدوس اس کو مصنف اور تمام مسلمانوں کیلئے ہدایت کاذریعہ بنائے۔ (آمین)

ھذا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

جمال احمد مظاہری خادم الافتاء دارالعلوم فیصل اباد

٦ ذیقعدہ ١٤٢١ھ/٢٠٠٠ء/٢/١

فہرست

سلطان القلم حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

خلیفہ مجاز حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔
اور دینی جناب ممتاز احمد شاہ صاحب زید مجدہٗ نے
ایک رسالہ "تحفۂ نماز" کے نام سے لکھا ہے۔
جس میں نہایت مستند مضامین کا التزام
کیا ہے۔ اکابر امت حضرت امام غزالی، حضرت
امام شاہ ولی اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز اور
حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی رحمہم اللہ کے افادات
پیش کیے ہیں۔ پیرایۂ بیان نہایت عمدہ
اور پُر تاثیر ہے۔ مؤلف موصوف نے راقم کو
مسودہ خود پڑھ کر (مجلس میں) سنایا تو اس کی
اثر انگیزی ظاہر و باہر تھی۔ اس رسالے کی
خصوصیات ملاحظہ فرمائیے:۔

۱۔ نماز پڑھنے کا مفصل اور مکمل طریقہ
۲۔ ضروری دینی مسائل
۳۔ ظاہری اور باطنی حقیقت
۴۔ اسرار اور حکمتیں
۵۔ طبی اور جسمانی فوائد
۶۔ سائنسی توجیہات
۷۔ عورتوں کے ضروری مسائل

الغرض "تحفۂ نماز" اپنے موضوع پر
ایک منفرد رسالہ ہے
دینی مدارس کے لیے بے حد مفید ہے
وفاق المدارس العربیہ سے داخلِ نصاب کرنے
کی خصوصی التماس ہے۔
طلبا اور طالبات کے علاوہ سبھی
کے لیے نافع ہے۔ اہلِ مدرسہ اور سکول
والے دونوں توجہ فرمائیں۔ (اور نصاب میں داخل کریں)
اللہ تعالیٰ مؤلف عزیز کی سعی مشکور
فرمائے۔

احقر نفیس الحسینی
کریم پارک - لاہور

۳ [illegible]
۱۴۲۳ھ

تقریظ

از ڈاکٹر محمود الحسن عارف

(صدر شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو نہ تو محلات بنانے کے لئے پیدا کیا اور نہ ہی دینوی سازو سامان جمع کرنے کے لئے اس نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْن ط — اور میں نے جنوں اور انسانوں کو (صرف) اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

عبادت کا لفظ عبودیت سے بنا ہے جس کا اردو ترجمہ بندگی سے کیا جاتا ہے ،یوں تو تمام انسانی زندگی ہی بندگی کی مظہر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے بندگی کے اظہار واعلان کے لئے مختلف اعمال اور وظائف کی تعلیم دی ہے ،جن میں سے سب سے اہم نماز ہے ،نماز اللہ تعالیٰ کی عظمت و رفعت اور بندہ کی عاجزی واخلاص کے اظہار کا سب سے عمدہ ذریعہ ہے، جسے یہ طریقہ آگیا اس نے اپنی تخلیق کے مقصد کو پورا کردیا، اور یوں اس کائنات کی وہ بنیادی کلید حاصل کرلیں ، جس کے ذریعے وہ کامیابی کے ساتھ اگلی زندگی کی طرف بڑھ سکے گا، اور جس نے اس عمل کو ضائع کردیا، اس نے نہ صرف اپنا مقصد تخلیق پورا نہیں کیا بلکہ اس سے "کلید زندگی" بھی ہاتھ سے گنوادی، جس کے نتیجے میں وہ ایک خطرناک اور الم ناک انجام سے دوچار ہوگا۔

کسی عمل کو انجام دینے سے قبل، اس کے بارے میں جاننا ضروری ہو تا ہے اس لئے کہ علم کے بغیر عمل یا تو ناقص ہو تا ہے ،یا غلط اس لئے علم عمل سے مقدم ہے،

نماز جب زندگی کا اہم ترین عمل قرار پایا، جس کے کرنے کا حکم ،قرآن مجید میں سینکڑوں بار آیا ہے، تو اس کے سیکھنے کا مسئلہ بھی اتنا ہی زیادہ اہم ہوگا اس لئے وہ لوگ مبارک باد کے

مستحق ہیں، جو عوام کو یہ ضرورت پوری کرتے ہیں۔

اس کتاب کے مؤلف سید ممتاز احمد شاہ بھی ایسے ہی علماء میں سے ہیں، جنھوں نے تحفۃ نماز کے عنوان سے نماز کے عنوان پر ایک عمدہ کتاب مرتب کی ہے، البتہ ان کی کاوش اس لئے بھی زیادہ قابل قدر ہے کہ انہوں نے ایک نئے اور اچھوتے عنوان کا انتخاب کیا ہے جو عورتوں کے مسائل سے متعلق ہے۔ نماز کے متعلق ایسی کتابیں ان گنت ہیں جن میں نماز کے احکام پر عمومی طور پر بحث کی گئی ہے، خود خاکسار کو بھی ایک اپنی ھی کتاب (نماز حبیب ﷺ) مرتب کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے لیکن ایسی عمومی کتاب میں خواتین کے لئے جو ملک کی ۵۱ فیصد کی تعداد میں ہیں، مسائل پر کھل کر بحث نہیں ہوسکتی، ہوتی بھی ہے تو سرسری سی اور عمومی نوعیت کی۔ اس لئے ایسی کتابوں کی خصوصی طور پر بہت احتیاج ہے، جو خاص طور پر، خواتین کے احکام و مسائل کو سامنے رکھ کر لکھی اور مرتب کی گئی ہوں، سید ممتاز احمد شاہ صاحب نے اسی راستے کا انتخاب کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب میں نماز پڑھنے کے مفصل اور مکمل طریقے، ضروری فقہی مسائل، احکام کے اسرار و مصالح، حکمتیں، سائنسی توجیہات اور عورتوں کے مخصوص مسائل پر بحث کی ہے، اور ہر عنوان پر لکھنے کا حق ادا کیا ہے۔

مصنف کی اگر چہ یہ پہلی علمی کاوش ہے لیکن چونکہ وہ ایک دینی مدرسہ میں خواتین کو پڑھانے کا کئی برس کا تجربہ رکھتے ہیں، اس لئے انہیں اپنے موضوع پر مضبوط گرفت کے علاوہ اپنی مخاطبین کے احکام و مسائل کا بھی گہرا ادراک ہے، غالباً اسی لئے ان کے بیان پر، علمی انداز غالب ہے۔

مجموعی طور پر کتاب بے حد مفید ہے اور ہر گھر کی بنیادی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبولیت اور نفع عام کا ذریعہ بنائیں، آمین۔

ڈاکٹر محمود الحسن عارف

دارالفرقان، گلشن راوی،

لاہور ۷ ارمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

عرضِ مؤلف

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لا نبی بعده امّا بعدُ

ہر انسان پر اپنے پروردگار کو راضی کرنا فرض ہے جس نے عدم سے وجود بخشا اور بے شمار نعمتوں سے مالامال کیا اس رحیم وکریم ذات کو خوش کرنے کا سب سے آسان اور قوی ذریعہ نماز ہے۔ جس کا ایمان کے ساتھ اس قدر گہرا تعلق ہے کہ قرآن حکیم میں ایمان کا اطلاق نماز پر کیا گیا ہے۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا

مفسرین کے نزدیک اس آیت شریفہ میں لفظ ایمان کا مصداق نماز ہے اسی وجہ سے نماز کو باقی تمام عبادات پر فوقیت حاصل ہے۔ نماز ذکر الٰہی کی سب سے عمدہ صورت ہے اور اللہ جل شانہ کا ذکر ہی حقیقی اور اصلی حیات ہے۔ کسی نے بہت خوب کہا۔

اللہ اللہ ہے تو گویا جان ہے۔
ورنہ یارو جان بھی بے جان ہے

دوران مطالعہ نماز کی حقیقت اور عظمت واہمیت کے متعلق کچھ عبارات گزریں جن کی افادیت کے پیش نظر ارادہ ہوا کہ ان کو ایک جگہ جمع کردیا جائے۔ پھر علامہ ابن الجوزیؒ کا یہ مقولہ پڑھ کر ارادہ پختہ ہوگیا۔ کہ ,,اچھی کتاب کی تالیف نیک اولاد کی طرح صدقہ جاریہ بنتی ہے،، چنانچہ توفیق خداوندی سے تالیف کا کام شروع کردیا جس کے نتیجے میں ,,مسلم خواتین کے لئے تحفہ نماز،، کی صورت میں کتاب ھذا اپنی نمایاں خصوصیات کے ساتھ منصئہ شہود پر آچکی ہے جس میں نماز کی تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاکہ شعوری طور پر بھی نماز کی عظمت واہمیت پر آگاہی ہو چونکہ سائنسی ترقی حیران کن مراحل طے کرتے ہوئے اپنے عروج کی طرف رواں دواں ہے۔ ایسے حالات میں سائنسی توجیہات کا تذکرہ کوئی عجب بات نہیں بلکہ مغرب کے علوم سے متاثر طبقہ کے اطمینان کے لئے ان کا بیان

کرنا دورِ حاضر کا ایک اہم تقاضا تھا۔ اسی لئے تالیف ھذا میں ارکانِ نماز کی سائنسی توجیہات کے ذکر کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

پہلی صلیبی جنگیں جو دو صدیوں تک جاری رہیں ان میں اسلام کی بیخ کنی کرنے میں ناکامی کے بعد عیسائیوں نے مسلمانوں کو کمزور کرنے کے لئے بڑے بڑے منصوبے تیار کئے ان میں سے چند یہ تھے (۱) قرآن کریم کو ختم اور نیست ونابود کرنا اس لئے کہ عیسائیت یہ سمجھتی ہے کہ قرآن ہی مسلمانوں کی قوت وثقافت کی طرف لوٹنے کا اساسی مرکز ہے۔
(۲) مسلمانوں سے اسلامی فکر کا خاتمہ کرنا۔ اور خدا سے ان کے تعلق کو منقطع کرنا
(۳) مسلمانوں کی وحدت کو ختم کرنا تاکہ مسلمان کمزور وذلیل اور بے سہارا ہو جائیں
(۴) مسلمان عورتوں کو بگاڑنا جس کا طریقہ یہ ہو کہ عورتوں کی آزادی کے نام پر جو جماعتیں کام کریں ان کی خوب تائید کی جائے اور عورت کو مرد کے مساوی قرار دیا جائے۔ اسلامی نظام کے کئی بیویوں کے رکھنے اور طلاق دینے کی اجازت کی مخالفت کی جائے اور ان سب کا مقصد شبہات کا پیدا کرنا اور یہ بتلانا ہو کہ اسلامی شریعت اس دور کے لئے لائق عمل نہیں اور زندگی کے ساتھ چلنے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور اس میں طرح طرح کے شبہات پیدا کئے جائیں اس آخری منصوبے میں ان کو کس قدر کامیابی حاصل ہو چکی ہے اس کا فیصلہ مسلمان خواتین پر چھوڑتا ہوں دانشور تعلیم یافتہ خواتین پر لازم ہے کہ وہ اس منصوبہ کو ناکام بناتے ہوئے پہلے خود نماز کے ذریعے اپنی تربیت کریں پھر اپنی اولاد کو تربیت یافتہ بنا کر ملت کی تعمیر و تشکیل میں اپنا اہم کردار ادا کریں اس کے بعد ہی قوم و ملک کی تقدیر بدلنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خواتین کو نمود و نمائش اور مغربی تہذیب میں پھنسا کر یہ باور کرادیا گیا ہے کہ عورت صرف تفریح کی چیز ہے اس طرح عورت کے مقام اور کردار کو پامال کیا گیا ہے۔ مسلم خواتین پر لازم ہے۔ کہ وہ اپنا مقام اور کردار سمجھنے کے لئے فرعون کی بیوی حضرت آسیہؓ کا قصہ یاد رکھیں۔ جب فرعون کو یقین ہوگیا کہ آسیہؓ حق تعالیٰ پر ایمان لے آئی ہے۔ تو اس نے ان کے چومیخا کرنے کا حکم دیا چنانچہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں لوہے کی میخیں تھونک دیں اور چابکوں سے ان کو تکلیف پہنچانے لگا۔ حضرت آسیہ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو دیکھا کہ جنّت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں

اور فرشتے اس میں ایک محل تعمیر کر رہے اور ان کے پاس ملک الموت آئے تاکہ انکی روح قبض کریں تو فرمایا اے آسیہؓ یہ محل تمہارے ہی لئے ہے تو وہ ہنس دیں اور فرعون کی سزا کی سب تکلیف جاتی رہی۔ اور عرض کیا اے میرے پروردگار میرے لئے جنت میں اپنے قریب محل تیار فرما۔ قرآن کریم اس ایمان افروز قصہ کو ان الفاظ کے ساتھ بیان کرتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ م قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور اللہ تعالیٰ ایمان داروں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کرتا ہے۔ جب اس نے کہا اے میرے رب میرے لئے جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات دے۔ اور مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔

آخر میں محترم برادرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالقادر خاں صاحب کا بہت مشکور اور ممنون ہوں کہ انہوں نے کتاب کے مسودہ کو پڑھا اور اپنے مفید مشوروں سے راہنمائی فرماتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اے اللہ اس کتاب کو مسلم خواتین کی اصلاح کا ذریعہ بنا اور ان کی ظاہری وباطنی حالت کو بدل دے۔ جیسے کہ تو نے حضرت آسیہؓ کی حالت کو بدل دیا تھا۔ اور اس کتاب کو مقبولیت عامہ نصیب فرما اور راقم الحروف کے لئے اس تحفہ نماز کو توشۂ آخرت بنا۔ آمین ثمّ آمین

وما توفیقی الاّ باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

ممتاز احمد شاہ
مدرس الجامعة المفتوحة للمسلمات
اعوان ٹاؤن ملتان روڈ، لاہور،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز کی حقیقت

نماز تمام عبادات میں سے اہم ترین عبادت ہے اس لئے بنیادی بات یہ ہے کہ پہلے اس کی حقیقت کو جانا جائے، ہر دور میں اولیاء کرام اور علماء دین اس سلسلے میں رہنمائی فرماتے رہے ہیں نماز کی حقیقت اور عظمت کو سمجھنے کے لئے حکیم الاسلام امام شاہ ولی اللہؒ اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کی کچھ عبارات کا ذکر کرنا نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے چنانچہ امام شاہ ولی اللہؒ ,,حجۃ اللہ البالغہ،، میں لکھتے ہیں :

,, نماز اپنی عظمتِ شان اور مقتضائے عقل و فطرت ہونے کے لحاظ سے تمام عبادات میں خاص امتیاز رکھتی ہے اور خدا شناس و خدا پرست انسانوں میں سب سے زیادہ معروف و مشہور اور نفس کے تزکیہ اور تربیت کے لئے زیادہ نفع مند ہے اسی لئے شریعت نے اس کی فضیلت، اس کے اوقات کی تعیین و تحدید، اور اس کے شرائط وارکان اور آداب و نوافل اور اس کی رخصتوں کے بیان کا وہ اہتمام کیا ہے جو عبادات و طاعات کی کسی دوسری قسم کے لئے نہیں کیا اور انہی خصوصیات اور امتیازات کی وجہ سے نماز کو دین کا عظیم ترین شعار اور امتیازی نشان قرار دیا گیا ہے،،

دوسرے مقام پر نماز کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نماز کے اصل عناصر تین ہیں :

- پہلا یہ کہ قلب اللہ تعالیٰ کی لا انتہاء عظمت و جلال کے دھیان سے سرافگندہ ہو۔
- دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی عاجزی و سرافگندگی کو بہتر سے بہتر الفاظ میں اپنی زبان سے ادا کرے۔
- تیسرا یہ کہ باقی تمام ظاہری اعضاء کو بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اپنی ظاہری عاجزی و بندگی کی شہادت کے لئے استعمال کرے۔

نماز کی نمایاں خصوصیات اور تاثیرات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

☆ پہلی یہ کہ نماز اہلِ ایمان کی معراج ہے اور آخرت میں تجلیات الٰہی کے جو نظارے اہل ایمان کو نصیب ہونے والے ہیں ان کی استعداد اور صلاحیت پیدا کرنے کا وہ خاص ذریعہ ہے۔

☆ دوسری یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت و رحمت کے حصول کا وسیلہ ہے .

☆ تیسری یہ کہ نماز کی حقیقت جب کسی بندہ کو حاصل ہو جاتی ہے اور اس کی روح پر نماز کی کیفیت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ بندہ نور الٰہی کی موجوں میں ڈوب کر گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے کہ کوئی میلی کچیلی چیز دریا کی موجوں میں دھل کر پاک صاف ہو جاتی ہے یا جیسے لوہا آگ کی بھٹی میں رکھ کر صاف کیا جاتا ہے۔

☆ چوتھی یہ کہ نماز جب حضورِ قلب اور صادق نیت کے ساتھ پڑھی جائے تو غفلت اور برے خیالات ووساوس کے ازالہ کی وہ بہترین اور بے مثل دوا ہے۔

☆ پانچویں یہ کہ نماز کو جب پوری امت مسلمہ کے لئے ایک معروف و مقرر رسم اور عمومی وظیفہ بنادیا گیا تو اس کی وجہ سے کفرو شرک اور فسق و ضلال کی بہت سی تباہ کن رسوم سے حفاظت کا فائدہ بھی حاصل ہو گیا اور مسلمانوں کا وہ ایک ایسا امتیازی شعار اور دینی نشان بن گیا جس سے کافر اور مسلمان کو پہچانا جا سکتا ہے۔

☆ چھٹی یہ کہ طبیعت کو عقل کی رہنمائی کا پابند اور اس کا تابعِ فرمان بنانے کی مشق کا بہترین ذریعہ ہی نماز کا نظام ہے۔

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ نماز کی حقیقت کو ان الفاظ کے ساتھ واضح فرماتے ہیں :

" جاننا چاہیے کہ جاندار مخلوق کی طرح حق تعالیٰ نے نماز کو بھی ایک صورت اور روح مرحمت فرمائی ہے چنانچہ نماز کی روح تو نیت اور حضور قلب ہے اور قیام و سجود نماز کا بدن ہے، رکوع و سجود نماز کا سر اور ہاتھ پاؤں ہیں اور جس قدر اذکار و تسبیحات نماز میں ہیں،

وہ نماز کے آنکھ کان وغیرہ ہیں اور اذکار و تسبیحات کے معنی کو سمجھنا گویا آنکھ کی بینائی اور کانوں کی قوت سماعت وغیرہ ہے، اور نماز کے تمام ارکان کو اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنا نماز کا حسن یعنی بدن کا سڈول اور رنگ و روغن کا درست ہونا ہے۔

الغرض اس طرح پر نماز کے اجزاء اور ارکان کو بحضور قلب پورا کرنے سے نماز کی ایک حسین و جمیل اور پیاری صورت پیدا ہو جاتی ہے اور نماز میں جو تقرب نمازی کو حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے اس کی مثال ایسی سمجھو جیسے کوئی خدمت گار اپنے بادشاہ کی خدمت میں کوئی خوبصورت کنیز ہدیۂ پیش کرے اور اس وقت اس کو بادشاہ سے تقرب حاصل ہو، پس اگر تمہاری نماز میں خلوص نہیں ہے تو گویا مردہ اور بے جان کنیز بادشاہ کی نذر کررہے ہو اور ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی گستاخی و بے باکی ہے کہ ایسا گستاخ شخص اگر قتل کردیا جائے تو عجب نہیں اور اگر نماز میں رکوع و سجدہ نہیں ہے تو گویا لنگڑی لولی اور اپاہج لونڈی نذر کرتے ہو اور اگر ذکر و تسبیح اس میں نہیں ہے تو گویا لونڈی کے آنکھ کان نہیں ہیں اور اگر سب کچھ موجود ہے مگر ذکر و تسبیح کے معنی نہیں سمجھے اور نہ دل متوجہ ہوا تو ایسا ہے جیسا کہ کنیز کے اعضاء تو سب موجود ہیں لیکن ان میں حس و حرکت بالکل نہیں یعنی حلقہ چشم موجود ہے مگر بینائی نہیں ہے اور کان موجود ہیں مگر بہری ہے کہ سنائی نہیں دیتا ہاتھ پاؤں ہیں مگر شل اور بے حس ہیں اب تم خود سمجھ سکتے ہو کہ اندھی بہری کنیز شاہی نذرانہ میں قبول ہوسکتی ہے یا نہیں؟۔ (تبلیغ دین)

سیّد سلیمان ندویؒ کی تحریر بھی اس بارے میں بہت دلچسپ قابل دید اور قابل داد ہے ،وہ فرماتے ہیں۔ نماز کیا ہے؟ مخلوق کا اپنے دل زبان اور ہاتھ پاؤں سے اپنے خالق کے سامنے بندگی اور عبودیّت کا اظہار، اس رحمٰن ورحیم کی یاد اور اس کے بے انتہاء احسانات کا شکریہ، نماز حسن ازل کی حمد و ثناء اور اس کی یکتائی اور بڑائی کا اقرار، نماز اپنے محبوب سے مہجور روح کا خطاب ہے اور اپنے آقا کے حضور میں جسم و جان کی بندگی ہے، نماز ہمارے اندرونی احساسات کا عرض و نیاز ہے اور ہمارے دل کے ساز کا فطری ترانہ ہے نماز خالق و مخلوق کے درمیان تعلق کی گرہ اور وابستگی کا شیرازہ ہے نماز بے قرار روح کی تسکین، مضطرب

قلب کی تشفی اور مایوس دِل کی آس ہے نماز فطرت کی آواز ہے نماز حساس واثر پذیر طبیعت کی اندرونی پکار ہے۔ نماز زندگی کا حاصل اور ھستی کا خلاصہ ہے۔

نماز کی عظمت اور اہمیّت

نماز ایمان والوں کی معراج اور اللہ تعالٰی کی محبت و رحمت کے حاصل کرنے کا بڑا آسان ذریعہ ہے اس لئے اس کی اہمیت سے واقف ہونا بہت ضروری ہے تاکہ اسے ہمیشہ اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔

انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے

تمام مخلوقات میں سے انسان افضل واشرف بنایا گیا ہے اور پوری کائنات اس کے نفع کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس کی زندگی کا مقصد اور خلاصہ عبادت الٰہی ہے ارشادِ باری تعالٰی ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلاَّ لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریٰت پ۲۷)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

دوسرے مقام پر مقصد حیات یہ بتایا گیا ہے :

وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّي جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً (البقرہ پ۱)

جس وقت تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔

ان دونوں آیات کے مفہوم کو ملانے سے ثابت ہوا کہ انسانی زندگی کا جوہر خلافت و عبادت ہے۔

عبادت کا مفہوم

سب سے پہلے عبادت کا مفہوم معلوم ہونا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالٰی کی لا انتہاء

تعظیم و محبت کی وجہ سے اس کے سامنے اپنی انتہائی عاجزی، ذلت، پستی اطاعت، فرمانبرداری کو ظاہر کرے، غلام کو آقا کا قرب اس وقت نصیب ہوا کرتا ہے جب وہ آقا کے سامنے عجز و نیاز مندی سے پیش آتا ہے انسان کی عزت وبلندی کا راز اس میں پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ وہ اپنے حقیقی آقا و مولیٰ کے حضور جھک جائے۔

پستی سے سربلند ہو اور سرکشی سے پست
اس راہ کے عجیب نشیب و فراز ہیں

عبادت کا کامل مفہوم صرف نماز میں پایا جاتا ہے

عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل شانہ کے سامنے اپنی ذلت و پستی کا اظہار کیا جائے اور یہ صرف نماز ہی میں پایا جاتا ہے اس طرح کہ سب سے پہلے نمازی دربارِ شاہی میں فرمانبرداروں کی طرح ہاتھ باندھ کر گردن جھکائے کھڑا ہو جاتا ہے......پھر کچھ دیر کے بعد رکوع میں اپنی پیٹھ کو پست کر کے چوپائیوں جیسی حالت اختیار کرلیتا ہے پھر سجدہ میں جاکر اپنی محبوب پیشانی اور چہرہ خدا کے حضور میں خاک آلودہ کرتا ہے اور یہ عبودیت اور تذلل کی آخری حد ہے جو کہ خدا کے قرب کی سب سے آخری شکل ہے اور خدا کو سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

لذت سجدہ ہائے شوق نہ پوچھ
ھائے وہ اتصال راز و نیاز

باقی عبادات میں عبادت کا اتنا کامل مفہوم نہیں پایا جاتا

نماز کے علاوہ اور بہت سے نیک کام جیسے روزہ، زکوۃ، حج، وغیرہ عبادات ہیں لیکن یہ عبادت کے کامل مفہوم سے خالی ہیں مثلاً زکوۃ اداکرنا ایک اہم عبادت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی یتیموں، مساکین اور محتاجوں کو مال دے کر ان کی ضرورت پوری کرے اور مال خرچ کرنے میں کوئی ذلت والی بات نہیں بلکہ یہ تو بڑی عزت والا کام ہے اللہ تعالیٰ نے زکوۃ

کے ادا کرنے کا حکم دیا ہے تعمیل حکم کی وجہ سے زکوۃ عبادت بن گئی اسی طرح روزہ بھی عبادت ہے مگر اس میں ذلت کے معنی نہیں پائے جاتے کیونکہ روزہ کی حالت میں روزہ دار کھانا پینا وغیرہ چھوڑ دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس لئے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بھی کھانے پینے سے پاک و منزہ ہے اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے عزت کامقام اور کیا ہو سکتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت میں رنگا جائے بس روزہ صرف اس لئے عبادت ہے کہ روزہ رکھ کر اللہ تعالیٰ کا حکم مانا گیا۔

کامل عبادت صرف نماز ہی ہے

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عبادت کا مفہوم صرف نماز ہی میں موجود ہے تو اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پھر عبادت صرف نماز ہی ہے باقی اعمال مجاز اور درجہ ثانی میں عبادت کہلاتے ہیں۔

عبادت کی اقسام

امام غزالیؒ نے اپنی کتاب "اربعین،، میں عبادت کی دس قسمیں لکھی ہیں

(۱) نماز (۲) زکوۃ (۳) روزہ (۴) حج (۵) تلاوت قرآن (۶) ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنا (۷) حلال روزی کے لئے کوشش کرنا (۸) پڑوسی اور ساتھی کے حقوق ادا کرنا (۹) لوگوں کو نیک کاموں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے روکنا (۱۰) رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا۔

عبادت کے تین درجات

پہلا درجہ یہ ہے کہ عبادت ثواب حاصل کرنے اور عذاب سے ڈر کر اس سے بچنے کے لئے

کی جائے، لوگوں میں یہ درجہ مشہور ہے۔
دوسرا درجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غلامی کا شرف اور عبدیت کا خلعت حاصل کرنے کے لئے عبادت کی جائے بعض صوفیہ نے اس کا نام عبودیت رکھا ہے۔
تیسرا درجہ یہ ہے کہ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے حکم اور اجلال و ہیبت و حیا ومحبت کی وجہ سے کی جائے بعض صوفیہ نے اس کا نام عبودیت رکھا ہے یہ آخری درجہ سب سے بلند ہے۔

نماز ساری کائنات پر لازم کی گئی ہے

حقیقی عبادت نماز ہی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق کو صرف نماز ہی کا پابند بنایا ہے۔ ارشاد ربانی ہے
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَه' وَتَسْبِيْحَه' ہر ایک نے اپنی نماز اور تسبیح کو جان لیا ہے،
لیکن یہ دوسری بات ہے کہ سب کی نماز ایک جیسی نہیں بلکہ جدا جدا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: کہ نماز کی صورت ہر چیز کی پیدائشی ہیئت کے مناسب حال رکھی گئی تاکہ اس کی نماز اس کی پیدائشی ہیئت سے خود بخود ادا ہوتی رہے۔ مثلاً
درختوں کی نماز: صرف قیام ہے اور وہ ہر وقت قیام کی حالت میں حکم الٰہی کے سامنے سامنے سیدھے کھڑے ہوئے اپنی نیاز مندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔
چوپائیوں کی نماز: صرف رکوع ہے اور وہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے رکوع کی حالت میں جھکے ہوئے ہیں جس سے وہ کبھی انحراف نہیں کر سکتے۔
حشرات الارض کی نماز: بصورت سجدہ ہے کہ وہ ہر وقت دربار شاہی میں سربسجود اور سرنگوں رہتے ہیں اور یہی ان کا وظیفہ نماز ہے۔
پہاڑوں کی نماز: صرف قعود (دوزانو بیٹھنا) ہے کہ یہ ہر وقت زمین پر دوزانو جمے ہوئے بیٹھے ہیں اور اپنا پورا وقت التحیات میں گزارتے ہیں۔

پرندوں کی نماز: انتقال ہے کہ وہ نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے منتقل ہوتے رہتے ہیں جس طرح نمازی قیام سے قعود اور قعود سے قیام کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے پرندے، اُڑتے پھرتے اپنی نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

سورج اور چاند کی نماز: دوران اور گردش ہے کہ ایک نقطہ سے گھوم کر پھر اسی نقطہ کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

زمین کی نماز: سکون ہے کہ وہ ہر وقت ساکت وصامت ہوکر اپنے مرکز پر جمی رہتی ہے اور یہ جمود و سکون اس کی قدرتی نماز ہے۔

جنّت و جہنّم کی نماز: سوال ہے، کہ اے اللہ ہمیں بھر دے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت اور دوزخ دونوں نے اللہ تعالیٰ سے یہی سوال کیا کہ قیامت کے دن ہمیں بھر دیا جائے اس عرض و نیاز کی بنا پر یہ دونوں بھر دی جائیں گی۔

فرشتوں کی نماز: صف بندی ہے، کہ وہ قطار در قطار جمع ہوکر یاد الٰہی میں مصروف رہتے ہیں پھر فرشتوں کے مختلف گروہ ہیں بعض صف بندی کے ساتھ ساتھ قیام میں کھڑے ہیں اور یہی ان کی نماز ہے اور بے شمار رکوع میں ہیں اور ان گنت سجدہ ریز ہیں اور فرشتوں کی ایک کثیر تعداد بحالت قعود اپنی نماز میں مشغول ہے غرض یہ ہے کہ جمادات نباتات و حیوانات اور فرشتے سب اپنے اپنے انداز میں نماز میں مشغول ہیں۔

مختلف اقوام کی نمازیں

جس طرح ہر مخلوق کی نماز الگ الگ ہے اس طرح ہر قوم کی نماز بھی جدا جدا ہے۔ چنانچہ کسی قوم کی نماز صرف قیام ہے کسی قوم کے حصے میں صرف رکوع آیا ہے بس اس کی نماز فقط رکوع ہے کسی قوم کی نماز میں محض اوندھا لیٹ جانا گویا سجدہ ہی کرنا ہے بعض لوگوں کی نماز دوزانو ہو جانا ہے۔ حاصل یہ کہ نماز کے اجزاء وارکان سابقہ امتوں میں پھیلے ہوئے اور منتشر ہی تھے ہماری اسلامی نماز کا یہی بڑا کمال ہے کہ اس میں تمام متفرق ارکان جمع

ہو جاتے ہیں گویا ہماری نماز پہلی امتوں کی آئینہ دار ہے۔

ہماری نماز میں ساری کائنات کی نمازیں جمع ہو جاتی ہیں

نماز کی عظمت شان کا اندازہ اس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تمام مخلوقات کی نمازیں اس میں اکھٹی ہو جاتی ہیں اور یہ سب کی نمازوں کا نظارہ پیش کرتی ہے۔

مثلاً

ہماری نماز میں فرشتوں جیسی صف بندی
ہماری نماز میں درختوں جیسا قیام
ہماری نماز میں چوپائیوں جیسا رکوع
ہماری نماز میں حشرات الارض جیسا سجدہ
ہماری نماز میں سورج اور چاند جیسی گردش
ہماری نماز میں پہاڑوں جیسا قعود

ساری عبادات بھی نماز میں جمع ہیں

جس طرح ہماری نماز میں کائنات کی ساری نمازیں پائی جاتی ہیں بالکل اسی طرح سب اسلامی عبادات کی حقیقت بھی کسی نہ کسی درجہ میں نماز کے اندر دکھائی دیتی ہے۔ مثلاً روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ کھانے پینے اور ازدواجی حقوق کو چھوڑ دیا جائے، نماز میں بھی یہ چیزیں چھوڑ دی جاتی ہیں اس لحاظ سے روزہ کا خلاصہ نماز میں پایا جاتا ہے۔
حج کی حقیقت بیت اللہ شریف کی تعظیم ہے نماز میں بھی استقبالِ قبلہ کی صورت میں تعظیم بیت اللہ کی ایک اعلیٰ صورت موجود ہے اس اعتبار سے حج کا مقصود بھی نماز میں پایا گیا۔
زکوٰۃ کی حقیقت تزکیہ نفس ہے کہ انسان مال خرچ کرکے دل کو دنیا کی محبت سے پاک کردے تاکہ اس میں محبتِ الٰہی پیدا ہو۔

نماز سے بھی تزکیہ نفس مطلوب ہے کہ دل ماسوئی اللہ سے فارغ ہو جائے یہی وجہ ہے کہ ہاتھ اٹھائے ہوئے اللہ اکبر کہہ کر شروع میں ہی غیر اللہ سے بیزاری کا اعلان کر دیا جاتا ہے اس نقطۂ نظر سے زکوٰۃ کی حقیقت بھی نماز میں نمایاں نظر آتی ہے۔

نماز میں جسم، عقل اور قلب تینوں کی نمائندگی

نماز ایسی بلند پایہ عبادت ہے جس میں جسم، عقل اور دل سب اس طرح شریک ہیں کہ جسم کے حصہ میں قیام اور رکوع و سجود آیا ہے زبان کے حصہ میں تلاوت اور تسبیح آئی ہے عقل کے حصہ میں تفکر و تدبر آیا ہے، قلب کے حصہ میں خشوع اور رقت و کیفیت آئی ہے۔

نماز کی فرضیت

مسلمان مرد اور عورت پر فریضہ بندگی کی خاطر معبود حق کے سامنے سر بسجود ہونا ضروری ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے **وَاَقِیْمُوا الصلوٰۃ** اور نماز قائم کرو۔ نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ اس کے ارکان و شرائط اور سنن وآداب کی رعایت کرتے ہوئے ادا کیا جائے۔ نماز کی فرضیت احادیث طیبہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں تھے ویسے ہی کئے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں، چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور اگر چاہے گا تو اس کو سزا دے گا۔

نماز عقلی طور پر بھی فرض ہے

انسان اور جنات کے علاوہ باقی تمام مخلوقات نہ تو عبادت کی مکلّف ہیں اور نہ ہی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہیں، لیکن پھر بھی وہ اپنے اپنے انداز سے نماز ادا کر رہی ہیں جس کی تفصیل پہلے بیان ہو چکی ہے۔اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نماز صرف حکم خداوندی کی وجہ سے فرض نہیں بلکہ عقلی طور پر بھی فرض اور لازم ہونی چاہئیے۔اس لئے کہ انسان کو نماز کا مکلّف (پابند) بنایا گیا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس کی تخلیق کا مقصد عبادت بتایا گیا ہے اور حقیقی عبادت نماز ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ اکثر مخلوقات دل اور عقل سے محروم ہونے کے باوجود نماز پڑھ رہی ہیں تو دل اور عقل وشعور رکھنے والا انسان زیادہ لائق ہے کہ اسے نماز کا پابند کیا جائے،بلکہ احسانات اور انعامات ربّانی کا تقاضا تو یہ تھا کہ بندہ پلک جھپکنے کے برابر بھی نماز سے غافل نہ رہتا۔

نماز کی فضیلت

کسی چیز کی اہمیت و افادیت کا اندازہ اس کی فضیلت ہی سے لگایا جاسکتا ہے اور فضیلت ہی کسی شے کو مرغوب بنا دیتی ہے،اس لئے اسلام نے بڑے اہتمام کے ساتھ ہر عبادت اور بالخصوص نماز کی فضیلت سے آشنا کرایا۔ نماز کی شان و شوکت کے لئے تو صرف اتنی بات ہی کافی ہے کہ اس کا تذکرہ قرآن پاک میں تقریباً ایک سو نو مرتبہ صراحتاً اور عبادت اور اطاعت کے ضمن میں کنایۃً تو سینکڑوں دفعہ موجود ہے۔اور ذخیرہ احادیث میں عبادات میں سے سب سے زیادہ نماز پڑھنے کی تاکید اور ترغیب دی گئی، سزا اور وعیدیں بھی نماز چھوڑنے کے متعلق سنائی گئی جن کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کی بہار کو غنیمت سمجھتے ہوئے کسی مسلمان مرد وعورت کو نماز کے سلسلہ میں سستی و کاہلی اور غفلت کا مظاہرہ ہر گز کبھی نہیں کرنا چاہئیے۔

اِغتَنِمْ فِی الفَرَاغِ فَضْلَ رُکُوْعٍ　　فَعَسٰیَ اَنْ یَّکُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً

(امام بخاری)

فرصت کے لمحات میں نماز کی فضیلت حاصل کرنے کو غنیمت سمجھو اس بات کا ہر وقت امکان ہے کہ تمہاری موت اچانک ہی آجائے۔

پیران پیر غوث الاعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت کو مت بھول جب لوگ تجھے کندھوں پر سوار کر کے قبرستان لے جارہے ہوں گے!

اب کچھ نماز کی فضیلتیں بیان کی جاتی ہیں۔

نماز عرش الٰہی پر بھی فرض کی گئی

اسلام کے تمام فرائض حج، زکوٰۃ، روزہ وغیرہ وحی کے واسطہ سے زمین پر فرض ہوئے لیکن نماز معراج کی رات جب خاتم النبیین ﷺ ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے دربار شاہی میں تشریف لے گئے تو اس وقت عرش پر اللہ جل جلالہ' نے براہ راست اپنے حبیب کو نماز کا یہ نوری تحفہ عنایت فرمایا۔ ایک طویل حدیث میں معراج کا واقعہ مفصل بیان کیا گیا ہے جس کو امام بخاریؒ نے اپنی جامع صحیح میں درج کیا ہے اس میں یہ الفاظ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ "مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ہر شب و روز کے لئے پچاس نمازیں فرض کیں میں جب اتر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے پروردگار نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا میں نے کہا پچاس نمازیں، انہوں نے کہا کہ اپنے ربّ کے پاس واپس جائیے اور اس میں تخفیف کر دینے کی درخواست کیجئے اس لئے کہ آپ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی مجھے بنی اسرائیل کا خوب تجربہ ہے ارشاد ہوا کہ میں اپنے رب کے پاس واپس گیا اور میں نے عرض کیا کہ پروردگار! میری امت کے لئے تخفیف فرما دیجئے۔ تو پانچ نمازوں کی تخفیف فرمادی گئی، اسی طرح آپ نے تفصیل سے کئی بار جانا اور تخفیف کیا جانا بیان کیا یہاں تک کہ فرمایا کہ جب پانچ نمازیں رہ گئیں، تو ارشاد ہوا اے محمد ﷺ یہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز دس نمازوں کے قائم مقام ہے، اس طرح یہ حقیقتاً پچاس نمازیں ہو گئیں۔

نماز کی تعداد میں تخفیف کا راز

معراج کے موقع پر پہلے پچاس نمازیں فرض کی گئی تھیں پھر کم کرتے کرتے پانچ نمازیں باقی رہ گئی یہ اس لئے کیا گیا تاکہ انسان کے پیش نظر رہے کہ اصل نمازیں پچاس ہی مقرر کی گئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کا اہل سمجھا تھا کہ وہ اپنے وقت، قوت اور دل و دماغ کا اتنا بڑا حصہ صرف کرے۔ جو شخص اس بات کو مستحضر اور پیش نظر رکھے گا، وہ ان پانچوں نمازوں کو کبھی زیادہ نہ سمجھے گا۔بلکہ یہ محسوس کرے گا کہ وہ تو اس سے زیادہ کا اہل سمجھا گیا تھا اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے یہ تخفیف نہ کی ہوتی تو وہ اسی پر عمل کرتا اور بے چوں و چرا حکم بجا لاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ فرمایا اور ان پانچ نمازوں کو پچاس کے مساوی بنادیا۔

نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

ہر مادی چیز اپنے اندر ایک تاثیر رکھتی ہے اور جب اسے استعمال کیا جائے تو ضرور جسم انسانی پر اپنے اثرات کو مرتب بھی کرتی ہے جیسے روٹی، پانی وغیرہ بالکل اسی طرح سمجھنا چاہیئے کہ قدرت نے ہر عبادت میں اور بالخصوص نماز میں ایک خاص تاثیر اور خاصیت رکھی ہے جو انسان کی روح اور ایمان پر اثر انداز ہوکر اس کے اخلاق میں نکھار پیدا کرتی ہے اور ایک لطیف و نفیس روحانی عبادت ہونے کی وجہ سے بے حیائی اور برائی کے خاتمہ کے لئے قوی التاثیر دوا کا کام دیتی ہے اور اکسیر کا حکم رکھتی ہے یہ نسخہ شفاء خالقِ کائنات نے خود اپنے بندوں کے لئے تجویز فرمایا جو قرآن مجید میں موجود ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ — بلاشبہ نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے

"نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے" اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ جل جلالہ' نے اس میں ایسی خاص تاثیر رکھ دی ہے جس کی وجہ سے یہ نمازی کو بے حیائی اور گناہ سے بچانے کا سبب و ذریعہ بنتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کی عظمت کا خیال رکھتے ہوئے اس کی ادائیگی خشوع و خضوع کے ساتھ کی جائے۔

دوسرا مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ نماز کی ہر حرکت اور ادا اور اس کا ہر ذکر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ جو انسان نماز کی صورت میں دربار شہنشاہی میں حاضری دے کر اپنی بندگی و غلامی اور نیاز مندی کا اور اللہ تعالیٰ کی حکومت و اقتدار کا اظہار کر چکا ہے وہ نماز سے فارغ ہو کر بھی بے حیائی اور گناہوں کے ارتکاب سے اپنے آپ کو بچائے۔

لیکن اگر کوئی ضدی نمازی پھر بھی اپنے گناہوں سے اور بے حیائی سے باز نہ آئے تو یہ دوسری بات ہے، بہر حال نماز کا تقاضا تو یہ ہی تھا کہ وہ رک جائے اور یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح قرآن مجید میں آتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

بیشک اللہ انصاف اور بھلائی کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، اور تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

ایک مشہور قصہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں آدمی رات کو تہجد پڑھتا ہے اور جب صبح ہو جاتی ہے تو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز اس کو عنقریب چوری سے روک دے گی۔ (ابن کثیر)

نماز دین کا ستون ہے

عَن فضل بن دکینٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُالدِّیْن:

فضل بن دکین سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔

نماز نور ہے

عن ابی مالکؓ الاشعریؓ مرفوعاً والصلوٰۃ نُورٌ

حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز نور ہے۔

نماز وقت پر پڑھنا اہم ترین عمل ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ دینی اعمال میں سے کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک وقت پر نماز پڑھنا، پھر میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کی خدمت کرنا، میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا راہ خدا میں جہاد کرنا۔

حضرت نانوتویؒ کی اہلیہ کا قصہ

نماز کی عظمت اور اہمیت کا یہ عالم تھا کہ آذان کی آواز سننے کے ساتھ ہی کام کاج چھوڑ کر فوراً نماز کی تیاری میں مصروف ہو جاتی تھیں اور اس کام سے اس طرح اجنبی ہو جاتی گویا کہ وہ کام ہی نہ کر رہی تھی۔

نماز گناہوں کی معافی اور تطہیر کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا بتلاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر جاری ہو جس میں روزانہ پانچ دفعہ وہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کچھ بھی نہیں باقی رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا بالکل یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے خطاؤں کو دھوتا اور مٹاتا ہے۔

تشریح: صاحب ایمان بندہ جس کو نماز کی حقیقت نصیب ہو جب نماز میں مشغول ہوتا ہے تو اس کی روح گویا اللہ تعالیٰ کے بحر جلال وجمال میں غوطہ زن ہوتی ہے، اور جس طرح کوئی میلا کچیلا اور گندہ کپڑا دریا کی موجوں میں پڑ کر پاک صاف واجلا ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے جلال وجمال کے انوار کی موجیں اس بندہ کے سارے میل کچیل کو صاف کر دیتی ہیں، اور جب دن میں پانچ مرتبہ یہ عمل ہو تو ظاہر ہے اس بندہ میں میل کچیل کا نام ونشان بھی نہ رہ سکے گا۔ پس یہی حقیقت ہے جو نبی کریم ﷺ نے مثال کے ذریعے سمجھائی۔

(معارف الحدیث)

نماز سے گناہ جھڑتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن سردی کے ایام میں باہر تشریف لے گئے اور درخت کے پتے (خزاں کے سبب) خود جھڑ رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا اور ہلایا تو ایک دم اس کے پتے جھڑنے لگے پھر حضور ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اے ابوذر میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب مومن بندہ خالص اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ان پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں۔

تشریح : یعنی جس طرح آفتاب کی شعاعوں اور موسم کی خاص ہواؤں نے ان پتوں کو خشک کردیا ہے، اور اب یہ ہوا کے معمولی جھونکوں سے اور ذرا حرکت دینے سے اس طرح جھڑتے ہیں، اسی طرح جب بندہ مومن پوری طرح اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر صرف اسی کی رضا جوئی کے لئے نماز پڑھتا ہے تو انوار الٰہی کی شعاعیں اور رحمت الٰہی کے جھونکے اس کے گناہوں کی گندگی کو فنا اور اس کے قصوروں کے خس وخاشاک کو اس سے جدا کرکے اس کو پاک صاف کردیتے ہیں۔ (معارف الحدیث)

نماز پر جنت ملنے کا وعدہ

حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بندہ اچھی طرح وضو کرے پھر اللہ کے حضور میں کھڑے ہوکر پوری قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے تو جنت اس کے لئے ضرور واجب ہو جائے گی۔

تشریح : یعنی نماز اگر صرف دو رکعت بھی قلبی توجہ اور یکسوئی کے ساتھ پڑھی جائے اور اس کے لئے وضو بھی تعلیم نبوی کے مطابق اہتمام سے کیا جائے تو اللہ کے نزدیک اس کی اتنی قیمت ہے کہ اس کا پڑھنے والا لازمی طور پر جنت پائے گا۔ (معارف الحدیث)

نماز میں انسان کی پروردگار سے باتیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے اور بندے کے درمیان نماز کو دو حصّوں میں تقسیم کرلیا ہے نصف نماز میری، نصف بندے کی ہے، اور میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو۔

جب بندہ

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ☆ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا۔

☆ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی میرا بندہ جو مانگے گا ملے گا۔

☆ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَاِیَّا کَ نَسْتَعِیْنُ ☆ بندہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت آدھی میری اور آدھی میرے بندے کی ہے میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِم وَلَاالضَّآلِّیْنَ ☆ کہتا ہے

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔

نماز میں شیخ اکبر کی پروردگار سے باتیں

شیخ اکبر اپنی نماز کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم جب تک ایک آیت کا جواب اپنے کان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سن نہیں لیتے اس وقت تک دوسری آیت نہیں پڑھتے یعنی **الحمد للہ رب العٰلمین** پڑھا پھر اللہ تعالیٰ سے اس کا جواب سنا کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی۔ میرا بندہ جو مانگے گا وہ ملے گا۔ اس کے بعد پڑھتے الرحمٰن الرحیم جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ذکر کیا گیا ہے۔ ہم شیخ اکبر تو نہیں بن سکتے البتہ اتنا ضرور کر سکتے ہیں کہ ہر آیت پر وقف کریں اور تصور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری بات سن لی ہے اور اس کا جواب دے دیا جو ہم نے سن لیا اس غرض سے وقف کرنے پر شیخ اکبر۔ حافظ ابن قیم اور امام شاہ ولی اللہ نے تنبیہ فرمائی ہے۔ (فضل الباری شرح بخاری)

نماز کا حساب پہلے ہوگا

ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ یقیناً قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا پس اگر اس کی نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب و بامراد ہوگا اگر نماز خراب نکلی تو نقصان میں پڑے گا، اور کامیابی سے محروم ہوگا۔

نماز کی خواتین کو خصوصی تاکید

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَ صَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْسَنَتْ فَرْجَهَا وَ اَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَائَتْ. (رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور پاکدامن رہے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

تشریح: اس حدیث مبارکہ میں عورت کو چند کام انجام دینے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

اوّل پانچ وقت نماز پڑھنے کے متعلق فرمایا، نماز ہر بالغ مرد و عورت پر رات دن میں پانچ وقت فرض ہے۔ حرج ہو یا مرض سفر ہو یا حضر، دکھ ہو یا تکلیف، رنج ہو یا خوشی جس حال میں ہو جہاں ہو پانچ وقت نماز پڑھنا فرض ہے۔

دوم رمضان کے روزوں کے بارے میں عورت کو توجہ دلائی کہ پابندی سے رمضان کے روزے رکھے پرانی عورتوں کے بارے میں بات مشہور تھی کہ نمازوں میں کوتاہی کرتیں ہیں لیکن روزوں میں مردوں سے آگے رہتی ہیں مگر آج کی عورت نماز، روزہ دونوں سے

غافل ہے۔
عورتوں کو پاک دامن رہنے کے بارے میں فرمایا عزت و عصمت محفوظ رہے نسوانیت کا تعلق صرف شوہر سے رہے نامحرموں سے دور رہنا پردہ کا اہتمام کرنا، نظریں نیچی رکھنا، بلا ضرورت گھر سے باہر نہ نکلنا۔ اگر ضرورتاً نکلنا پڑے تو پردے کا اہتمام کرنا۔آج کل کی عورتیں پردے کا مذاق بناتیں ہیں اور شرم وحیا کو عیب سمجھتی ہیں۔
چہارم اپنے شوہر کی فرمانبرداری کا حکم دیا۔

نمازی پر پانچ انعام

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ پانچ طرح سے اس کا اکرام واعزاز فرماتے ہیں۔
(۱) اس پر سے رزق کی تنگی ہٹادی جاتی ہے۔
(۲) عذاب قبر ہٹادیا جاتا ہے۔
(۳) قیامت کے دن اعمال نامے اس کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔
(۴) پل صراط سے بجلی کی طرح گذر جائیں گے۔
(۵) حساب سے محفوظ رہیں گے۔

نماز مؤمن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی

نماز درحقیقت شکر و احسان مندی وفا شعاری اور حبِّ الٰہی، عبودیت و تذلل اور خشوع و تواضع کے اس جذبے کی تسکین ہے جو انسان کی سرشت ہے اور اس کی انسانیت کا سب سے بڑا جوہر ہے۔اس بارہ میں مومن کی مثال مچھلی کی سی ہے جس کی زندگی پانی کے ساتھ وابستہ ہے اگر اس کو زبردستی پانی سے نکال بھی لیا جائے تب بھی وہ پانی کے لئے بے قرار اور پانی کی محتاج رہے گی اور موقع ملتے ہی بے ساختہ اس پر ٹوٹ پڑے گی۔

راقم الحروف کو اپنے پیرو مرشد غوث زمان حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ حضرتؒ پیرانہ سالی میں متعدد متضاد بیماریوں کی وجہ سے سالہا سال تک صاحب فراش رہے کمزوری اور نقاہت کا نہ پوچھئے اس قدر تھی کہ اپنی کوئی ضرورت خود پوری نہ فرماسکتے تھے جملہ خدمات خدّام سرانجام دیتے تھے اس کے باوجود حضرت اقدسؒ نماز کے لئے اس طرح بے قراری اور بے چینی سے تڑپتے رہتے جس طرح مچھلی پانی کے لئے تڑپتی ہے۔ حضرت اقدسؒ اس عنوان کے سچے مصداق تھے کہ نماز مومن کے حق میں ایسی ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی۔ اکثر ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دریافت فرماتے کہ دوسری نماز میں کتنی دیر ہے۔ حضرت جب سونے کے بعد بیدار ہوتے تو پہلا جملہ یہ ارشاد فرماتے: بھائی کیا بجا ہے، نماز میں کتنی دیر ہے، مجھے نماز کے لئے بٹھالو، کئی بار ایسا ہوا کہ فجر کی نماز پڑھنے کے کچھ دیر بعد شدّت سے اصرار ہوتا کہ مجھے ظہر کی نماز پڑھاؤ گزارش کی جاتی کہ حضرت ابھی تو وقت نہیں ہوا اس لئے نماز نہیں پڑھاسکتے لیکن حضرت اقدسؒ مسلسل پریشان اور مضطرب رہتے تھے پھر نماز کے لئے جب حضرت اقدسؒ کو بٹھا دیا جاتا تو پہلی حالت و کیفیت کا فور ہوجاتی اور آپ پر راحت اور سکینہ طاری ہو جاتی تھی۔ جمعۃ المبارک کے دن اگر حضرت اقدسؒ کو احساس ہوجاتا کہ آج جمعہ ہے۔ تو وقت ہونے سے بہت پہلے ارشاد فرماتے بھائی جمعہ کی تیاری کے لئے مجھے بٹھاؤ۔ آپ کی خدمت میں گوش گزار کیا جاتا کہ حضرت ابھی تو وقت ہونے میں تین چار گھنٹے باقی ہیں، تو فرماتے بھائی پھر کیا ہوا جمعہ کے اکرام واعزاز میں تیاری بھی تو کرنی ہے نماز جمعہ تک سارا وقت اضطراری کیفیت میں گذرتا۔ رمضان المبارک میں کئی مرتبہ جب آپ میں بیٹھ کر بھی نماز تراویح پڑھنے کی طاقت نہ ہوتی تو مسئلہ کے مطابق لیٹ کر نماز تراویح پڑھتے تھے لیکن بسا اوقات لیٹے ہوئے بھی آپ سے تراویح نہ پڑھی جاسکتی تھی جس کی وجہ سے نماز تراویح تھوڑی دیر کے لئے ملتوی کردی جاتی مگر تھوڑی دیر کے بعد آپ فرماتے مجھے تراویح کے لئے بٹھاؤ چنانچہ تراویح دوبارہ شروع کردی جاتی۔ نماز کے ساتھ یہ عاشقانہ تعلق اس بات کی واضح دلیل ہے کہ حضرت اقدسؒ کا شمار ان بڑے اولیاء کرام میں سے تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت

کی لذت کا مزہ چکھا دیا تھا۔ جس کے بارے میں فضیل بن عیاض، سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہما کا مقولہ ہے کہ اگر بادشاہ کو اس لذّت کا علم حاصل ہو جائے جو ہمیں عبادت میں حاصل ہے تو لشکر لے کر ہم پر چڑھ آئیں۔ سچی بات یہ ہے کہ نماز حضرت اقدس ؐ کی روح کی جان تھی۔

نماز مومن کی جائے پناہ اور جائے امن

نماز مومن کے لئے اس محبت کرنے والی ماں سے بھی زیادہ پناہ لینے سر چھپانے اور آرام پانے کی جگہ اور اس کی گود سے بھی زیادہ راحت رساں اور جنّت بداماں ہے جو ایک یتیم ضعیف وعاجز بے سہارا اور لاڈلے بچہ کے لئے ہر وقت کھلی رہتی ہے اور جب بھی بچہ کو کسی قسم کے گزند اور نقصان کا خطرہ ہوتا ہے کوئی اس کو چھیڑتا اور پریشان کرتا ہے یا اس کو بھوک اور پیاس ستاتی ہے یا وہ کسی چیز سے سہم جاتا ہے تو فوراً ماں سے چمٹ جاتا ہے، اور اس کی گود میں بیٹھ کر سمجھ لیتا ہے کہ وہ سب سے محفوظ ہو گیا اسی طرح نماز مومن کی سب سے بڑی پناہ گاہ اور جائے قرار ہے یہ وہ مضبوط رسّی ہے جو اس کے اور اس کے ربّ کے درمیان پھیلی ہوئی ہے وہ جب چاہے اس رسی کو مضبوطی سے تھام کر اپنی حفاظت کی ضمانت حاصل کر سکتا ہے یہ اس کی روح کی غذا، درد کا درماں، زخم کا مرہم، اور بیماری سے شفا اور اس کا سب سے بڑا ہتھیار اور سہارا ہے۔

نماز سے مدد حاصل کرو

فرمان باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

اے ایمان والوں صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اس لئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کو اپنا معین ومددگار سمجھے اور جب کسی طرح

کی کوئی مشکل پیش آجائے یا کسی مصیبت اور آزمائش کا سامنا کرنا پڑے تو فوراً اس کریم کا دروازہ کھٹکھٹائے اور جب تک مراد پوری نہ ہو اس کے در پر پڑا رہے، اکثر عورتیں مصائب اور پریشانی میں مبتلا رہتی ہیں وہ ان کے حل کے لئے رحمٰن اور رحیم ذات کا در چھوڑ کر مختلف مقامات پر پہنچتی ہیں اور مختلف لوگوں کے پاس جاتی ہیں جن میں سے اکثر جاہل گمراہ اور بد اخلاق ہوتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں اس طرز عمل سے بہت ساری بداخلاقیاں جنم پاتی ہیں جن کے معاشرہ پر بڑے منفی اثرات پڑتے ہیں ان تمام خرابیوں سے بچنا بہت ضروری ہے ،اور اس کی صورت یہی ہے کہ اپنی ہر مشکل کو نماز کی مدد سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ اور تمام اولیاء کرام کا نماز کے ساتھ یہی معاملہ تھا،ان کو نماز پر اس سے زیادہ ناز اور اعتماد تھا جتنا سپاہی کو اپنی شمشیر پر، مال دار کو اپنی دولت پر اور بچہ کو اپنی پکار پر ہوتا ہے اور وہ بڑی آسانی کے ساتھ ماں کی شفقت کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے نماز ان خواتین وحضرات کا مزاج اور طبیعت ثانیہ بن گئی تھی جس کے لئے ان کو کسی تکلف کی ضرورت نہ تھی جب بھی ان کو کسی قسم کا اضطراب یا خوف لاحق ہوتا یا معاملہ الجھتا نظر آتا دشمن کی فوجیں ہر طرف سے ان پر یلغار کرتیں یا فتح ونصرت میں تاخیر ہونے لگتی تو وہ فوراً نماز کے لئے دوڑ پڑتے اور اس کی پناہ میں آجاتے۔

نماز کی مدد سے علمی مسئلہ حل

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے متعلق آتا ہے کہ جب کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آتی یا کوئی عقدہ حل نہ ہوتا تو وہ کسی ویران اور دور افتادہ مسجد میں چلے جاتے نماز پڑھتے اور اپنی پیشانی خاک پر رکھتے اور دیر تک سجدے میں پڑے رہتے اور کہتے یا مُعَلِّم ابراهیم عَلِّمنی (اے ابراہیم کے سکھانے والے مجھے بھی یہ علم سکھادے) بڑے درد و سوز کے ساتھ دعا کرتے اور خدا کے حضور سر نیاز جھکا کر اور گڑگڑاکر سوال کرتے اور اس پر خوش ہوتے کہ وہ اس در کے فقیر اور بھکاری ہیں اور پشت درپشت سے ان کا یہی پیشہ ہے جو باپ دادا سے ان کو ورثہ میں ملا ہے، کبھی کبھی وہ اپنی دعا ومناجات میں یہ شعر بھی پڑھتے تھے۔

انا المکدّی انا المکدّی وھکذا کان ابی و جدی

میں بھکاری ہوں میں بھکاری ہوں اور اسی طرح میرے باپ دادا بھی بھکاری تھے۔

نماز پر جنّت کی نعمتیں قربان

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ایک مرتبہ جنت میں پہنچادے تو ہم کہیں گے کہ ہمیں اور کسی چیز کی ضرورت نہیں صرف ایک مصلیٰ کی جگہ دے دی جائے۔ تاکہ ہمیشہ نماز پڑھتے رہیں یہ اس لئے نہیں کہ وہ مکلّف ہوں گے بلکہ اس لئے کہ انہیں لذت اسی میں ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

﴾نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے وعیدیں اور سزائیں و نقصانات﴿

نماز مسلمانوں کا امتیازی شعار و دینی نشان ہے اس لئے ہمارے نبی کریم ﷺ نے نمازیں چھوڑنے پر بہت زیادہ وعیدیں سنائی ہیں اور اس سے دینی اور دنیاوی پیدا ہونے والے نقصانات سے امت کو آگاہ فرمایا تاکہ سفر و حضر، بیماری و صحت اور خوشی، غمی کے کسی موقع پر نماز کے سلسلہ میں غفلت، سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کیا جائے۔

نماز نہ پڑھنا کفر کے برابر ہے

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملادیتا ہے۔ایک جگہ ارشاد ہے کہ بندہ کو اور کفر کو ملانے والی چیز صرف نماز چھوڑنا ہے،ایک جگہ ارشاد ہے کہ ایمان اور کفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

عن نَوفَلِ بن مُعٰوِيَة اَنَّ النَبِيَّ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَا تَتْهُ صَلٰوةٌ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُه، وَ مَالُه،

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہو گئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو

بے نمازی کو پندرہ قسم کا عذاب

جو شخص نماز میں سستی کرتا ہے اس کو پندرہ طریقہ سے عتاب ہوتا ہے،پانچ طرح دنیا میں تین طرح سے موت کے وقت تین طرح قبر میں اور تین طرح قبر سے نکلنے کے بعد۔

دنیا کے پانچ عذاب تو یہ ہیں

پہلا: یہ کہ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔

دوسرا: یہ کہ صلحاء کا نور اس کے چہرے سے ہٹادیا جاتا ہے۔

تیسرا: یہ کہ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹادیا جاتا ہے۔

چوتھا: اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

پانچواں: یہ کہ نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا استحقاق نہیں رہتا۔

موت کے وقت تین عذاب

پہلا: ذلت سے مرتا ہے۔

دوسرا: یہ کہ بھوکا مرتا ہے۔

تیسرا: یہ کہ پیاس کی شدت میں موت آتی ہے۔

قبر کے تین عذاب

پہلا: قبر اس پر اتنی تنگ ہوجاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں

دوسرا: قبر میں آگ جلادی جاتی ہے

تیسرا: قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر ان کے ختم تک پہنچا جائے۔ اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے ،وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے،کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک مارے جاؤں، پھر عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے غروب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک

مارے جاؤں جب وہ ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے وہ مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے۔اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے پر تین عذاب

پہلا: حساب سختی سے کیا جائے گا۔

دوسرا: اللہ تعالیٰ کا اس پر غصہ ہوگا۔

تیسرا: جنہم میں داخل کر دیا جائے گا۔

یہ کل چودہ ہوئے ممکن ہے پندرھواں بھول سے رہ گیا ہو ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس کے چہرے پر تین سطریں لکھیں ہوئی ہوتی ہیں۔

پہلی سطر: او اللہ کے حق کو ضائع کرنے والے

دوسری سطر: او اللہ کے غصہ کے ساتھ مخصوص

تیسری سطر: جیسا کہ تونے دنیا میں اللہ کے حق کو ضائع کیا آج تو اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔

بے نمازی کا کافروں کے ساتھ حشر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن نہ نور ہوگی اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ، اس کا حشر فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ایک عبرت ناک قصہ

ابن حجرؒ نے زواجر میں لکھا ہے کہ ایک عورت کا انتقال ہو گیا تھا اس کا بھائی دفن میں شریک تھا اتفاق سے دفن کرتے ہوئے اس کی تھیلی قبر میں گر گئی اس وقت خیال نہیں آیا بعد میں یاد آئی تو بہت رنج ہوا چپکے سے قبر کھول کر نکالنے کا ارادہ کیا قبر کو کھولا تو وہ آگ کے شعلوں سے بھر رہی تھی روتا ہوا ماں کے پاس آیا اور حال بیان کیا اور پوچھا کہ یہ بات کیا ہے ماں نے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر دیتی تھی۔

بے نمازی کے لئے عذاب

ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ دس آدمیوں کو خاص طور سے عذاب ہوگا، ان میں سے ایک نماز چھوڑنے والا بھی ہے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور فرشتے منہ اور پشت پر ضرب لگا رہے ہوں گے جنت کہے گی کہ میرا تیرا کوئی تعلق نہیں نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے دوزخ کہے گی آجا میرے پاس آجا تو میرے لئے ہے میں تیرے لئے یہ بھی نقل کیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی (جنگل) ہے جس کا نام ہے لم لم اس میں سانپ ہیں جو اونٹ کی گردن کے برابر موٹے ہیں۔ اور ان کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کے برابر ہے۔ اس میں نماز چھوڑنے والوں کو عذاب دیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ ایک میدان ہے جس کا نام جبُّ الحزن ہے وہ بچھوؤں کا گھر ہے اور ہر بچھو خچر کے برابر بڑا ہے وہ بھی نماز چھوڑنے والوں کو ڈسنے کے لئے ہیں۔ (فضائل اعمال)

بے نمازی مذہب سے نکل جاتا ہے

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور اقدس ﷺ نے سات نصیحتیں کی ہیں جن میں سے چار یہ ہیں اوّل یہ کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے

کر دیئے جائیں یا تم جلا دئے جاؤ یا تم سولی چڑھا دیے جاؤ۔ دوسری یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے، تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھی یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔

بے نمازی سے اللہ تعالیٰ ناراض

حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوری رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کا نماز پڑھنے کو جی نہ کرے وہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

﴿ شرائط نماز ﴾

جو چیزیں نماز شروع کرنے سے پہلے ضروری ہیں ان کو نماز کی شرائط کہا جاتا ہے اور نماز کا صحیح ہونا شرائط کے پائے جانے پر موقوف ہے۔ اگر ایک شرط بھی نہ پائی گئی تو نماز درست نہ ہو گی۔

صحتِ نماز کی سات شرطیں ہیں

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز کی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر عورت (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا (۷) نماز کی نیت کرنا۔

بدن کا پاک ہونا

بدن پاک ہونے سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والی خاتون کا جسم ہر قسم کی نجاست یعنی پلیدی سے پاک و صاف ہو۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں

حقیقی اور حکمی: ظاہری پلیدی جو دکھائی دے نجاست حقیقی کہلاتی ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، شراب وغیرہ۔

جو ناپاکی شریعت کے حکم سے ثابت ہو اور نظر نہ آئے اس کو نجاست حکمی کہتے ہیں۔

پھر نجاست حکمی کی دو قسمیں ہیں: چھوٹی مثلاً بے وضو ہونے کی حالت اس کو حدث اصغر کہتے ہیں۔ بڑی وہ حالت جس میں غسل کرنا ضروری ہوتا ہے اس کو حدث اکبر اور جنابت کہا جاتا ہے۔ حیض اور نفاس کا شمار بھی حدث اکبر میں ہوتا ہے حدثِ اصغر کی صورت میں وضو کرنے سے بدن پاک ہو جاتا ہے۔ پس نماز کے صحیح ہونے کے لئے تمام نجاستوں سے بدن کا

پاک ہونا شرط اور ضروری ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر پ۲۹) اور گندگی کو اپنے آپ سے دور کرو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

عَنِ ابنِ عُمَرؓ قَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ يَقُوْلُ لاَ يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ (مسلم ۱:۱۱۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کے نماز قبول نہیں فرماتا۔

قرآن و حدیث میں طہارت کا مقام واہمیت

پاک صاف رہنے والے محبوب خدا ہیں ارشاد خداوندی ہے

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (بقرہ پ۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو اپنا محبوب رکھتا ہے۔

دوسرے مقام پر قبا کی بستی میں رہنے والوں کی تعریف میں قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (توبہ پ۱۱)

اس میں ہمارے ایسے بندے ہیں جو بہت پاکیزگی پسند ہیں ،اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

صرف ان دو آیات ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام میں طہارت اور پاکیزگی کا کیا مقام ہے۔

طہارت جزوایمان ہے

جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نصف الایمان کہا گیا ہے۔

ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

بُنِیَ الدِّیْنُ عَلَی النَّظَافَةِ دین کی بنیاد نظافت و صفائی پر رکھی گئی ہے۔

ان احادیث کے مطالعہ سے یہ بات خوب عیاں ہو جاتی ہے کہ طہارت کی صرف یہی حیثیت نہیں کہ وہ نماز تلاوت اور طواف کے لئے شرط ہے بلکہ ایمان کا ایک اہم شعبہ اور بذات خود مطلوب ہے۔امام غزالیؒ رحمۃ اللہ علیہ اپنی بے مثال کتاب "کیمیائے سعادت" میں لکھتے ہیں کہ نظافت و پاکی کا تعلق محض بدن اور کپڑوں سے نہیں بلکہ حقیقت میں اس کے چار درجے ہیں۔

پہلا درجہ : تو باطن کو ماسویٰ اللہ سے پاک کرنا ہے (یعنی دل میں محبت اور خوف صرف اللہ ہی کا ہو)

دوسرا درجہ : حسد تکبر،ریا، حرص، عداوت، رعونت وغیرہ اخلاق رزیلہ سے دل کو پاک کرنا ہے تاکہ تواضع قناعت توبہ صبر خوف و رجا اور محبت جیسے اچھے اخلاق سے وہ آراستہ ہو جائے۔

تیسرا درجہ : غیبت، جھوٹ ،اکل حرام، خیانت، نامحرمات کو دیکھنا۔اس قسم کے گناہوں سے اعضاء و جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو پاک رکھنا تاکہ یہ اعضاء تمام کاموں میں فرمانبرداری اور ادب سے آراستہ ہو جائیں۔

چوتھا درجہ : کپڑے اور بدن کو پاک رکھنا تاکہ یہ رکوع سجود وغیرہ ارکان نماز سے آراستہ ہو جائیں۔

نماز کے لئے بدن کے پاک ہونے کی حکمت

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ۔
طہارت کی وجہ سے انسان کو فرشتوں کے ساتھ قرب واتصال حاصل ہوجاتا ہے اور شیاطین سے بُعد (دوری) ہوجاتا ہے۔جس کی بناء پر وہ اس قابل ہوجاتا ہے کہ دربار الٰہی میں حاضری کا شرف حاصل کرسکے۔

کپڑوں کا پاک ہونا

نماز کی دوسری شرط یہ ہے کہ نماز پڑھنے والی نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہوں ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔
وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر پ۲۹) اپنے کپڑوں کو پاک کرو۔

﴿ کپڑوں کے متعلق ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ کپڑوں پر نجاست غلیظہ ایک درہم کی مقدار (چاندی کے روپے کے برابر) یا اس سے کم لگی ہوئی ہو تو معاف ہے یعنی ایسے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کپڑوں پر نجاست غلیظہ ایک درھم کی مقدار سے زیادہ لگی ہوئی ہو تو معاف نہیں یعنی ایسے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ شدید قسم کی ناپاکی کو نجاست غلیظہ کہتے ہیں۔جیسے پیشاب، پاخانہ، بہتا ہوا خون، مرغی اور بطخ کی بیٹ، شراب، منی، دودھ پینے والے بچوں کا پیشاب اور پاخانہ اور حرام جانوروں کا گوبر اور پیشاب وغیرہ۔

مسئلہ۔ اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو جس حصے میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں مثلاً آستین پر لگی ہو تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو اگر کلی پر لگی ہو تو اس کی چوتھائی سے کم ہو۔
اسی طرح بدن کے جس عضو پر نجاست خفیفہ لگی ہو تو اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے مثلاً ہاتھ پر نجاست خفیفہ لگی ہو تو ہاتھ کی چوتھائی یا اس سے کم ہو، پاؤں پر لگ جائے تو پاؤں کی چوتھائی یا اس سے کم ہو۔

مسئلہ۔ ہلکی ناپاکی کو نجاست خفیفہ کہا جاتا ہے، مثلاً حلال جانور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس کا گوبر اور پیشاب، گھوڑے کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ وغیرہ۔

مسئلہ۔ اگر جیب میں ناپاک کپڑا یا کوئی اور ناپاک چیز ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ نماز پڑھنے والی عورت کی گود میں ایسا بچہ بیٹھ گیا جو اپنے آپ کو خود نہیں سنبھال سکتا یا ایسے بچے کو خود اٹھا کر نماز پڑھ رہی تھی، اور بچے کے جسم یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی۔ اگر یہ بچہ تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار گود میں رہا یا عورت نے اس کو اتنی دیر خود اُٹھائے رکھا تو نماز نہ ہوگی اگر بچہ اتنا بڑا ہو کہ خود اپنے آپ کو تھام سکتا ہے اور خود آکر نماز پڑھنے والی سے چمٹ گیا تو نماز ہو جائے گی۔

نماز کی جگہ کا پاک ہونا

نماز کے درست ہونے کے لئے شرط اور ضروری ہے کہ نماز ادا کرنے والی عورت کے دونوں قدموں اور گھٹنوں اور ہاتھوں اور سجدے کی جگہ پاک ہو، اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ گھروں میں نماز کے لئے جگہ بناؤ اور اس کو پاک صاف رکھو۔ (ترمذی : ۱۱۰)

نماز کے لئے جگہ کی صفائی اور لباس کی طہارت کا راز

(۱) دنیا کے بادشاہ اللہ تعالیٰ کی تجلی اور دست و قدرت سے قائم ہوتے ہیں اس لئے وہ پاکی و نظافت اور صفائی کو پسند کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی دربار میں حاضر ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ جگہ اور لباس کی پاکیزگی اور صفائی کا لحاظ رکھیں۔اللہ تعالیٰ پاک ذات شہنشاہ ہے اس لئے بدرجہ اولیٰ صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور ہر قسم کی گندگی اور میل وغیرہ سے نفرت کرتا ہے اس وجہ سے دربار شاہی میں حاضری دینے والوں کے لئے جگہ اور لباس کی صفائی اور پاکیزگی کو شرط اور ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(۲) ناپاکی اور میل سے شیاطین کو مناسبت ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑے ہونے کے وقت شیاطین کے ساتھ مناسبت رکھنے والی اشیاء سے بالکل قطع تعلق اور کنارہ چاہئے۔ورنہ حضور دل میں خلل ہوگا۔

﴿ نماز کی جگہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ اگر لکڑی کے تختے یا پتھر پر یا بچھی ہوئی اینٹوں پر یا کسی اور ایسی ہی سخت یا موٹی چیز پر نماز پڑھی اور اس کا وہ رخ جس پر نماز پڑھی پاک ہے تو نماز ہو جائے گی،دوسرا رخ ناپاک ہو تو کچھ حرج نہیں۔

مسئلہ۔ اگر باریک کپڑے پر نماز پڑھی اور اس کے دوسرے رخ پر نجاست تھی تو نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ کسی عورت نے ایسے دوہرے کپڑے پر نماز پڑھی جس کی اوپر والی تہہ پاک اور نیچے والی ناپاک تھی اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر دونوں تہیں سلی ہوئی نہ ہو اور اوپر والی تہہ اتنی موٹی ہو کہ نیچے کی نجاست کا رنگ یا بو محسوس نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔ اور اگر دونوں سلی ہوئی ہوں تو احتیاطاً اس پر نماز نہ پڑھی جائے۔

مسئلہ۔ ناپاک زمین پر یا فرش پر پاک کپڑا بچھاکر نماز پڑھنا جائز ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ اوپر والے کپڑے میں نیچے کی نجاست کی بو یارنگ ظاہر نہ ہو۔

مسئلہ۔ نماز کی جگہ پاک ہے لیکن آس پاس کی جگہ ناپاک اور بدبودار ہو تو ایسی جگہ میں نماز پڑھنی مکروہ ہے۔

ستر عورت

ستر عورت سے مراد یہ ہے کہ عورت نماز پڑھتے وقت اپنی دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں اور چہرے کے علاوہ باقی پورا بدن چھپائے اور یہ نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط اور ضروری ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اے بنی آدم ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔

﴿ستر عورت کے متعلق ضروری فقہی مسائل﴾

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے ایسے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھی جن سے بدن کا رنگ نظر آتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھی جس سے بالوں کا رنگ جھلکتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ عورت پر جن اعضاء کا نماز میں چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو مثلاً پنڈلی، ران، سینہ، چھاتی وغیرہ کا چوتھائی حصہ تین بار " سبحان اللہ " کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی اگر کھلنے کے بعد فوراً ڈھانپ لیا تو کچھ حرج نہیں نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں عورت کے سر کا چوتھا حصہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" پڑھنے کی مقدار

کھلا رہا تو نماز جائز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کے سر سے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھا حصہ نماز میں تین بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ نماز میں اگرچہ عورت کے لئے چہرہ چھپانا ضروری نہیں لیکن غیر محرم کے سامنے چہرہ کھولنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ عورتوں کے لئے نماز میں پاؤں ڈھانپ لینا افضل (بہتر) ہے۔

مسئلہ۔ عورت کی آواز بھی پردہ ہے اگر کسی عورت نے نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ بعض عورتیں برہنہ غسل کرتی ہیں اور دوسری عورتوں سے پردہ نہیں کرتیں یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

مسئلہ۔ ایک عورت کے لئے دوسری عورت کا ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ دیکھنا خواہ وہ ماں یا بیٹی ہی کیوں نہ ہو حرام اور گناہ ہے۔

مسئلہ۔ جب بچی سات سال کی ہو جائے تو اس کی ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا حصہ ماں اور بہن کے لئے بھی دیکھنا جائز نہیں ہے۔

نماز کا وقت ہونا

شریعت مطہرہ نے ہر نماز کے لئے ایک وقت مقرر کردیا ہے اور وقت مقررہ سے پہلے اگر نماز پڑھ لی جائے تو ادا نہیں ہوگی۔اس لئے کہ وقت سے پہلے نماز فرض ہی نہ تھی بلکہ دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ اگر وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھی جائے تو ادا نہیں بلکہ قضاء شمار ہوگی۔اس لئے مسلم خواتین پر اوقات نماز کی پہچان پھر انکی حفاظت کرنا بہت

ضروری ہے وقت ویسے بھی بہت قیمتی سرمایہ ہے امام شافعیؒ کا مشہور مقولہ ہے۔

اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ وقت کاٹنے والی تلوار ہے۔

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا

نماز کا وقت ہونا شرائط نماز میں داخل ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوتًا (النساء) بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین پر نماز وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی ہے۔

اوقاتِ نماز

نماز فجر کا وقت : فجر کا وقت صبح صادق ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور طلوع آفتاب تک باقی رہتا ہے۔

نماز ظہر کا وقت : ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا نہ ہو اس وقت تک باقی رہتا ہے۔

عصر کا وقت : ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج چھپنے تک باقی رہتا ہے، لیکن جب سورج زرد ہو جائے تو عصر کا مکروہ وقت داخل ہو جاتا ہے۔

مغرب کا وقت : جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جو سفید شفق غائب ہونے تک باقی رہتا ہے، ہندو پاکستان کے علاقوں میں کم از کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ مغرب کا وقت رہتا ہے۔

عشاء کا وقت : مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو صبح صادق تک رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

نمازوں کے اوقات اور ان کے تسلسل کی حکمت

نمازوں کے تکرار اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ان کے تسلسل میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے اس میں نفس انسانی کے لئے مکمل اور صالح غذا کا سامان ہے اور ماسوئی اللہ سے غفلت اور قلب و روح پر مادیت کے حملوں سے بچاؤ کا پورا انتظام ہے۔ حضرت امام شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں "امت کی سیاست اور اس کی زندگی کا نظام اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک ہر تھوڑی مدت اور وقفہ کے بعد اس کی نگہداشت نہ کی جاتی رہے، یہاں تک کہ نماز کے لئے اس کا انتظار اور اس کے لئے بہت پہلے سے تیاری نماز ہی کے رنگ اور نمازی کے نور کا ایک حصہ ہے اور اسی کے حکم میں آتا ہے اور اس طرح اکثر اوقات اس دائرے میں آجاتے ہیں۔ ہم کو اس کا تجربہ ہے کہ جو تہجد کی نماز کی نیت کے ساتھ سوئے گا وہ کم از کم بہائم (جانوروں) کی نیند نہ سو سکے گا۔ اسی طرح کسی نماز یا کسی ورد کی فکر دامن گیر ہو گی تو وہ بہیمیت (حیوانیت) میں پڑنے سے باز رہے گا۔

اوقات نماز اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فجر کے وقت شروع ہونے یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اور فجر کے دو فرض ادا کرنے کے بعد بھی آفتاب کے ایک نیزہ بلند ہونے تک نماز نفل مکروہ ہے اسی طرح عصر کے بعد غروب آفتاب تک بھی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ لیکن ان تین اوقات میں فرض نماز کی قضاء اور نماز جنازہ، سجدہ تلاوت بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ طلوع آفتاب اور استواء (نصف النھار) اور غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز خواہ فرض ہو یا قضاء، نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت ہو جائز نہیں مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ عصر اور مغرب کے درمیان سورج کے متغیر (تبدیل) ہونے سے پہلے سجدہ تلاوت، نماز جنازہ، قضاء فرض، وتر جائز ہے اور نوافل مکروہ ہیں۔

مسئلہ۔ وقت ہو جانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل اور بہتر ہے عورتوں کو اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں۔

قبلہ کی طرف رخ کرنا

اللہ جل شانہ کا مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے بیت اللہ کو ان کا قبلہ مقرر فرمادیا۔ دنیا میں سب سے پہلا متبرک گھر یہی ہے جو لوگوں کی توجہ الی اللہ کے لئے مقرر کیا گیا اور بطور ایک عبادت گاہ اور نشان ہدایت کے بنایا گیا۔ کعبۃ اللہ شریف مرکز ارض پر واقع ہے۔ بعض روایات کے مطابق بیت اللہ زمین کی ناف پر موجود ہے۔ وہ نقطہ جو زمین بنا کر پانی پر گرایا گیا اسی مقام پر ابھرا تھا جہاں بیت اللہ قائم ہے، لاکھوں مسلمان مرد اور عورتیں ہر سال بیت اللہ کا حج کرتے اور زیارت کا شرف حاصل کرنے کی خاطر مکہ معظمہ کی طرف سفر کرتے ہیں۔ کروڑوں انسان اظہار بندگی کے خاطر نماز میں قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوتے ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہونے کو استقبال قبلہ کہتے ہیں اور استقبال قبلہ نماز کی شرائط میں سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ — اور جہاں بھی ہو تم پس اپنے چہرے بیت اللہ شریف کی طرف کرو۔

نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کی حکمت اور اس کے اثرات

شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔ چونکہ کعبہ

اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے اس لئے اس کی تعظیم واجب ہے اور سب سے بڑی تعظیم یہ ہے کہ سب سے اچھے حال اور کیفیت میں اس کی طرف رُخ کیا جائے۔ایک خاص جہت (قبلہ) کی طرف رُخ کر کے کھڑا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی شعائر میں سے ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ نمازی کے اندر انابت اور خشوع خضوع کی کیفیات و صفات پیدا ہوں اور وہ یہ محسوس کرے کہ وہ ایک غلام کی طرح آقا کے حضور میں سر تسلیم خم کئے مؤدب کھڑا ہے اور اسی لئے اس کو نماز کی شرط قرار دیا گیا ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ۲۶۱)

اس حکیمانہ قانون (استقبال قبلہ) نے عالمی سطح پر ایک ایسی فکری و روحانی وحدت پیدا کر دی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں اور جس کا ملّی اتحاد و قلب و روح کی ہم آہنگی، جمعیتِ قلبی اور ایک رخ پر اپنی ساری توجہ مرکوز کرنے میں بڑا اہم حصہ ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں

"نماز میں ایک ایسی چیز کی طرف رضاو تقرب الٰہی کے جذبہ سے رخ کرنا جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ مخصوص کر دی گئی ہے جمعیت خاطر، خشوع و خضوع اور حضوری قلب پیدا کرنے کا بہت مفید ذریعہ ہے اور اس میں وہ انداز پایا جاتا ہے جو بادشاہ کے سامنے کھڑا ہونے والے کا ہوتا ہے"

وہ کہتے ہیں:۔

"دل کی توجہ چونکہ ایک پوشیدہ چیز تھی اس لئے (اس کی علامت کے طور پر) رُخ کو بیت اللہ کی طرف کرنا اس کا قائم مقام قرار دیا گیا ہے، اور اس کو وضو، ستر عورت اور پاکی ہی کی طرح شرط قرار دیا گیا ہے، چونکہ تعظیم امر خفی اور دل کا فعل ہے اس لئے جسم کی وہ حرکات و سکنات جن کو آداب شاہی میں شمار کیا جاسکتا ہے اور بادشاہوں کے حضور میں ان کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے، اس تعظیم کا ثبوت اور اس کا قائم مقام قرار دیا گیا"

﴾ استقبال قبلہ اور ضروری فقہی مسائل ﴿

مسئلہ۔ اگر کسی ایسی جگہ پر ہو کہ جہاں خود کو قبلہ رخ معلوم نہ ہو اور نہ ہی وہاں کوئی آدمی ہے جس سے پوچھ لیتی تو ایسی صورت میں تحری (اچھی طرح غور و فکر) کر کے ایک رخ متعین کرتے ہوئے نماز پڑھے اگرچہ رخ صحیح نہ تھا پھر بھی نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ قبلہ معلوم نہ ہونے کی صورت میں اگر بغیر سوچ بچار کے غلط سمت نماز پڑھ لی تو نماز لوٹانا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نماز کے دوران کسی نے بتادیا کہ کعبہ کی سمت یہ ہے تو اسی حالت میں گھوم جائے اور باقی نماز پوری کرے اس لئے کہ پہلی نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ بحری جہاز، ہوائی جہاز، کشتی، گاڑی میں قبلہ کی سمت اگر گھومتی جائے تو نمازی بھی گھومتا جائے اگر ممکن ہو اگر ممکن نہ ہو یا سامان کے چوری ہونے کا خطرہ ہو تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا شروع کردے، بعد میں اگرچہ رخ تبدیل بھی ہو جائے کوئی مضائقہ نہیں نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر قبلہ کی سمت کا خود کو پتہ نہ چل رہا ہو مگر پاس آدمی موجود ہے لیکن شرم کی بناء پر اس سے پوچھے بغیر ہی نماز ادا کرلی تو نماز نہ ہوگی۔ اور ایسی شرم سے باز رہنا چاہئے۔

مسئلہ۔ مکۃ مکرمۃ میں رہنے والوں کے لئے عین بیت اللہ کی سیدھ منہ کرنا ضروری ہے۔ اور غیر مکہ والوں کے لئے سمت کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔

مسئلہ۔ اگر سوچ بچار سے ایک رخ متعین کر کے نماز پڑھنی شروع کردی پھر دوران نماز معلوم ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوگی قبلہ تو دوسری طرف ہے تو فوراً نماز ہی میں اس طرف گھوم جائے اور باقی نماز کو پورا کرے تو نماز ہو جائے گی اگر معلوم ہونے کے بعد وہ قبلہ کی طرف نہ گھومی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ بیت اللہ (یعنی وہ عمارت جس کے گرد طواف کرتے ہیں) کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے اور نماز پڑھنے والی کو اختیار ہوگا کہ جس طرف چاہے منہ کرکے نماز پڑھ لے۔

مسئلہ۔ بیت اللہ شریف کے اندر فرض نماز اور نفل نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت سخت بیمار ہو اور قبلہ کی طرف منہ کرنے سے سخت تکلیف ہوتی ہو تو جس طرف مریضہ کا منہ ہو اسی طرف نماز پڑھ لے۔

نماز کی نیت کرنا

نیت در حقیقت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں، نماز پڑھنے والی جس نماز کو ادا کرنا چاہتی ہے، تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہنے سے پہلے اپنے دل میں اس کا ارادہ کرے مثلاً ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو ارادہ کرے کہ میں آج کے دن کی فرض نماز ظہر پڑھتی ہوں۔ نماز اور دیگر تمام عبادات، ایمانیات، معاملات اور اخلاقیات میں نیت کی بڑی اہمیت ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔ نِیَّةُ المُؤمِنِ خَیرٌ مِّنْ عَمَلِه مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ نیت نماز کے لئے شرط اور ضروری ہے۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

نیت کے شرط ہونے کی عقلی وجہ

نماز میں نیت اس لئے شرط ہے کہ عبادت اور عادت میں فرق نیت ہی سے ہوتا ہے۔ یعنی افعال نماز قیام، رکوع، سجود وغیرہ نیت ہی کی بناء پر عبادت بن جاتے ہیں اور نیت کے بغیر یہ عادت شمار ہوتے ہیں۔ نیز ایک نماز کا امتیاز دوسری نماز سے نیت ہی کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔ یعنی ادا نماز اور قضاء کے درمیان فرق اور اسی طرح نماز فرض اور نماز نفل و سنت اور

واجب کے درمیان بھی فرق نیت ہی کے واسطہ سے ہوتا ہے۔

﴿ نیت اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ اگر دل سے ارادہ کرلیا اور زبان سے کچھ نہ کہا تو نماز درست ہے لیکن دل کے ارادہ کے ساتھ زبان سے بھی نیت کے الفاظ کہہ لینا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ نفل نماز کے لئے یہی کافی ہے کہ نفل نماز پڑھتی ہوں یہی حکم سنت اور تراویح کا بھی ہے۔

مسئلہ۔ لمبے چوڑے نیت کے الفاظ دہراتے رہنا فضول اور ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر دل سے نیت نہ کی اور زبان سے لمبی چوڑی نیت کی عبارت پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

نمازوں کی نیت کرنے کا طریقہ

فرض نماز کی نیت : نیت کرتی ہوں چار رکعت فرض ظہر کی ۔واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام لے۔ مثلاً فجر کے فرض یا مغرب کے فرض باقی نیت اسی طرح کرے۔

وتر نماز کی نیت: نیت کرتی ہوں تین رکعت نماز وتر واجب اللیل کی رخ میرا کعبے شریف کی طرف واسطے اللہ کے اللہ اکبر۔

سنتوں کی نیت : نیت کرتی ہوں چار رکعت نماز ظہر کی سنتوں کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام لے مثلاً مغرب کی سنتیں یا فجر کی سنتیں باقی نیت اسی طرح کرے۔

نفلوں کی نیت : نیت کرتی ہوں دو نفل نماز ظہر کی رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اسی طرح جو نماز پڑھے اس کا نام ہے۔

رکعات نماز کی تفصیل

نماز فجر : فجر کی چار رکعتیں ہیں۔دو سنتیں مؤکدہ اور دو فرض

نماز ظہر : ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں۔ چار سنتیں مؤکدہ، چار فرض ،دو سنت مؤکدہ، دو نفل۔

نماز عصر : عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں،چار فرض ،چار سنت غیر مؤکدہ۔

نماز مغرب : مغرب کی سات رکعتیں ہیں۔ تین فرض،دو سنتیں مؤکدہ، پھر دو نفل۔

نماز عشاء : عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں۔چار سنتیں غیر مؤکدہ، پھر چار فرض، پھر دو سنتیں مؤکدہ ،پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل۔

خشوع و خضوع

خشوع کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں شروع سے لے کر آخر تک دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھا جائے خضوع سے مراد یہ ہے کہ نماز کے تمام ارکان کو سکون اور وقار کے ساتھ ادا کیا جائے۔اور نمازی پر دوران نماز اطمینان کی کیفیت طاری ہو حقیقت میں یہ نماز کی روح اور جان ہے۔اس لئے کہ دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھنا اور یاد الٰہی میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور ہیبت کا لحاظ اور اہتمام ہی نماز کا اصل مقصد ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ میری یاد کے لئے نماز پڑھو

اس کے بغیر نہ نماز کے نتائج اور ثمرات نصیب ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کی فضیلتیں حاصل ہو سکتی ہیں بلکہ ایسے شخص کے لئے قرآن و حدیث میں وعیدیں بیان کی گئی ہیں، جو خشوع و خضوع کی بجائے غافل دل سے نماز پڑھتا ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ جنھیں نماز سے رنج ودرماندگی کے سوا کوئی چیز نصیب نہیں ہوتی، اور اس کا سبب ان کے دل کی غفلت ہے کہ وہ محض بدل(ا) سے نماز پڑھتے ہیں دل غافل ہوتا ہے۔

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کی نماز کا چھٹا یا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے اور بس یعنی ان کی نماز بس اسی قدر لکھی جاتی ہے جس میں حضور قلب ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز ایسے پڑھو جیسے کوئی کسی کو رخصت کرتا ہے یعنی نماز میں اپنی خودی اور خواہشات بلکہ ہر ماسوی اللہ کو اپنے دل سے رخصت کر دے اور اپنے آپ کو بالکلیہ نماز میں مصروف کر دیں۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں۔ جسے نماز میں خشوع حاصل نہیں اس کی نماز ہی نہیں اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ جس نماز میں حضور قلب نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے زیادہ قریب ہے۔ ان وعیدوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں خشوع و خضوع پیدا کیا جائے۔

خشوع و خضوع حاصل کرنے کی تدبیر

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ "کیمیائے سعادت،، میں لکھتے ہیں کہ نماز میں دو وجہ سے غفلت ہوتی ہے ان میں سے ایک سبب ظاہری اور ایک باطنی ظاہری سبب تو یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھی جائے جہاں شور وہنگامہ ہو تو دل ادھر متوجہ ہو جائے کیونکہ دل آنکھ اور کان کے تابع ہے اس کی تدبیر یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز پڑھے۔ جہاں کچھ سنائی نہ دیتا ہو، اور اگر وہ جگہ

تاریک ہو یا آنکھیں بند کرے تو زیادہ بہتر ہے اکثر عباد (عبادت کرنے والے) عبادت کے لئے چھوٹا سا مکان الگ بنا لیتے ہیں۔ کیونکہ کشادہ مکان میں دل پراگندہ ہو جاتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو قرآن شریف تلوار اور تمام اشیاء کو جدا کردیتے تھے تاکہ ان کی طرف مشغولیت نہ ہو رہ گیا باطنی سبب تو وہ یہ ہے کہ پریشان خیالات خطرات و وساوس دل میں آئیں اس کا علاج بہت دشوار اور نہایت سخت ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں ایک تو ایسا کسی کام کے سبب ہوتا ہے کہ اس وقت دل اس کی طرف مشغول ہو اس کا علاج تو یہ ہے کہ پہلے اس سے فارغ ہو جائیں پھر نماز پڑھیں۔ جناب رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَالْعِشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعِشَاءِ — جب کھانا اور نماز حاضر ہو تو پہلے کھانے سے ابتداء کرو۔

علیٰ ھذا القیاس اگر کوئی بات کہنی سننی ہو تو پہلے وہ کہہ دے پھر نماز میں مشغول ہو دوسری قسم ایسے کاموں کا خیال اور اندیشہ ہے جو ایک ساتھ میں پورے نہ ہوں۔ یا واہیات خیالات عادت کے موافق خود بخود دل پر غالب ہوگئے ہوں اس کی تدبیر یہ ہے کہ قرآن و ذکر جو نماز میں پڑھتا ہو ان کے معانی میں دل لگائے اور ان پر غور کرے تاکہ وہ خیالات اس سے دور ہو جائیں اگر خیالات زیادہ غالب نہیں اور کسی کام کی خواہش زیادہ قوی نہیں تو یہ تدبیر اور سوچ اسے ان خیالات سے محفوظ کردے گی لیکن اگر خواہش قوی ہوگی تو اس سوچ سے اس کا خیال رفع نہیں ہوگا اس کی تدبیر یہ ہے کہ مسہل پئے۔ تاکہ مرض کے مادہ کا باطن سے قلع قمع کردے اور اس مسہل کا نسخہ یہ ہے کہ جس چیز کا خیال رہتا ہے اسے ترک کرنے کی فکر کرے تاکہ اس سے نجات پائے۔ اگر ترک نہیں کرسکے گا تو اس کے خیال سے ہرگز محفوظ نہیں ہوگا اور اس کی نماز انہی خیالات منتشرہ کی نذر ہو جائے گی۔ اس نمازی کی مثال یوں ہوگی جیسے کوئی شخص درخت کے نیچے بیٹھ کر یہ چاہے کہ چڑیوں کا چہچہانہ نہ سنے اور لاٹھی اٹھا کر انہیں اڑا دے۔ ظاہر ہے وہ اسی وقت پھر آکر بیٹھیں گی۔ اگر ان سے نجات

چاہتا ہے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اس درخت کو جڑ سے کاٹ ڈالے اس لئے کہ جب تک وہ درخت رہے گا چڑیاں اس پر ضرور بیٹھیں گی اسی طرح جب تک کسی کام کی خواہش اس کے دل پر غالب رہے گی تو خیالات منتشرہ بھی احاطہ کیے رہیں گے،،

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی دوسری تصنیف میں اس کے بارے میں لکھتے ہیں۔

،،ہاں یہ ضروری ہے شروع شروع میں پوری طرح حضور قلب قائم رکھنے میں تم کو بہت دشواری معلوم ہو گی لیکن عادت ڈالو گے تو رفتہ رفتہ ضرور عادت ہو جائے گی۔اس لئے اس کی طرف توجہ کرو،اور اس توجہ کو آہستہ آہستہ بڑھاؤ۔ مثلاً اگر تم کو چار فرض پڑھنے ہیں تو دیکھو کہ اس میں حضور قلب کس قدر حاصل ہوا فرض کرو،کہ ساری نماز میں دو رکعت کے برابر تو دل کو توجہ رہی اور دو رکعت کے برابر دل کو غفلت رہی تو ان دو رکعتوں کا نماز میں شمار ہی نہ کرو اور اتنی نفلیں پڑھو کہ جن میں دو رکعت کے برابر حضور قلب حاصل ہو جائے ،غرض جتنی غفلت زیادہ ہو اسی قدر نفلوں میں زیادتی کرو حتیٰ کہ اگر دس نفلوں میں چار فرض رکعتوں کا حضور قلب پورا ہو جائے تو کرو کہ حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے فرائض ان نفلوں سے پورا فرما دے گا اور اس کی کمی کا تدارک نوافل سے منظور فرمالے گا،،۔ (تبلیغ دین)

وضو کا مسنون طریقہ

وضو شروع کرتے وقت نیت کر کے پہلے تسمیہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھے اور پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو کلائیوں (گٹوں) تک دھوئے ،پھر تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی کے ساتھ دانت اچھی طرح صاف کرلے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے پھر تین مرتبہ چہرہ و پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو (کنپٹی) سے لے کر دوسرے کان کی لو تک دھوئے اگر ناک میں کیل وغیرہ ہو تو اس کو ضرور ہلائیں تاکہ اس کے نیچے

تک پانی پہنچ جائے ورنہ وضوء نہ ہوگا اس کے بعد پہلے تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے پھر اسی طرح بایاں ہاتھ دھولے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر ہلائیں اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چھلہ یا چوڑیاں پہنی ہوئی ہوں تو ان کو ضرور ہلائیں تاکہ پانی پہنچ جائے ورنہ وضوء نہ ہوگا۔ پھر ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو از سر نو تر کرے پھر دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں اور شہادت کی انگلیوں کو الگ کرکے باقی تین انگلیوں کے سروں کو آپس میں ملائے اور پیشانی کے بالوں سے مسح شروع کرکے سر کے درمیانی حصہ کا مسح کرتے ہوئے اس طرح ہاتھوں کو گدی تک لے جائے کہ ان کی ہتھیلیاں سر سے الگ رہیں پھر انگلیاں علیحدہ کرکے ہتھیلیوں سے سر کے دائیں بائیں حصہ کا مسح کرتے ہوئے ہاتھوں کو گدی سے پیشانی کی طرف اس طرح کھینچے کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں سر سے اوپر کی طرف اٹھی رہیں پھر شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر کا اور انگوٹھوں سے کانوں کے باہر کا مسح کرکے انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے اس کے بعد پہلے تین مرتبہ دایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے اور پھر اس طرح بایاں دھوئے۔ دونوں ہاتھ، پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی کرے اور جس کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو انگلیوں کے درمیان داخل کرے اور نیچے سے اوپر کو کھینچے۔ دائیں پاؤں کا خلال چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کردے بائیں پاؤں کا خلال انگوٹھے سے شروع کرکے چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔

نماز پڑھنے کا مختصر طریقہ

وضو کرکے پاک جگہ پر اس طرح کھڑی ہو کہ اس کا رخ بالکل قبلہ کی طرف ہو دونوں پاؤں بھی سیدھے قبلہ رخ ہوں اور ان کی انگلیوں کا رخ بھی قبلہ کی طرف ہو دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پڑے اب دل میں نماز کی نیت

کرتے ہوئے **السلام علیکم ورحمۃ اللہ** کہے اور نماز سے نکلنے کی نیت کرے، اور **علیکم** کہتے ہوئے ان فرشتوں پر سلام کی نیت کرے جو دائیں طرف ہوں۔ پھر اس طرح بائیں طرف منہ کرکے سلام پھیرے اور **السلام علیکم ورحمۃ اللہ** کہے اور اسی وقت کے خطاب سے ان فرشتوں کی نیت کرے جو بائیں طرف ہوں۔ یہ دو رکعت پوری ہوگئی۔ اگر کسی کو چار رکعت نماز پڑھنی ہو تو دوسری رکعت پر بیٹھ کر تشہد **عبدہ ورسولہ** تک پڑھ کر کھڑی ہوجائے اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھے تیسری رکعت,, **بسم اللہ الرحمن الرحیم**،، پڑھ کر شروع کردے اس کے بعد سورۃ فاتحہ پھر کوئی سورۃ پڑھے پھر رکوع اور دونوں سجدے اس طرح کرے جس طرح پہلے بیان ہوا تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہو کر چوتھی رکعت کے لئے کھڑی ہوجائے اور کھڑے ہوتے ہوئے زمین پر ہاتھ سے ٹیک نہ لگائے۔ اس رکعت کو شروع کرتے ہوئے بھی ,,**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ،،پڑھے۔ اس کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھے۔ پھر دوسری کوئی سورۃ پڑھے، پھر اسی طرح رکوع اور دو سجدے کرے جس طرح پہلے بیان ہوا، چوتھی رکعت کے دوسرے سجدہ سے فارغ ہوکر اسی طرح بیٹھ جائے جیسے دوسری رکعت میں بیٹھی تھی اور التحیات پورا پڑھ کر درود شریف، پھر دعا پڑھے اور اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیردے۔

فرائض نماز اور نماز پڑھنے کا مفصل طریقہ

شرائط نماز کے بعد نماز کے فرائض وارکان کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ فرائض وارکان سے مراد وہ امور ہیں جو نماز کی ذات میں داخل ہوں ان کو نماز کے اجزاء ترکیبیہ اور اجزاء داخلی بھی کہا جاتا ہے۔

تعداد فرائض: نماز میں یہ چھ چیزیں فرض ہیں

(۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ

فرائض کی اہمیت: نماز میں ایک فرض بھی جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے یا بھول کر چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔

تکبیر تحریمہ: نماز شروع کرتے وقت جو "اللہ اکبر" (اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے) کہتے ہیں اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر افتتاح کہا جاتا ہے۔ تکبیر اولیٰ بھی اسی کا نام ہے۔

وجہ تسمیہ: تحریم کے معنی حرام کر دینا، چونکہ اس تکبیر کے بعد وہ تمام کام جو نماز سے پہلے جائز تھے حرام ہو جاتے ہیں مثلاً بولنا، کھانا، پینا وغیرہ اس لئے اس کو تکبیر تحریمہ کہتے ہیں اور یہ نماز کا پہلا فرض ہے۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کا ارشاد ہے "وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ" (اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کیجئے)۔

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی مرفوع حدیث ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ

رسول اللہ ﷺ تکبیر (تحریمہ) کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت حاتم اصمؒ کا واقعہ۔

ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان سے کسی نے ان کی نماز کا حال دریافت کیا، فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں وضوء کامل کر کے اس جگہ آتا ہوں جہاں نماز پڑھنے کا ارادہ ہو وہاں آکر بیٹھتا ہوں یہاں تک کہ میرے سب اعضاء مطمئن ہو جاتے ہیں پھر میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور کعبے کو اپنے ابرو کے سامنے اور پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے اور جنت کو دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو پشت کے پیچھے سمجھتا ہوں اور اس نماز کو سب سے آخری نماز سمجھتا ہوں پھر خوف و رجا کیساتھ کھڑا ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوں اور قرأت اچھی طرح پڑھتا ہوں اور رکوع تواضع کے ساتھ اور سجدہ خشوع کے ساتھ کرتا ہوں اور ساری نماز میں اخلاص کا اتباع کرتا ہوں پھر میں نہیں جانتا کہ قبول ہوئی یا نہیں؟ (احیاء العلوم)

نماز کے لئے کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ

فریضہ بندگی کی ادائیگی کے لئے مؤدبانہ انداز سے اس طرح سیدھی کھڑی ہو کہ گھٹنوں تک ہاتھ نہ پہنچ سکیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر پڑے ،دونوں قدموں کے درمیان کم از کم چار انگلی کا فاصلہ ہونا چاہئے۔دونوں پاؤں قبلہ رخ ہوں دائیں بائیں ترچھے نہ ہوں، پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ ہوں گردن جھکا کر ٹھوڑی سینہ کے ساتھ نہ لگائی جائے کیونکہ ایسا کرنا مکروہ ہے،اور بلاوجہ سینہ جھکا کر کھڑا ہونا ممنوع ہے۔

نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

باادب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے میں ایک راز پنہاں ہے۔وہ یہ ہے کہ نماز میں تمام بدن کا جناب باری تعالیٰ کے سامنے سکوڑلینا نفس کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں مؤدب کھڑے ہونے

پر آگاہ کرنے کے لئے ہے جیسا کہ ادنیٰ لوگوں پر بادشاہ کے حضور میں عرض و معروض کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے، مثلاً دونوں قدموں کا برابر رکھنا اور دست بستہ کھڑا ہونا اور نظر کو پست رکھنا ادھر اُدھر نہ دیکھنا اسی طرح نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا خدا کے ماننے والے کی فطرت کا تقاضہ ہے اور فرمانبردار کے لئے جھکنا ایک تواضع ہے اور سجدے میں گرنا کمال عبودیت کا اظہار ہے۔

نماز کی نیت

جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑی ہو جائے تو نماز کی نیت کرے، نیت حقیقت میں دل کے ارادے کا نام ہے۔ چنانچہ جو نماز پڑھ رہی ہو دل میں اس کو ادا کرنے کا ارادہ کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز پڑھنی ہو تو دل میں ارادہ کرے کہ آج کی ظہر کی نماز پڑھتی ہوں,, اللہ اکبر،،

ہاتھ اٹھانے کی کیفیت

دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اٹھائے کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں، اور اوپر کی طرف سیدھی ہوں، پھر آہستہ آواز سے ,,اللہ اکبر،، کہے۔

ہاتھ باندھنے کی صورت

اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اپنے سینہ پر بغیر حلقہ بنائے اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر آجائے۔

کندھے تک ہاتھ اٹھانا حدیث مبارکہ کی روشنی میں

خواتین کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں، حضرت وائل بن حجرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

وسلم نے فرمایا،اے وائل جب تم نماز پڑھنے لگو تو دونوں ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاؤ،اور عورتیں دونوں ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائیں۔ (معجم کبیر الطبرانی)

تکبیر تحریمہ میں عورت کا کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

تکبیر تحریمہ میں عورت کو کندھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے کم ہے اور عورت کے ستر حال کے مناسب بھی اسی حد تک ہاتھ اٹھانے ہیں کیونکہ زیادہ اٹھانے سے سینہ کھل جانے کا امکان ہے۔دوسری بات یہ بھی ہے کہ عورت ہاتھ کپڑے کے اندر اٹھاتی ہے اگر وہ کانوں کی لو تک مرد کی طرح ہاتھ لے جائے تو وقت ہوگی منہ اور ناک کپڑے سے بند ہوجانے اور باقی بدن کھل جانے کا اندیشہ ہے۔

تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس امر کا اعتراف کرتے ہوئے اٹھائے کہ طاقت اور قوت تیرا حق ہے مجھے کوئی قدرت اور طاقت نہیں پس جب نماز پڑھنے والی,, اللہ اکبر،، کہے تو دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھائے تاکہ معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا سب سے وہ دستبردار ہو کر اللہ کے حضور آگئی۔

سینہ پر ہاتھ باندھنا اور سائنسی نقطہ نظر

خواتین نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہے تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں یہ تاثیر پیدا ہوجاتی ہے کہ بچوں کے اندر براہ راست انوار کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے۔جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن(PATTERN) بن جاتا ہے جو

بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے ایسے بچوں میں رضا و تسلیم کی کیفیت پیدا ہو کر بچوں میں خوش رہنے کی عادت ڈالتی ہے۔ نمازی ماؤں کے بچوں کے اندر گہرائی میں تفکر کرنے اور لطیف سے لطیف تر معانی پہچاننے اور معاملات کو سمجھنے کی صلاحیتیں روشن تر ہو جاتی ہیں،،۔ (روحانی نماز)

﴿ تکبیر تحریمہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے تکبیر تحریمہ کیلئے،، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،، کہا تو نماز شروع نہ ہو گی کیونکہ یہ بھی برکت کے واسطے ہے گویا اس نے اپنے لئے برکت مانگی۔ پس نمازی عورت کی حاجت شامل ہونے کی وجہ سے خالص تعظیم نہ رہی اس لئے نماز شروع نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ تکبیر تحریمہ اتنی بلند آواز سے کہنا لازم ہے کہ اپنے کانوں تک آواز پہنچے، اگر صرف دل میں ادا کیا یا اتنی پست آواز سے کہا کہ خود بھی نہ سن سکے تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہہ لی جائے اور نیت بعد میں کی جائے تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ نماز فرض اور نماز واجب میں قیام کی حالت میں تکبیرِ تحریمہ کہنا ضروری ہے مگر عذر کی بناء پر بیٹھ کر،، اللہ اکبر،، کہنا جائز ہے، اس طرح نماز نفل میں بیٹھ کر تکبیر تحریمہ کہنا درست ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں بیٹھنا حکمی قیام ہے۔

مسئلہ۔ اگر اللہ کہا یا فقط اکبر تو نماز شروع نہیں ہو گی، نماز میں داخل ہونے کے لئے،، اللہ اکبر،، پورا جملہ کہنا شرط ہے۔

مسئلہ۔ کوئی عورت اللہ کی بجائے آللہ اور اکبر کی بجائے آکبر یا اکبار کہہ دے تو اس کی نماز نہیں ہو گی۔

مسئلہ۔ قبلہ رخ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہے مگر مجبوری کی صورت مستثنیٰ ہے۔

ثناء اور تاثیر روحانی

جب نماز پڑھنے والی الفاظِ ثناء ادا کرتی ہے تو روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الٰہی میں جذب ہو جاتی ہے۔اور پورے جسمانی نظام میں اللہ تعالیٰ کی صفات روشنی بن کر سرایت کر جاتی ہے جسم کا رواں رواں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے

(روحانی نماز)

نماز میں ثناء پڑھنے کی حکمت

بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالیشان امیر کبیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہتا ہے۔تو پہلے اس کی مدح و ثنا اور اس کی بزرگی و جلال اور اپنی ذلت و پستی اور انکساری بیان کرتا ہوا اپنی حاجت کا اظہار شروع کرتا ہے۔وہی طریقہ یہاں بھی سکھایا گیا ہے تاکہ نفس انسانی کو خدا کی بزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو اور دل میں کمال حضور و انکسار پیدا ہو۔

﴿ ثناء اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ نماز میں ثنا پڑھنا مسنون یعنی سنت ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں ثناء رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے ،اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر ابتداء میں ثناء بھول گئی اور سورۃ فاتحہ شروع کردی پھر درمیان میں یاد آیا تو ثناء نہ پڑھے اس لئے کہ ثناء پڑھنے کا وقت گذر گیا۔

مسئلہ۔ اگر عورت امام کی اقتداء میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو ثناء پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر نیت کرنے کے بعد ثناء کی بجائے دعائے قنوت پڑھ لی تو سجدہ سہو ضروری نہیں نماز ہو جائے گی۔

تعوذ

ثناء پڑھنے کے بعد آہستہ آواز سے تعوذ پڑھے یعنی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ میں اللہ کی ذات کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ چاہتی ہوں۔

ثناء کے بعد تعوذ پڑھنے کا راز

نماز میں ثناء کے بعد اعوذ پڑھنا اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ (جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر اور اس کے وسواس سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے پناہ طلب کر) چونکہ فاتحہ اور سورۃ قرآن سے ہے۔اس لئے ان سے پہلے تعوذ پڑھنا ضروری ٹھہرا۔

﴿ تعوذ اور فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ نماز میں تعوذ پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ تعوذ رہ جائے تو بغیر سجدہ سہو کے نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ جب عورت امام کے پیچھے نماز ادا کرے، تو تعوذ نہ پڑھے۔

مسئلہ۔ تعوذ صرف پہلی رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔

تسمیہ

تعوذ کے بعد آہستہ آواز سے تسمیہ یعنی" بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم"، پڑھے، جیسا کہ احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔

عَن عَلِّيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي صَلٰوتِهٖ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھتے تھے۔

ابتداء فاتحہ میں تسمیہ پڑھنے کی حکمت

ابتداء فاتحہ میں بسم اللہ پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔

﴿ تسمیہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ نماز میں تسمیہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پہلے تسمیہ پڑھی جاتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر تسمیہ رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور سجدہ سہو بھی لازم نہیں آتا۔

سورۃ فاتحہ

تعوذ اور تسمیہ کے بعد سورۃ فاتحہ پڑھنی شروع کرے۔اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الكِتَابِ

سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی

سورۃ فاتحہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ☆ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ☆ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ☆ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ ☆ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْنَ ☆

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔ جزاء کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم کو سیدھا راستہ دکھلا۔ان لوگوں کا راستہ جن پر تو انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غصہ کیا گیا اور نہ گمراہوں کا۔

سورۃ فاتحہ کی خصوصیات

یہ سورۃ بہت سی خصوصیات کی حامل ہے۔ جن میں سے چند یہ ہیں

(۱) اس سے قرآن کریم شروع ہوتا ہے۔

(۲) اس سے نماز شروع ہوتی ہے۔

(۳) سب سے پہلی سورت جو مکمل طور پر نازل ہوئی یہی سورۃ ہے۔

(۴) فاتحہ پورے قرآن کا متن ہے اور سارا قرآن اس کی شرح ہے۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل

احادیث مبارکہ میں سورۃ فاتحہ کی بہت زیادہ فضیلتیں بیان ہوئی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ،کہ سورۃ فاتحہ کی نظیر نہ توراۃ میں نازل ہوئی نہ انجیل میں نہ زبور میں اور نہ قرآن کریم میں کوئی سورۃ اس کی مثل ہے۔ (ترمذی)

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ قرآن پاک کی سب سورتوں میں سے عظیم ترین سورۃ سورۃ فاتحہ ہے۔ (قرطبی)

نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا راز

امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں:

نماز میں سورت فاتحہ بار بار پڑھی جاتی ہے۔ کیونکہ وہ جامع دعا ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں کی طرف سے گویا ان کو اس بات کی تعلیم کرنے کے لئے نازل فرمایا ہے۔ کہ ہماری حمد و ثنا اس طرح کیا کرتے ہیں، اور اس طرح خاص ہم سے استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اور اس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے، مانگا کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے طریقوں سے جن پر ہمارا غصہ ہوا ہے اور جو گمراہ ہوئے ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں۔ اور بہتر دعا وہی ہوتی ہے جو جامع ہوا کرتی ہے۔ فاتحہ میں اوّل اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بہتر دعا اس پر تربیت عامۃ اور اس کی رحمت عامۃ اور خاصۃ اور اس کی ملکیت اور اختیار جزا و سزا کا ذکر کر کے خدا سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

سورۃ فاتحہ اور ضروری فقہی مسائل

مسئلہ۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ فرائض کی آخری دو رکعتوں اور نماز مغرب کی آخری رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ فرائض کی آخری دو رکعتوں میں اگر فاتحہ نہ پڑھے تسبیح پڑھتی رہے یا بالکل خاموش کھڑی رہے تو بھی جائز ہے اور نماز ہو جائے گی لیکن تسبیح پڑھنا سکوت سے افضل ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں اور نوافل کی ہر رکعت میں اسی طرح جمعہ اور عیدین کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اتنی آواز سے فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کہ آواز اپنے کانوں تک پہنچے، اگر اس قدر آہستہ آواز سے فاتحہ پڑھے کہ آواز اپنے کان بھی نہ سن سکیں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔چنانچہ اگر دوسری سورۃ کی ایک آیت بھی پہلے پڑھ دی تو سجدہ سہو لازمی ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر سورۃ فاتحہ نسیاناً (بھولے سے) رہ جائے تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ سورۃ فاتحہ اگر کسی نے جان بوجھ کر چھوڑ دی تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے ورنہ گناہ گار ہوگی۔

آمین (اے اللہ تو ہماری دعا قبول فرما)

سورۃ فاتحہ کے اختتام پر پست آواز سے آمین کہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔
حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّآلِّيْن تک پہنچے تو آپ ﷺ نے آمین پست آواز کے ساتھ کہی۔ (ترمذی: ۴۳)

﴿ آمین اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ آمین کہنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ آمین پست آواز سے کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ اگر آمین رہ جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ آمین کہنے کے بعد فرضوں کی پہلی دو رکعتوں اور باقی سب نمازوں کی تمام رکعتوں

میں کوئی سورۃ یا کچھ حصہ قرآن پاک کا پڑھنا واجب ہے۔

سورۃ ملانا

آمین کہنے کے بعد سورۃ کی تلاوت سے پہلے آہستہ آواز سے تسمیہ پڑھ کر کوئی سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات تلاوت کرے۔

﴾ سورۃ ملانا اور ضروری فقہی مسائل ﴿

مسئلہ۔ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ ہر رکعت میں سورۃ سے پہلے تسمیہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ۔ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ نہیں پڑھی جاتی۔

مسئلہ۔ نماز وتر اور سنت اور نفل کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر سورۃ ملانا یا ایک بڑی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

قیام (نماز کے لئے کھڑا ہونا)

فرائض نماز میں سے ایک اہم رکن قیام ہے۔اس حالت میں نمازی دربار شاہی میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔اور اسی سے عاجزی و انکساری کا آغاز ہوتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ (البقرۃ پ۲) اللہ کے لئے کھڑے ہو جاؤ

یعنی خاموش خشوع کرتے ہوئے دعا کرتے والے اور اطاعت کرنے والے مخلص یعنی نماز

میں کیونکہ قیام نماز سے خارج تو فرض نہیں۔

قیام کے متعلق فرمان نبوی ﷺ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اَنَّه عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ صَلِّ قَائِماً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ

حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔اگر تمہاری طاقت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر پڑھو۔اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر کروٹ کے بل لیٹ کر پڑھو۔ (بخاری :۱۔۱۵)

قیام اور فضیلت

نماز میں قیام کا مرتبہ بہت نمایاں ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال نماز میں سب سے بہتر لمبے لمبے قیام کرنا ہے۔

قیام کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

کا بیان صفحہ نمبر۷۰ پر ,, نماز کے لئے کھڑے ہونے کا صحیح طریقہ،، کے عنوان کے تحت گذر چکا۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

قیام اور باطنی حقیقت

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف و مشہور کتاب ,, کیمیائے سعادت،، میں قیام کی باطنی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں ,, قیام کی حالت میں دل ہر قسم کے خیالات سے یکسو ہوکر اللہ تعالیٰ کی تعظیم پورے انکسار کے ساتھ بجا لائے۔اور قیامت کے دن کو یاد کرلے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور میری تمام ظاہری و باطنی حرکات اور اعمال پیش

ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ سب سے واقف ہیں۔ میرے دل میں جو کچھ تھا یا ہے اللہ تعالیٰ جاننے اور دیکھنے والا ہے۔ اور میرے ظاہر و باطن سے آگاہ ہے،،

قیام اور صحت جسمانی

جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔ نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی بناتا ہے، گٹھیا کے درد کو ختم کرتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔

(روحانی نماز)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں۔

(۱) جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں اب ان قرآنی الفاظ کے انوار پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیہ کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔

(۲) قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے

(۳) چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے، اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے۔ اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے اس وقت تک وہ نور

جسے سائنسی زبان میں غیر مرئی شعاعیں کہتے ہیں اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

(۴) قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ ۴۵ منٹ ایسی حالت میں کھڑا رہے تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے قوت فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۵) قیام سے موخر دماغ (جسکا کام چال ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہو جاتا ہے۔اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے۔جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس : ۶۴)

﴿ قیام اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ فرض نماز اور وتر اور سنت فجر میں اور اسی طرح نماز نذر یعنی منت والی نماز میں قیام ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں اس لئے بلا عذر بھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھنا جائز ہے سنت فجر کے علاوہ باقی سنتوں کا بھی یہی حکم ہے یعنی سنت فجر بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے۔کیاآپ نصف ثواب چاہتی ہیں؟

مسئلہ۔ ایک پاؤں پر کھڑا ہونا اور دوسرے کو اوپر اٹھالینا بلا عذر مکروہ تحریمی ہے۔اور مجبوری کی بناء پر بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ تین عذر ایسے ہیں جن کی بناء پر بیٹھ کر نماز پڑھنی جائز ہے۔

ا۔بیماری ۲۔بڑھاپا ۳۔برہنگی یعنی ستر پوشی کے لئے کپڑا میسر نہ آنا۔

مسئلہ۔ بعض عورتیں پہلی رکعت میں قیام کرتی ہیں پھر باقی نماز بغیر عذر کے بیٹھ کر پوری کرتی ہیں۔اس صورت میں ان کی نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ طویل قیام کرنے والی نماز میں آسانی کی خاطر ایک پاؤں پر زور دیکر کھڑا ہونا اور کبھی دوسرے پاؤں کے سہارے کھڑا ہونا افضل و مستحب ہے۔ لیکن دوسرے پاؤں گھوڑے کی مانند اس طرح ڈھیلا نہ چھوڑدے جس سے وہ مڑ جائے کیونکہ ایسا کرنا ہر حال میں مکروہ ہے خواہ طویل قیام ہو یا مختصر۔

مسئلہ۔ اگر ریل گاڑی میں کھڑی ہو کر نماز نہ پڑھ سکتی ہو تو بیٹھ کر پڑھ لے۔

قرأت (نماز میں قرآن پاک پڑھنا)

قرأت وہ مقدس عمل ہے جس سے نمازی اللہ جل جلالہ کی عظمت و کبریائی اور اپنی عاجزی اور خاکساری بہتر سے بہتر الفاظ میں زبان سے ادا کرتا ہے قرأت میں ادا کئے جانے والے الفاظ حقیقت میں وہ اللہ تعالٰی کے باعظمت کلام ازلی کے انوار اور تجلیات ہیں اگر یہ انوار حروف کی ظاہری صورت میں جلوہ گر نہ ہوتے تو کمزور مادی انسان ان کی عظمت اور شان کا متحمل نہ ہوتا۔ قرأت نماز میں فرض ہے اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

فَاقْرَءُ وامَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرانِ قرآن جتنا میسر ہو نماز میں پڑھو (المزمل پ۲۹)

حضور ﷺ کا فرمان ہے:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ صَلٰوةَ اِلاَّ بِقَرَائَةٍ (مسلم)

حضرت ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز قرأت کے بغیر نہیں ہوتی۔

قرأت اور ظاہری حقیقت

قرأت کی ظاہری حقیقت تو یہ ہے کہ قران مجید نماز میں ایسے عمدہ انداز سے پڑھا جائے کہ تمام حروف اپنے مخارج سے صحیح طور پر ادا ہوں اور ہر حرف دوسرے سے ممتاز ہو جائے اور

یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی خاتون سے قرآن مجید پڑھا جائے جو خود قرآن پاک صحیح پڑھتی ہو۔

قرأت اور باطنی حقیقت

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب "کیمیائے سعادت" میں قرأت کی باطنی حقیقت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"جو لفظ انسان نماز میں کہتا ہے اس کی ایک حقیقت ہے جس سے اس کو آگاہ ہونا چاہیے اور یہ بھی لازم ہے کہ کہنے والے کا دل بھی اس کی صفت کے مطابق ہو تاکہ وہ اپنے قول میں جھوٹا ثابت نہ ہو مثلاً "اللہ اکبر" کے معنی کہ اللہ رب العزت اس بات سے بزرگ و برتر ہیں کہ انہیں عقل و معرفت سے پہچان سکیں اگر یہ معنی اس کے علم میں نہ ہوں تو وہ جاہل ہے اور اگر وہ جانتا ہو لیکن اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی اور چیز کی اہمیت و عظمت اور بزرگی ہو تو وہ "اللہ اکبر" کہنے میں جھوٹا ہے ایسی حالت میں اسے کہا جائے گا کہ کلام تو سچا ہے لیکن تو جھوٹا ہے اور جب آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی اور چیز کا مطیع ہوگا تو اس کے نزدیک وہ چیز اللہ تعالیٰ سے زیادہ بزرگ اور قابل تعظیم ہوئی اور اس کا وہی معبود ہوا جس کا وہ مطیع ہے، فرماں بردار ہے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ: کہے تو اسے چاہیے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرے اور اپنے دل کو شکر گزار بنائے کیونکہ یہ کلمہ شکر ہے اور شکر دل سے ہوتا ہے۔

اِیَّاکَ نَعبُدُ: پر پہنچے تو اپنے اخلاص کی حقیقت دل میں تازہ کرے۔

اِھدِنَا: کہے تو چاہیے کہ اس کا دل تضرع زاری کرے کیونکہ وہ خدا سے ہدایت طلب کر رہا ہے تسبیح و تہلیل اور قرأت وغیرہ ہر ہر کلمہ میں انسان کو چاہیے کہ جیسا اس کا تقاضا ہو ویسا ہی ہو جائے اور دل کو اس کلمہ کے معنی کی صفت کے ساتھ متصف کرے" اِن شاءَ اللہ نماز معراج ثابت ہوگی۔

قرأت اور سائنس

جب نمازی قرآن پاک پڑھتا ہے تو وہ شعوری طور پر اپنی نفی کر دیتا ہے اور قرآن مجید کے انوار اس کے سامنے آجاتے ہیں وہ اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ بے شک اللہ نے مجھے اس کا اہل بنایا ہے کہ میں قرآن مجید کے انوار سے مستفیض ہو سکتا ہوں۔ (روحانی نماز)

﴿ قرأت اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ قرأت میں الفاظ کا پڑھنا ضروری ہے محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ اگر اتنی آہستہ آواز میں قرأت کی کہ خود کانوں تک بھی آواز نہ پہنچ سکی تو نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ۔ اتنی آواز میں قرأت کرنا ضروری ہے کہ آواز اپنے کان سن لیں۔

مسئلہ۔ عورت پر تمام نمازوں میں اخفاء (اہستہ آواز سے قرأت کرنا) واجب ہے اس لئے کہ خواتین کی آواز بھی عورت ہے۔

مسئلہ۔ پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعتوں میں اور نفل اور سنت کی ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں مطلقاً (قرآن مجید کا کوئی حصہ) قرأت فرض ہے مگر سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ کسی نماز کے لئے کوئی خاص سورۃ مقرر کرلینا کہ اس کے علاوہ دوسری نہ پڑھے مکروہ ہے جیسا کہ بعض خواتین ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتی ہیں البتہ اگر رسول اللہ ﷺ سے تعیین ثابت ہو تو مکروہ نہیں بلکہ سنت ہے۔

مسئلہ۔ نماز میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ جس عورت کو قرآن پاک کی ایک آیت بھی یاد نہ ہو وہ سبحان اللہ یا الحمد للہ پڑھ کر نماز ادا کر سکتی ہے مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ فوری طور پر بقدر ضرورت سورتیں یا کچھ آیات یاد کرے ورنہ گناہ گار ہو گی۔

مسئلہ۔ فرض نمازوں میں ایک ہی آیت کو بار بار پڑھنا مکروہ ہے لیکن عذر اور نسیان کی وجہ سے جائز ہے۔

مسئلہ۔ نفل نمازوں میں ایک آیت کا تکرار (بار بار پڑھنا) مکروہ نہیں بلکہ جائز ہے۔

مسئلہ۔ فرض نماز میں قرأت ٹھہر ٹھہر کر کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ نماز تراویح میں درمیانی رفتار سے قرأت کرنی چاہیے۔

رکوع (جھکنا)

فرائض نماز میں سے ایک رکوع بھی ہے درحقیقت نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں تذلل (بے حد عاجزی) کی تمام شاخیں پائی جاتی ہیں سب سے پہلے نمازی قیام کی حالت میں فقیروں کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوتا ہے اور اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہے پھر وہ اسی کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو معبود برحق جان کر جب اس کے کمال عظمت وہیبت کا تصور کرتا ہے تو اندر سے حیا پکار اٹھتی ہے کہ بندگی میں قصوروار ہو اس پر وہ سرنگوں ہو کر اپنی کمر اس طرح جھکا دیتا ہے جس طرح گناہ گار مجرم شخص اپنی جان قربان کرنے کے لئے اپنی گردن کو تلوار کے سامنے پیش کر دیتا ہے اس حالت کو اسلام نے رکوع کا نام دیا ہے اور اس کی فرضیت قرآن پاک سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ارْکَعُوا وَاسْجُدُوْا اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو۔

رکوع اور فضیلت

ایک مرتبہ قبیلہ بنی ثقیف کے سردار آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نماز کے سلسلہ میں رکوع سے استنکاف کیا (برا جانا) کہ ہم نماز تو پڑھتے ہیں لیکن رکوع ہم سے نہیں ہوتا اس میں ہم اپنی تذلیل سمجھتے ہیں تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس دین میں کوئی بہتری نہیں جس میں رکوع نہ ہو۔

رکوع سے درجات بلند ہوتے اور گناہ مٹتے ہیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک رکوع کرتا ہے یا ایک سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس کی ایک خطا معاف کر دیتا ہے۔

رکوع کرنے کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

جب قرأت پوری ہو جائے تو پھر رکوع کے لئے "اللہ اکبر" کہے جس وقت رکوع کے لئے جھکے تو اس وقت تکبیر کہنا شروع کر دے اور رکوع میں جاتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔ رکوع میں اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ گھٹنوں پر ہاتھ کی انگلیاں ملا کر رکھ لے اور گھٹنوں کو ذرا سا آگے جھکا لے اور اپنے بازو بھی پہلو سے اچھی طرح ملا کر رکھے۔ رکوع کی حالت میں نظر پاؤں کی طرف ہونی چاہیے۔ دونوں پاؤں پر زور برابر ڈالے۔ دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دے اور اطمینان کے ساتھ کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھے۔ یہ رکوع کی ظاہری حقیقت و کیفیت ہے۔

رکوع اور باطنی حقیقت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ کے بڑے فرزند اور جانشین شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے رکوع کی باطنی اور روحانی حقیقت پر بہت عمدہ لکھا ہے جو قابل دید، لائق تعریف، اور بہت دلنشین ہے وہ فرماتے ہیں: کہ رکوع کی حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دل کی حقیقت اور فرماں برداری ہے امانت الٰہی کے بوجھ کو اٹھانے کے لئے، لہذا اس رکوع کی صورت کو اس آخری شریعت میں عبادت قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ اس بات کی علامت ہو کہ ہر مسلمان اس کا اقرار کرتا ہے کہ میں نے امانت الٰہی کے بوجھ کو اپنی پشت پر اٹھالیا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے سیدھے قد والا پیدا کیا اور حکم دیا ہے کہ اس بوجھ کو میں اٹھاؤں تو اللہ تعالیٰ کے فرمان سے میں اپنے قد کے سیدھا ہونے پر مغرور نہیں ہوا بلکہ میں نے اپنی پشت کو خم کردیا اور اونٹ، گائے، بیل کی طرح خمیدہ قد ہو کر اس کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں تاکہ وہ جو کچھ چاہے میری پشت پر لاد دے،،۔ (تفسیر عزیزی فارسی)

انتباہ

آج خراب ماحول نے ہماری پیٹھ پر بے حیائی اور برائی اور غیر کی تہذیب کا ناپاک گراں بوجھ ڈال دیا ہے جس سے ہماری دنیا بھی تباہ و برباد ہو رہی ہے، اور آخرت میں بڑی رسوائی اور ذلت ہوگی ہمارا دینی اور اخلاقی فریضہ بنتا ہے کہ ہم اپنی پشت سے اس پلید بوجھ کو پھینک دیں اور امانت الٰہی یعنی بندگی، نیکی، اطاعت و فرمانبرداری، رضا و تسلیم اور شرم و حیا کا پاکیزہ اور مبارک بوجھ اپنی کمر پر رکھ لیں جس میں ہمارے لئے دونوں جہانوں کی سعادت ہے غفلت سے زندگی گزارتے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس کو امام بخاریؒ ایک شعر میں بیان فرمایا ہے

مِثْلُ الْبَهَائِمِ لاَ تَرٰی اٰجَالَهَا حَتّٰی تُسَاقَ اِلَی المَجَارِ وَ تُنْحَرُ

غفلت سے زندگی گزارنے والوں کی مثال ان چوپایوں جیسی ہے جنہیں اپنی عاقبت کا کوئی احساس نہیں ہوتا بالآخر انہیں ذبح کرنے کی جگہ لیجایا جاتا ہے اور ذبح کردیا جاتا ہے۔

رکوع اور سائنس

جب نمازی رکوع میں جھکتا ہے تو حسیّں (SENSES) بنانے کا فارمولا الٹ جاتا ہے یعنی حواس براہ راست دماغ کے اندرونی رخ کے تابع ہو جاتے ہیں اور دماغ یکسو ہو کر ایک نقطہ پر اپنی لہریں منعکس کرنا شروع کر دیتا ہے اور رکوع کے بعد نمازی جب قیام کرتا ہے تو دماغ کی روشنیاں دوبارہ پورے اعصاب میں تقسیم ہو جاتی ہیں جس سے انسان سراپا نور بن جاتا ہے۔ (روحانی نماز)

رکوع اور جسمانی فائدے

(۱) رکوع کے عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، جس سے نظام ہضم درست ہوتا ہے قبض دور ہوتا ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔

(۲) رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس لئے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (PUMP) کرنے میں آسانی ہو جاتی ہے اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔

(۳) اگر تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پر غور کر کے تین سے سات بار تک پڑھی جائے تو مراقبہ کی سی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے دوران رکوع ہاتھ چونکہ نیچے کی طرف ہوتے ہیں اس لئے کندھوں سے لے کر انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے جس سے بازو کے پٹھے (MUSELOS) طاقت ور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

(۴) رکوع میں نمازی ہاتھ کی انگلیوں سے جب گھٹنوں کو پکڑتا ہے تو ہتھیلیوں اور

انگلیوں کے اندر کام کرنے والی بجلی گھٹنوں میں جذب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے گھٹنوں کے اندر صحت مند لعاب بر قرار رہتا ہے اور ایسے لوگ گھٹنوں اور جوڑوں میں درد سے محفوظ رہتے ہیں۔

﴿ رکوع اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ رکوع کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ رکوع میں کم از کم تین بار "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" پڑھنا مسنون ہے، اگر تین بار سے زائد پڑھنا ہو تو طاق عدد کا لحاظ رکھنا زیادہ مناسب ہے۔

مسئلہ: ہر رکعت میں صرف ایک بار رکوع کرنا فرض ہے۔

مسئلہ۔ اگر رکوع کے لئے اس قدر جھکی کہ دونوں ہاتھ نیچے چھوڑنے سے گھٹنوں تک نہیں پہنچتے تو اتنا جھکنے سے رکوع ادا نہیں ہوگا بلکہ اتنا جھکنا ضروری ہے، کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رکوع میں تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" نہ پڑھا یا بھول گئی تو نماز ہو جائے گی اور سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی کبڑی یا بوڑھی عورت کی پیٹھ رکوع کی حد تک جھکی ہو تو وہ رکوع کے لئے اپنے سر سے اشارہ کرے یعنی سر کو ذرا سا نیچے جھکادے رکوع ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت رکوع ادا کرنے سے معذور ہے تو اس کے لئے اشارے سے رکوع ادا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت کھڑا ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے صرف رکوع نہیں کر سکتی تو اس پر واجب ہے کہ نیت باندھے اور قرأت کرنے کے لئے کھڑی ہو اور

رکوع کا اشارہ کرے پھر سجدہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بھول کر ایک رکعت میں دو رکوع کر لئے تو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر دو رکوع کر لئے تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

قومہ (رکوع کے بعد کھڑا ہونا)

جب پورے اطمینان سے رکوع ادا کرے تو ,,سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه،، کہہ کر سر اٹھائے اور سیدھی کھڑی ہو جائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کھڑے ہونے تک پورا کرلے۔اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی اسے تسمیع کہتے ہیں اور تسمیع کے بعد کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں علامہ نوویؒ نے شرح اربعین میں لکھا ہے۔کہ جب رکوع سے اٹھ کر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہا جاتا تو خدائے رحمٰن و رحیم اس نمازی کو خاص رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے۔کھڑے ہو کر تحمید یعنی۔ رَبَّنَالَكَ الْحَمْدُ کہے جس کا ترجمہ یہ ہے اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریفیں ہیں قومہ حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا۔

ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ (بخاری)	پھر تم رکوع کرو یہاں تک کہ اچھی طرح اطمینان سے رکوع کرو پھر اپنا سر اٹھاؤ پھر بالکل سیدھے کھڑے ہو اور سجدہ کرو

نماز میں قومہ مقرر ہونے کی حکمت

جب نمازی سجدہ کرنا چاہتا ہے تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہوتا ہے اس لئے ضرورت ہوئی کہ رکوع اور سجدہ کے درمیان میں ایک تیسرا فعل جو ان دونوں سے جدا

ہو لایا جائے تاکہ رکوع سجدہ سے اور سجدہ رکوع سے جدا ہو کر دونوں میں سے ہر ایک
عبادت بن جائے وہ تیسرا فعل قومہ ہے (حجۃ اللہ البالغہ)

﴿ قومہ، تسمیع، تحمید، اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ قومہ (رکوع کے بعد کھڑا ہونا) واجب ہے

مسئلہ۔ اگر کسی نے ارادۃً قومہ چھوڑدیا تو اس پر نماز کا لوٹانا (دوبارہ پڑھنا) ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر قومہ بھول کر یا جلد بازی یا لاعلمی کی وجہ سے رہ جائے تو سجدہ سہو کے بغیر
نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رکوع سے قومہ کے لئے معمولی سر اٹھایا اور سیدھی کھڑی نہ ہوئی
بلکہ جھکاؤ ہی کی حالت میں سجدہ میں چلی گئی تو اس کے ذمہ نماز کا اعادہ (لوٹانا) واجب ہے
ورنہ گناہ گار ہوگی۔

مسئلہ۔ دوران قومہ نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھنی چاہئے۔

مسئلہ۔ قومہ کے لئے جب تک سیدھے کھڑے ہونے کا پورا اطمینان نہ ہوجائے تو اس
وقت تک سجدے میں نہیں جانا چاہئے۔

مسئلہ۔ رکوع سے اٹھتے وقت " سَمِعَ اللّٰہ لِمَنْ حَمِدَہٗ "، اور کھڑے ہو کر "رَبَّنَالَكَ
الْحَمْدُ"، کہنا مسنون ہے۔

مسئلہ۔ اگر تسمیع اور تحمید دونوں چھوٹ جائیں تو بھی نماز ہوجاتی ہے، سجدہ سہو بھی
ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی خاتون رکوع سے کھڑے ہوتے وقت " سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ "، نہ کہہ

سکی تو کھڑے ہونے کے بعد نہ کہے۔

مسئلہ۔ بعض خواتین کی عادت ہے کہ وہ رکوع سے اٹھتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں سے شلوار کو معمولی سا اوپر اٹھاتی ہیں ان کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ دونوں ہاتھوں کا استعمال کرنا عمل کثیر ہے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

سجدہ (زمین پر پیشانی رکھنا)

نماز کے ارکان میں سے ایک اہم ترین رکن سجدہ ہے در حقیقت نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو کہ سراپا تذلّل (بے حد عاجزی) اور عبودیّت کا مظہر ہے چنانچہ نمازی سب سے پہلے فقیرانہ انداز سے ہاتھ باندھ کر اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو کر عاجزی اور بے بسی کی ابتداء کرتا ہے پھر اس پر قناعت نہیں بلکہ رکوعؑ میں اپنی کمر اور گردن جھکا کر اپنی پستی اور نیاز مندی کا نمایاں ثبوت پیش کرتا ہے پھر اسی کو کافی نہیں سمجھتا بلکہ رکوع کے بعد سجدہ میں گر کر اپنے محبوب تر اور بلند ترین اعضاء پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھ کر بزبان حال اپنی پستی اور تذلیل کی انتہا کا اظہار کرتا ہے کہ اے اللہ تیری عزت کے سامنے میں اپنی انتہائی عاجزی پیش کرتا ہوں۔

سجدہ کی عظمت پر سلطان العارفین اسوۃ الحکماء حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ,, حجۃ اللہ البالغہ ،، میں تفصیلاً لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدہ اللہ جل جلالہ کی تعظیم کا سب سے بڑا ذریعہ ہے بلکہ یہی اصلی مقصود ہے اور قیام اور رکوع اس کے لئے واسطہ ہیں اس لئے ضروری ہوا کہ اس کو کماحقہ (بہت اعلیٰ طریقے سے) ادا کیا جائے اور اس کی صورت یہی ہے کہ اس کو دو مرتبہ ادا کیا جائے نماز میں سجدے کا رتبہ بہت ہی بلند ہے۔

بس ایک داغ سجدہ میری کائنات
جبینیں تیری آستانے تیرے

سجدہ کی فرضیت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

یَاأَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارکَعُوْا واسْجُدُوا اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو

سجدہ اور فضلیت

سجدہ کی اہمیت کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

(۱) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندے کی کوئی حالت خدا کو اتنی پیاری نہیں ہے جتنی حالت سجدہ ہے کہ وہ بندہ کو اپنے سامنے پیشانی خاک میں ملاتا ہوا دیکھے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۲) حضرت ربیعہ بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں سوتا تھا اور آپ کے لئے وضو کا پانی اور دیگر کام کردیا کرتا تھا ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا مانگتے ہو میں نے عرض کی جنت میں آپ کی رفاقت آپ ﷺ نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ میں نے کہابس یہی آپ ﷺ نے فرمایا اچھا سجدوں کی کثرت کے ذریعے اپنے نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو۔ (مسلم)

تشریح: نفس کے مقابلہ میں میری مدد کرو اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا نفس تو تمہیں غلط راہ پر لے جانا چاہے گا اور میں تمہیں جنت کی طرف لے جانا چاہوں گا اس لئے سجدوں کی کثرت کرکے جنت کی راہ چلنے میں میرا ساتھ دو۔

سجدہ کرنے کا طریقہ اور ظاہری حقیقت

قومہ سے سجدہ کی طرف جائے تو "اللہ اکبر،، کہے اور سینہ آگے جھکا کر اس طرح سجدے مین جائے کہ سب سے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر کانوں کے برابر ہاتھ رکھ لے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ ہوں پھر دونوں ہاتھوں کے درمیان پہلے ناک پھر پیشانی رکھ دے دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا کرنے کی بجائے دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے

اور خوب سمٹ کر اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ دونوں رانوں سے اور بازو پہلو سے اچھی طرح ملے ہوئے ہوں اور دونوں بانہیں کہنیوں سمیت زمین پر رکھ دے سجدہ میں نظر ناک پر رہے اور تین مرتبہ " سُبْحَانَ رَبِّیَ الاَعْلٰی ،، پڑھے اگر تین سے زیادہ بار پڑھتا ہو تو طاق مرتبہ پڑھے۔

سمٹ کر سجدہ کرنا احادیث کی روشنی میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے
کہ نماز کے دوران جب عورت بیٹھے تو اپنی ایک ران کو دوسری ران پر رکھے یعنی (سمٹ جائے) اور سجدہ میں جائے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اس طرح ملائے کہ پردہ کا لحاظ زیادہ سے زیادہ ہو سکے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور فرشتوں سے فرماتے ہیں اے فرشتو! تم گواہ بن جاؤ میں نے اس عورت کی بخشش کردی۔

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ

" نبی کریم ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصوں کو زمین سے چمٹا دو اس لئے کہ اس میں (سجدہ کرنے میں) عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

ان احادیث طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک وہی سجدہ قبول ہوتا ہے جو سمٹ اور سکڑ کر ادا کیا جائے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو گواہ بنا کر ساجدہ (سجدہ کرنے والی عورت) کی مغفرت کا اعلان فرماتا ہے۔

سمٹ کر سجدہ کرنا عقل کی روشنی میں

عورت کو سجدہ میں سینہ اور پیٹ کو رانوں سے ملا دینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ بدن کے پھیلاؤ اور تفاصل (یعنی فاصلہ رکھنے میں) سینہ لٹک کر بے حجاب نہ ہو جائے نیز حمل کی

حالت میں تکلیف بھی اس طرح کم ہوتی ہے لھذا سجدہ کا مذکورہ طریقہ عقلی طور پر بھی مستورات کے پردہ کے لحاظ سے نہایت موزوں ہے۔

سجدہ اور باطنی حقیقت

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ ,,کیمیائے سعادت،، میں لکھتے ہیں کہ سجدہ کا ظاہری معنی تو یہی ہے کہ بدن کے ذریعہ عاجزی کا مظاہرہ کیا جائے نیز دل کی عاجزی اور نیاز مندی اس کا حقیقی مقصد ہے جو نماز پڑھنے والی اس بات کو جانتی ہو کہ زمین پر منہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جسم کے بہترین عضو کو مٹی پر رکھنا اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ خاک سے بڑھ کر کوئی چیز خوار نہیں تو سجدہ حقیقت میں اسی کے لئے ہے تاکہ وہ سمجھ لے کہ میری اصل خاک اور مٹی ہے اور مجھے بالآخر اس میں جانا ہے اپنی اصل کے اعتبار سے تکبر اور اپنی عاجزی و بے کسی پہچاننا ضروری ہے بے شک سجدہ کی حقیقی غرض و غایت دل ہی کو جھکانا ہے۔

سجدے بھی ہو جائیں گے پیدا تو کر ذوق و نیاز
سر بھی جھک جائے گا پہلے دل جھکانا چاہیے

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلویؒ سجدہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں۔
کہ سجدہ میں ادھر خدا تعالی کی کمال بلندی کرنے اور اپنے آپ کو کمال عاجزی اور پستی اور نیستی کے مقام میں خاک کے ساتھ برابر کردینا ہے اپنی کوتاہی کے عذر کے مقام میں پیشانی اور ناک رگڑنی یا بدون قدم بوسی کے سر کو محبوب کے پاؤں پر رکھ دینا ہے۔
(رسالہ فوائد نماز)

سجدہ اور جسمانی فائدے

سجدہ سے صرف روحانی فائدے ہی نہیں بلکہ قدرتی طور پر اس سے بڑے بڑے بدنی منافع بھی حاصل ہوتے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

السر کا علاج :

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم ہوتا ہے صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اس عمل سے دماغ زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو جاتا ہے اور دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔

جملہ دماغی امراض :

(۱) خشوع و خضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے دماغ اپنی ضرورت کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تاکہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکالیں سجدہ سے اٹھتے وقت اسی بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے رہیں اور ان میں قدرے تناؤ ہو اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں کمر کو کبھ (کُب) کی طرح اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(۲) چہرے پر جھریاں ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کا ایک ایسا تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے بالائی حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے، اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں یادداشت صحیح کام کرتی ہے فہم و فراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تفکر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر میں بھی وہ آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔

(۳) صحیح طور پر سجدہ کرنے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور درد سر جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔

(۴) پیٹ کم کرنے کے لئے رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہو کر ہم سجدے میں

جاتے ہیں سجدے میں جانے سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جاتے ہیں یہ عمل ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط اور لچک دار بناتا ہے اور خواتین کے اندرونی اعصاب کو تقویت بخشتا ہے اگر رکوع کی حالت کے بعد سجدے کی حالت میں جانے کی جلدی نہ کی جائے تو یہ ورزش اندرونی جسمانی اعضاء کے لئے نعمت ثابت ہوتی ہے، سجدے کی حالت ایک ورزش ہے جو رانوں کے زائد گوشت کو گھٹاتی ہے اور جوڑوں کو کھولتی ہے اگر کولہوں کے جوڑوں میں خشکی آجائے یا چکنائی کم ہو جائے تو اس عمل سے یہ کمی پوری ہو جاتی ہے اور بڑھا ہوا پیٹ کم ہو جاتا ہے متناسب پیٹ سے جسم سڈول اور خوب صورت لگتا ہے۔ (روحانی نماز)

سجدہ اور سائنسی تحقیق

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدہ کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی میل فی سیکنڈ ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیالات پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس کا تعلق براہ راست خالق کائنات سے ہو جاتا ہے روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آجاتی ہے جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے رُوشنیاں لیتا ہے ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملادیتا ہے یعنی سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آجاتا ہے اور دماغ کو غذا فراہم کرتا ہے کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال کی صلاحیتیں اُجاگر ہو جاتی ہیں سجدہ میں آنکھیں بند کرلیں اور یہ تصور پیدا کریں کہ آپ اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں جب کوئی بندہ اپنی پیشانی اللہ کے لئے زمین پر رکھ دیتا ہے تو

کائنات اس کی مطیع ہو جاتی ہے اور شمس و قمر اس کے لئے مسخر ہو جاتے ہیں۔ (روحانی نماز)

﴿ سجدہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں۔

مسئلہ۔ سجدے میں کم از کم تین بار " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی،، پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ۔ تسبیح سجدہ چھوٹ جانے سے سجدہ سہو کے بغیر نماز صحیح ہو جاتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر سجدہ کی تسبیح تین بار سے زائد پڑھنی مطلوب ہو تو پھر طاق مرتبہ کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

مسئلہ۔ سجدہ کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ و ممنوع ہے۔

مسئلہ۔ سجدہ کرتے وقت ان سات اعضاء دونوں گھٹنے دونوں ہاتھ ،دونوں پاؤں اور پیشانی، ناک سمیت زمین پر لگائے۔

مسئلہ۔ پرالی، گھاس، روئی یا فوم وغیرہ کے گدے یا گندم کے ڈھیر وغیرہ پر اگر سر نیچے دبتا چلا جائے اور قرار نہ پکڑے تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ کمانی (اسپرنگ دار) گدے پر بھی چونکہ پیشانی جمتی نہیں اس لئے سجدہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ ہر وہ چیز جس پر سجدہ میں سر رکھا جائے تو سر نیچے دبتا جائے اور قرار نہ پکڑے تو اس پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوتا جس کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ سجدہ کی جگہ اگر بارہ انگل یعنی ایک بالشت پاؤں کی جگہ سے بلند ہو تو اس پر بلا عذر سجدہ جائز نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ پورے سجدے کی حالت میں دونوں پاؤں زمین پر لگے رہنے ضروری ہیں دونوں پاؤں اگر زمین سے اُٹھ جائیں تو سجدہ درست نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ سجدہ کی حالت میں ایک پاؤں کا اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ پیشانی پر سجدہ کرنا فرض ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو نماز ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ سجدہ میں بلاوجہ فقط پیشانی پر اکتفاء کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کی پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہوں تو وہ سجدہ اشارہ سے کر سکتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کی بجائے تین سجدے ہوگئے تو سجدہ سہو واجب ہے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے ایک رکعت میں ایک ہی سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بھول گئی پھر اسے دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آجائے تو اس سجدہ کو ادا نہ کرے سجدہ سہو کر لینے سے نماز ادا ہو جائے گی۔
اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آئے تو اس سجدے کو ادا کرکے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے۔

جلسہ (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

جب توفیق خداوندی سے پورے اطمینان کے ساتھ پہلا سجدہ ادا کرے تو ''اللہ اکبر'' کہہ کر پہلے سجدہ سے اٹھ کر دوسرا سجدہ کرنے سے پہلے دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائے۔اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔اور یہ نماز کے واجبات میں سے ہے۔چنانچہ ام

المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں۔

وَكَانَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا۔(مسلم ۱: ۱۹٤)

آنحضرت ﷺ جب اپنا سر مبارک سجدہ سے اٹھاتے تھے تو دوسرا سجدہ نہیں کرتے تھے جب تک سیدھے بیٹھ نہ جاتے

حالت جلسہ میں بیٹھنے کی ہیئت

پہلے سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دے اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھ لے۔اور بائیں سرین پر بیٹھ جائے یعنی سرین زمین پر رہے پاؤں پر نہ رکھے۔انگلیاں خوب ملا کر ہاتھوں کو رانوں پر رکھ لے۔نگاہ گود میں رہے۔اور کم از کم ایک بار "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھنا ضروری ہے۔

دعائے جلسہ

سرور انبیاء ﷺ دو سجدوں کے درمیان بیٹھ کر یہ پڑھا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق دے۔

مسئلہ۔ اگر زیادہ وقت نہ ملے تو صرف دو یا تین مرتبہ "رَبِّ اغْفِرْ" کہہ لے۔اس لئے کہ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ کہتے تھے "رَبِّ اغْفِرْ، رَبِّ اغْفِر" اے اللہ میری لغزشیں معاف فرما دے اے اللہ میری لغزشیں معاف فرما۔

نماز میں تعیین جلسہ کا راز

حضرت امام شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تعیین جلسہ کی حکمت کے متعلق "حجۃ اللہ البالغہ" میں تحریر فرماتے ہیں۔
کہ دو سجدے آپس میں ایک دوسرے سے اس وقت تک جدا نہیں ہو سکتے تھے جب تک ایک تیسرا فعل ان کے درمیان میں حائل نہ ہو جائے اس لئے دو سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا اور چونکہ قومہ اور جلسہ بغیر اطمینان کے ایک طرح کا کھیل ہوتا۔ اور آدمی کے ہلکے پن پر دلالت کرتا جو شان عبادت کے بالکل خلاف ہے اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔

﴿ جلسہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ جلسہ نماز میں واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر جان بوجھ کر جلسہ چھوڑ دیا۔ تو دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہے۔ نہ پڑھے گی تو گناہ گار ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی سے جلسہ بھول کر چھوٹ گیا تو یاد آنے پر سجدہ سہو کرے ورنہ نماز نہ ہو گی۔

دوسرا سجدہ

جلسہ کے بعد "اللہ اکبر" کہہ کر دوسرا سجدہ کرنے کے لئے سجدہ ریز ہو اور دوسرا سجدہ اس طرح ادا کرے جس طرح پہلا سجدہ ادا کر چکی ہے۔

دوسرے سجدے سے اٹھنے کا طریقہ

دوسرے سجدہ کے بعد "اللہ اکبر" پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے اس طرح کھڑی ہو کہ

پہلے اپنی پیشانی زمین سے اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ اور آخر میں گھٹنے۔ اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لے لیکن اگر کسی کو جسم کے بھاری ہونے کی وجہ یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے تکلیف ہو تو سہارا لینے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

دوسری رکعت

دوسرے سجدہ سے اٹھنے کے بعد دوسری رکعت "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر شروع کرے پھر اسی طرح ہر رکعت کے شروع میں تسمیہ پڑھے۔ نیز دوسری رکعت کو بالکل پہلی رکعت کی طرح ادا کرے۔

قعدہ اخیرہ (نماز کے آخر میں بیٹھنا)

نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد آخر میں بیٹھنا قعدہ اخیرہ کہلاتا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ تین اور چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت کے بعد بیٹھنا واجب ہے اور اس کو قعدہ اولیٰ کہتے ہیں۔ اس میں صرف التحیات کو "عبدہ ورسولہ" تک پڑھا جاتا ہے پھر کھڑے ہو کر باقی رکعتیں پوری کی جاتی ہیں۔ قعدہ اخیرہ ارکان میں سے آخری رکن ہے۔ اور مقدار تشہد فرض ہے۔ یعنی اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر التحیات کو "**عبدہ و رسولہ**" تک پڑھنے میں لگ جاتی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ آنحضرت ﷺ نے جب تشہد کی تعلیم دی تو ابن مسعود کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔

قُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ (اِلٰى اَنْ قَالَ) فَاِذَا قَضَيْتَ هٰذَا اَوْ قَالَ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ	التحیات للہ پڑھو اور پھر آخر میں فرمایا جب تو نے اس کو پورا کر لیا یا جب تو نے ایسا کر لیا تو پھر تو نے اپنی نماز کو پورا کر لیا۔

(ابو دائود ۱ : ۱۳۹)

نبی کریم ﷺ نے تشہد پڑھنے یا تشہد کی مقدار بیٹھنے پر نماز کے پورے ہونے کو موقوف

قرار دیا ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آخری قعدہ ضروری ہے۔

قعدہ کی حالت میں بیٹھنے کا طریقہ

صفحہ نمبر ۱۰۳ پر وضاحت کے ساتھ بیان ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

نماز میں آخری قعدہ مقرر ہونے کا راز

جب حکم نامہ الٰہی کے پڑھنے سے فراغت ہوئی تو دربار الٰہی میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے حضور میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دوزانو ہو کر اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار میری ساری تعظیمات قلبی اور عبادات بدنی اور مالی کا مستحق تو ہی ہے لہٰذا میرا سارا مال اور بدن تیرے حضور میں حاضر ہے۔

تشہد

جب قعدہ کے لئے بیٹھ جائے تو تشہد پڑھے اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے بڑے اہتمام کے ساتھ تشہد سکھایا، حال یہ تھا کہ میرا ہاتھ حضور ﷺ کے دونوں مبارک ہاتھوں کے درمیان تھا ایسا اہتمام آپ ﷺ نے فرمایا جیسا کہ قرآن کی کوئی سورۃ سکھلاتے وقت اہتمام فرماتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے قعدہ میں بیٹھے تو اس کو چاہیے کہ یہ پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه،اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ. اَشْهَدُاَنْ لَّآاِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

سب بدنی عبادتیں اور قولی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں سلام ہو تجھ پر اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

شہادۃ کی انگلی سے اشارہ کرنے کا طریقہ

تشہد پڑھتے وقت جب کلمہ ،،اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ،، پر پہنچے تو درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور ،،لاالٰہ ،،کہتے وقت شہادۃ کی انگلی کو اوپر اٹھائے اور ،،اِلاَّ اللّٰه،، کہنے کے ساتھ ہی جھکا کر حلقہ کے اوپر رکھ لے۔پھر حلقہ کو آخر نماز تک قائم رکھے۔یاد رہے کہ اٹھاتے اور رکھتے وقت انگلی کی طرف دیکھا جاتا ہے۔

شہادۃ کی انگلی سے اشارہ کرنے میں حکمت

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس میں راز یہ ہے کہ انگلی کے اٹھانے میں توحید باری تعالیٰ کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے قول و فعل میں مطابقت ہو جاتی ہے،اور توحید کے معنی متمثل (نقشہ بن کر) آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔

درود شریف

تشہد پڑھنے کے بعد یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل کی تو نے ابراھیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت دے محمد ﷺ کو اور ان کی آل کو جیسا کہ برکت عطا کی تو نے ابراھیم اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

درود شریف کی فضیلت

احادیث صحیحہ میں درود پاک کی بہت فضیلتیں بیان کی گئیں ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بے شک مجھ سے زیادہ قرب رکھنے والے قیامت کے دن وہ ہونگے جو مجھ پر زیادہ درود پڑھتے ہوں گے۔ (ترمذی: ۹۶)

(۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے۔ اور اس کے دس درجے بلند کئے جائیں گے۔ (نسائی ۱: ۱۹۱)

(۳) حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان لٹکی رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہ بھیجو۔ (ترمذی: ۹۶)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (ابن ماجہ : ۶۵)

نماز میں آنحضرت ﷺ پر سلام مقرر کرنے کا راز

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں : کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کے لئے سلام اس لئے مقرر کیا گیا تاکہ نبی کی یاد دل سے نہ بھلائیں۔اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں اور نعمت اسلام اور آپ ﷺ کی تبلیغ رسالت کی قدردانی کریں اور اس کے شکرانہ میں آپ ﷺ پر سلام بھیجیں۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ خدا کا کب شکر کر سکتا ہے۔اس طرح حضور ﷺ کا کچھ حق ادا ہو جائے گا۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

دعا

درود شریف ختم کرنے کے بعد دعا پڑھے اس لئے کہ درود کے بعد دعا مستحب ہے اور زیادہ قبول ہوتی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر پسند کرے۔دعا میں سے جو اس کو اچھی معلوم ہو اور دعا کرے۔ (بخاری ۱ : ۱۱۵)

مشہور دعا یہ ہے

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءَ رَبَّنَااغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ.

اے پروردگار مجھ کو نماز قائم کرنے والا بنادے اور میری اولاد میں سے بھی نماز قائم کرنے والے بنادے اے میرے پروردگار میری بخشش فرما اور میرے والدین کی اور سب مؤمنین کی جس دن حساب قائم ہوگا۔

سلام پھیرنے کا طریقہ

جب دعا پڑھ لے تو پہلے دائیں طرف" السلام علیکم ورحمة الله،، کہہ کر سلام پھیرے۔ اور اسی طرح بائیں طرف کہہ کر سلام پھیردے۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ اگر اس کے پیچھے کوئی عورت بیٹھی ہو تو اس کو اس کا رخسار نظر آجائے۔ سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف رکھے جب دائیں طرف سلام پھیرے تو نیّت کرے کہ دائیں طرف جو فرشتے موجود ہیں ان کو سلام کر رہی ہوں۔اس طرح بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف والے فرشتے کی نیّت کرے دونوں طرف سلام پھیرنے کے ساتھ ہی نماز ختم ہوگی اس کے بعد ایک بار " اللہ اکبر،، اور تین مرتبہ" اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ،، پڑھے اس لئے کہ یہ مسنون ہے۔سلام کے ساتھ نماز کو ختم کرنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت ہے۔نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور نماز سے باہر آنا جس سے تمام چیزیں جائز اور حلال ہو جاتیں ہیں وہ سلام ہے۔ (ترمذی)

سلام کے ساتھ نماز ختم کرنے کی حکمت

دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرنے میں اشارہ ہے کہ میں نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلی گئی تھی اور سب سے فارغ ہوکر دربار الٰہی میں پہنچ گئی تھی۔وہاں سے ہوکر واپس آگئی ہوں اور آنے والوں کے دستور کے مطابق ہر ایک کو سلام پیش کرتی ہوں۔

نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

نماز کے بعد دعا مسنون و مستحب ہے اور بہت مقبول ہوتی ہے۔چنانچہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے عرض کیا گیا حضرت کون سی دعا زیادہ

سنی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے۔ جو رات کے آخری حصے میں کی جائے اور وہ دعا جو فرض نماز کے بعد مانگی جائے (ترمذی)

نماز کے بعد کے اذکار

احادیث میں نماز کے بعد جو اذکار ثابت ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں :

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ فرماتے تھے یعنی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ. (بخاری ۱:۱۱۷)

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ نہیں روکنے والا کوئی اس چیز کو جس کو تو عطا فرمائے۔ اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کا جس کو تو روک دے اور نہیں فائدہ دیتا کسی بخت والے کو اس کا بخت تیرے سامنے۔

حضرت کعب بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے کہ آگے پیچھے آنے والی ہیں یہ دعائیں اور اذکار فرض نمازوں کے بعد ان کو پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوگا۔

۳۳ بار تسبیح (سبحان اللّٰہ) ۳۳ بار تحمید (الحمدللّٰہ) ۳۴ بار تکبیر (اللّٰہ اکبر)

(مسلم ۱:۲۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ تمام تسبیحات سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللہ اکبر ۳۳، ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہیں اور ایک مرتبہ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

جس نے یہ پڑھا اس کے تمام گناہ بخشے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کی طرح ہوں۔

نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ اللہ کے ذمہ اور پناہ میں ہوگا دوسری نماز تک۔

(مجمع الزوائد ۳: ۱۴۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس شخص نے آیۃ الکرسی فرض نماز کے بعد پڑھی تو اس کے لئے جنت کے داخلہ سے صرف موت ہی مانع ہے۔ (اثار السنن ۱: ۱۲۶ بحوالہ نسائی)

نماز کے بعد کی مسنون دعائیں

نماز کے بعد جو دعائیں جناب رسول اکرم ﷺ مانگتے تھے ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (ابوداود ۱: ۱۸)

اے پروردگار مجھے اپنے ذکر اور شکر اور اچھی طرح عبادت ادا کرنے کی توفیق دے۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. (مسلم ۱: ۲۱۸)

اے اللہ! تو سلام ہے تجھ ہی سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت کے مالک۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِن اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری ۱: ۳۹۶)

اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ بزدلی، بخل، رذیل عمر اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ — اے اللہ میں تیری ذات کے ساتھ کفر، فقر اور عذاب قبر سے پناہ چاہتا ہوں۔

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کا طریقہ

دعا کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اس قدر اٹھائیں کہ سینے کے سامنے آجائیں۔ دونوں ہاتھ بالکل نہ ملائے جائیں بلکہ انکے درمیان معمولی سافاصلہ ہو تو بہتر ہے۔ پھر اپنے آپ کو انتہائی کمزور اور حاجت مند سمجھ کر اور اللہ تعالیٰ کو قادر مطلق اور حاجت روا جانتے ہوئے خوب گریہ زاری کے ساتھ بالا مذکورہ مسنون دعائیں پڑھے۔ پھر اپنی زبان میں اپنی تمام نیک تمناؤں اور ضرورتوں کے لئے دعا مانگے۔ اپنے والدین اور عزیز و اقارب اور جمیع مسلمین و مسلمات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں دعا کے اوّل اور آخر میں درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کا باعث ہے۔

﴿ قعدہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ تمام نمازوں میں خواہ وہ فرض ہوں یا واجب یا سنت یا نفل ہوں آخری قعدہ فرض ہے۔ اور اس میں تشہد پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ تین اور چار رکعت والی ہر نماز میں پہلا قعدہ واجب ہے اور اس میں تشہد پڑھنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی خاتون نے آخری قعدہ چھوڑدیا تو نماز نہیں ہوگی، مثلاً دو رکعت نماز پڑھی اور آخری قعدہ کے لئے نہ بیٹھی بلکہ کھڑی ہو کر چلی گئی تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر پہلا قعدہ چھوٹ گیا پھر یاد آجائے تو سجدہ سہو لازم ہے سجدہ سہو ادا کرلیا تو نماز صحیح ہو جائے گی ورنہ نماز کا لوٹانا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی عورت چار رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھی پھر یہ گمان کر کے کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں کھڑی ہو گئی پھر یاد آیا کہ چار ہو چکی ہیں بیٹھی اور بیٹھتے ہی سلام پھیر دیا تو اگر دونوں مرتبہ بیٹھنا مجموعی طور پر بقدر تشہد ہو گیا تو قعدہ ادا ہو جائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ تین یا چار رکعت والی نماز میں پہلا قعدہ بھول گئی اور دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو رہی تھی کہ چھوٹا ہوا قعدہ یاد آگیا اب اگر نیچے کا آدھا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑی ہو اور اس صورت میں سجدہ سہو بھی ضروری نہیں ہوگا۔ اگر نیچے کا آدھا حصہ سیدھا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے بلکہ کھڑی رہے اور نماز پوری کرلے اور آخر میں سجدہ سہو کرلے تو نماز ہو جائے گی اگر سیدھی کھڑی ہونے کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھ گئی تو گناہ گار ہو گی اور سجدہ سہو پھر بھی ادا کرنا پڑے گا۔

مسئلہ۔ اگر چار رکعت والی نماز میں آخری قعدہ بھول گئی اور پانچویں رکعت کے لئے کھڑی ہو گئی تو یاد آگیا اب اس کے لئے مسئلہ یہ ہے کہ اگر نچلا دھڑ ابھی سیدھا نہیں ہوا تو بیٹھ جائے اور التحیات اور درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیرے اور سجدہ سہو نہ کرے۔ اگر سیدھی کھڑی ہو گئی تھی بلکہ اس نے سورۃ فاتحہ پڑھ لی اور اس کے ساتھ سورۃ بھی ملا لی یا رکوع بھی کر لیا ہو پھر اس کو چھوٹا ہوا آخری قعدہ یاد آگیا تو بیٹھ کر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے لیکن اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہو گا۔ اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد یاد ایا کہ مجھ سے آخری قعدہ چھوٹ گیا ہے تو نہ بیٹھے بلکہ ایک اور رکعت ملا کر چھ رکعت پوری کرے اور یہ چھ نفل ہو جائیں گے فرض نماز دوبارہ پڑھے اور سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں اگر پانچویں رکعت پر سلام پھیر دیا تو چار رکعت نفل ہو جائیں گے اور ایک رکعت ضائع شمار ہو گی۔

نماز وتر

نماز وتر واجب ہے اور اس کی تین رکعات ہیں اگر یہ نماز چھوٹ جائے تو فوراً قضاء کرنا ضروری ہے۔

نماز وتر پڑھنے کا طریقہ

یہ ہے کہ پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر صرف تشھد (التحیات) پڑھ کر کھڑی ہو جائے اور تیسری رکعت پڑھے۔اور اس رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی اور سورۃ بھی پڑھے۔جب سورۃ ختم ہو جائے تو "اللہ اکبر" کہہ کر ہاتھ کندھوں تک اٹھائے اور پھر باندھ لے۔اور پھر دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرے اور تیسری پر بیٹھ کر تشھد، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔اور وہ یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلاَ نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تیری بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیاں بیان کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں ہم اس کو جو تیری نافرمانی کرے اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

مسئلہ۔ وتر کی تینوں رکعات میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ اور سورۃ ملانا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور پھر رکوع میں جانے کے بعد یاد آجائے تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع ادا کر کے نماز پوری کرے اور سجدہ سہو کرے نماز صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو اس کی جگہ پر "رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارْ" یاد ہونے تک پڑھے۔

﴿ مرد اور عورت کی نماز کے درمیان فرق ﴾

خواتین اور مردوں کی نماز میں چند فرق ہیں جن کا خواتین کو خیال رکھنا چاہئے۔

(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔

بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں بعض کے کان کھلے رہتے ہیں بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں۔ کہ اس کے بال نیچے لٹکتے نظر آتے ہیں یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے ہاتھ اور پاؤں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے تو نماز ہی نہ ہو گی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہو گا۔

(۲) خواتین کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں پڑھنے سے افضل ہے اور برآمدے میں پڑھنا صحن میں پڑھنے سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں تک اٹھانے

چاہیے، اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی اٹھانے چاہیں، دوپٹے سے باہر نہ نکالے جائیں۔
جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۴) عورتیں ہاتھ سینہ پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں انہیں مردوں کی طرح ناف پر نہ ہاتھ باندھنے چاہیے۔

(۵) رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری نہیں عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔

(۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی چاہیے لیکن عورتوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملاکر رکھیں۔ یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہیں۔ بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔

(۸) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور تنے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو پہلوں سے ملے ہوئے ہوں۔ عورتوں کو دونوں پاؤں ملاکر کھڑا ہونا چاہیے خاص طور پر دونوں ٹخنوں کو ملا دینا چاہیے پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔

(۹) سجدے میں جاتے وقت مردوں کے لئے طریقہ یہ ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں لیکن عورتوں کے لئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۱۰) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادے۔

(۱۱) مردوں کے لئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے لیکن عورتوں کو کہنیاں

سمیت پوری کلائیاں زمین پر رکھ دینی چاہیں۔

(۱۲) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کے لئے جب بیٹھنا ہو تو بائیں کو لھے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں اور دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۳) مردوں کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت چھوڑ دیں نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا لیکن عورت کو حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں بند رکھے۔یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے، رکوع میں بھی سجدے میں بھی دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

(۱۴) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے ان کے لئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کررہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو سکتی ہے لیکن جماعت میں مردوں کے پیچھے کھڑی ہوگی برابر نہیں۔

واجبات نماز

نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا (۲) سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورۃ یا تین آیات کا پڑھنا (۳) سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا (۴) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا (۵) تعدیل ارکان یعنی رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرنا (۶) قومہ کرنا (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) (۷) جلسہ کرنا (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا)

(۸) پہلا قعدہ کرنا (۹) تشہد پڑھنا

(۱۰) قرأت اور رکوع اور سجود میں ترتیت قائم رکھنا (۱۱) آہستہ آواز سے قرأت کرنا

(۱۲) وتر نماز میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۳) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا

(۱۴) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔

مذکورہ بالا واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔

سجدہ سہو

کسی واجب کے چھوٹ جانے یا واجب یا فرض میں تاخیر (دیر ہو جائے) یا کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دینے مثلاً سجدہ رکوع سے پہلے کر دیا یا کسی رکن کو مکرر (دو مرتبہ) ادا کر دینے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔

سجدہ سہو کرنے کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد "عبدہ ورسولہ" تک پڑھ کر صرف دائیں طرف سلام پھیر کر نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کرے پھر دوبارہ از سر نو تشہد (التحیات) پڑھے پھر درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

مسئلہ۔ اگر نماز میں متعدد سجدہ سہو لازم ہو جائیں مثلاً کئی واجبات چھوٹ گئے تو تمام کی طرف سے صرف ایک سجدہ سہو کافی ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر بھول سے واجب چھوٹ جائے یا بھول ہی سے کوئی رکن مقدم یا موخر ہو جائے تو سجدہ سہو سے تلافی ہونے کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی اور اگر جان بوجھ کر ایسا کیا تو سجدہ سہو سے تلافی نہ ہو گی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ نماز وتر میں دعائے قنوت چھوٹ جانے سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔

سنن نماز

یہ چیزیں نماز میں سنت ہے:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھانا (۲) سینے پر ہاتھ باندھنا (۳) ثناء یعنی سبحانك اللھم آخر تک پڑھنا (۴) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھنا (۵) بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا (۶) رکوع اور سجدہ کو جاتے وقت ہر ایک رکن

سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے تک" اللہ اکبر،، کہنا (۷) رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا (۸) رکوع میں "سبحان ربی العظیم،، کم از کم تین بار پڑھنا (۹) سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ " سبحان ربی الاعلیٰ،، پڑھنا (۱۰) دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لئے پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا (۱۱) درود شریف پڑھنا (۱۲) درود شریف کے بعد دعا پڑھنا (۱۳) سلام کے وقت دائیں بائیں طرف منہ پھیرنا (۱۴) سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں اور جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا۔

مستحبات نماز

(۱) جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا (۲) جمائی آئے تو منہ بند کرنا (۳) کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کندھوں پر نظر رکھنا۔

مفسدات نماز

مفسدات نماز سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے نماز فاسداور ٹوٹ جاتی ہے۔اور وہ درج ذیل ہے۔

(۱) نماز میں قصداً یا بھول کر بات کرنا اگرچہ تھوڑی یا زیادہ ہو۔ (۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ (۳) چھینکنے والے کے جواب میں" یَرْحَمُکَ اللّٰہ،، کہنا۔ رنج کی خبر سن کر "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ،، پڑھنا۔یا اچھی خبر سن کر" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،، کہنا یا عجیب بات سن کر" سُبْحَانَ اللّٰہِ،، کہنا۔ (۵) دکھ تکلیف کی وجہ سے آہ۔اف یا اوہ کہنا۔ (۶) قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔ (۷) الحمد اللہ یا سورت میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۸) عمل کثیر مثلاً ایسا کام کرنا جسے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہی، مثلاً

دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا۔ (۹) قصداً یا بھول کر کچھ کھانا پینا۔ (۱۰) قبلہ سے سینہ پھر جانا۔ (۱۱) درد یا مصیبت میں اس طرح رونا کہ آواز میں حرف نکل جائے۔ (۱۲) نماز میں ہنسنا۔

مکروہات نماز

مکروہ سے مراد وہ ناپسندیدہ کام ہے جس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی لیکن ثواب کم ملتا ہے اور گناہ لازم آتا ہے نماز کامل بنانے کے لئے مکروہ سے بچنا بہت ضروری ہے۔ نماز میں یہ چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) کوکھ پر ہاتھ رکھنا (۲) کپڑے سمیٹنا (۳) بدن، کپڑے یا زیور وغیرہ سے کھیلنا (۴) دائیں بائیں جانب گردن پھیرنا (۵) انگڑائی لینا کتے کی طرح بیٹھنا (۶) چادر وغیرہ کو لٹکا ہوا چھوڑ دینا (۷) سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا (۸) بغیر عذر کے چار زانو ہو کر بیٹھنا (۹) تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا (۱۰) آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔ (۱۱) نماز میں آسمان کی طرف دیکھنا (۱۲) آگ کے سامنے نماز پڑھنا (۱۳) پیشاب اور پاخانہ روک کر نماز پڑھنا (۱۴) ہوا روک کر نماز پڑھنا (۱۵) نماز میں بالوں کا باندھنا (۱۶) جمائی لینا (۱۷) پسینہ منہ اور پیشانی سے صاف کرنا (۱۸) منہ میں کچھ رکھ کر نماز پڑھنا۔

قضاء نماز

نماز جب مقررہ وقت پر ادا نہ کی گئی بلکہ وقت گذر جانے کے بعد پڑھی جائے تو اس کو قضا کہتے ہیں فرض نمازوں کی قضاء فرض اور واجب کی قضاء واجب اور بعض سنتوں کی قضاء سنت ہے۔ شرعی عذر کے بغیر نماز وقت پر نہ پڑھنا اور قضاء کر دینا بڑا گناہ ہے اگر کوئی فرض یا واجب نماز فوت ہو جائے تو یاد آنے کے بعد اس کی قضاء فوراً کرنا ضروری ہے ۔اگر بیماری یا موت کا خطرہ ہو تو ایسی صورت میں ضروری ہے کہ وہ اپنے وارثوں کو فوت شدہ

نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیّت کرے۔ تاکہ وہ اس کی وراثت میں سے فدیہ ادا کر دیں۔ بہر حال فوت شدہ نمازوں کی قضاء نہایت ضروری ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ کہ جو شخص نماز سے سوگیا یا بھول گیا تو اس کو اس وقت پڑھنی چاہیے جب اسے یاد آجائے۔ (مسلم ۱: ۲۳۸)

﴿ قضاء نماز اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ قضاء نماز کی نیت اس طرح کرے کہ میں فلاں وقت کی قضاء نماز پڑھتی ہوں۔

مسئلہ۔ فجر کی نماز کی قضاء اگر زوال سے پہلے پڑھے۔ تو دو فرض اور دو سنت پڑھے اگر زوال کے بعد پڑھے تو پھر صرف دو فرض پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فجر کی صرف سنتیں چھوٹ گئی تو سورج نکلنے سے پہلے تو سنت فجر کا پڑھنا مکروہ ہے البتہ سورج نکلنے کے بعد دو رکعتیں سنت مؤکدہ ثواب کی نیت سے پڑھی جاسکتی ہیں مگر یہ دو سنت سنت نہ رہیں گی بلکہ نفل ہو جائیں گی۔

مسئلہ۔ نماز ظہر کی چار رکعت سنت اگر فرض سے پہلے نہیں پڑھی گئی تو فرض کے بعد پڑھ لے فرض کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ سے پہلے یا اس کے بعد جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن دو رکعت کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز ظہر فوت ہو جائے تو اس کی قضاء صرف چار رکعت فرض پڑھے اسی طرح عصر کی قضا بھی صرف چار فرض پڑھے اگر مغرب کی فوت ہو جائے تو صرف تین فرض پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر عشاء کی نماز فوت ہو جائے تو اس کی قضاء چار فرض اور تین وتر پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی کئی نمازیں مثلاً ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، کی فوت ہو گئیں تو قضاء پڑھتے وقت یوں نیت کرے کہ میں فلاں تاریخ کے فلاں دن کی قضاء پڑھتی ہوں۔

صاحبِ ترتیب کی نماز

صاحب ترتیب سے مراد وہ عورت ہے جو بالغ ہونے کے بعد تمام نمازیں ادا کر رہی ہو اس کی کوئی بھی نماز نہ چھوٹی ہو یا اگر کچھ نمازیں چھوٹ گئی تھیں مگر ان کی قضاء کر کے پوری کر لی ہوں۔ صاحب ترتیب کے لئے ترتیب وار نمازیں پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ۔ اگر فوت شدہ نمازیں پانچ سے کم ہوں تو پھر ان میں اور وقتی نمازوں میں ترتیب کو ملحوظ رکھنا بھی فرض ہے۔ یعنی پہلے فوت شدہ نمازیں پڑھے پھر وقتی نمازیں پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر فوت شدہ نمازیں پانچ سے زیادہ ہوں تو پھر ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری نہیں اگر زیادہ نمازیں فوت ہوگئی تھیں اور پھر قضاء کرتے کرتے پانچ یا اس سے کم رہ گئی تو پھر بھی ترتیب کو ملحوظ رکھنا لازم ہوگا۔ ترتیب پھر لوٹ آئی ہے اگر وقتی نماز کا وقت تنگ ہو جائے اور فوت شدہ نماز کو پہلے پڑھنا ممکن نہ ہو تو پھر وقتی نماز کو پہلے پڑھے پھر اسی کے بعد فوت شدہ کو قضاء کرے۔ زیادہ نمازیں فوت ہونے سے ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ اگر کسی نے فجر کی نماز پڑھی اور اس کو یاد تھا کہ وتر اس نے نہیں پڑھے۔ تو اس کی نماز فاسد ہوگی پہلے وتر پڑھے اور پھر فجر کی نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر نسیان کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی تھی، وقتی نماز پڑھنے کے بعد یاد آگیا اور وقت میں وسعت تھی تو ترتیب عود کر آئے گی، پہلے فوت شدہ نماز پڑھے پھر وقتی نماز پڑھے۔

قضائے عمری نماز

اگر کئی مہینوں یا کئی سالوں کی نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو ان کی قضاء کو قضائے عمری نماز کہا جاتا ہے۔

مسئلہ۔ نیت اس طرح کرے کہ میں فلاں سال کے فلاں مہینہ کی فلاں تاریخ کی فوت شدہ نماز کی قضاء پڑھتی ہوں۔

مسئلہ۔ اگر دن، تاریخ، مہینہ یا سال کی تعداد یاد نہ ہو تو اندازہ کرے، جو تعداد زیادہ سے زیادہ اندازہ میں آئے اس کو اختیار کرے اور نیّت اس طرح کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمّہ ہیں ان میں سے پہلی قضاء پڑھتی ہوں باقی نمازوں کی نیّت بھی اسی طرح کرے۔

مسئلہ۔ قضاء عمری کی بہتر صورت یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے یا بعد میں تین تین چار چار قضاء نمازیں پڑھ لی جائیں۔

مسئلہ۔ قضاء نماز پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے اوقات ممنوعہ کو چھوڑ کر جس وقت فرصت ملے وضوء کر کے ایک دن، رات کی فوت شدہ نمازوں کی قضاء پڑھ لے اور اپنی نمازوں کا حساب رکھے۔

مسئلہ۔ یہ صورت بھی جائز ہے کہ ایک ایک وقت کی پوری پوری اکھٹی نمازیں پڑھ لے مثلاً پہلے فجر کی ساری پھر ظہر کی، پھر عصر کی، پھر مغرب کی اور پھر عشاء کی۔

مسئلہ۔ کسی بے نمازی نے توبہ کی تو جتنی نمازیں عمر بھر میں قضاء ہوئی ہیں سب کی قضاء پڑھنی واجب ہے، توبہ سے نمازیں معاف نہیں ہوتیں البتہ نہ پڑھنے سے جو گناہ ہوا تھا وہ توبہ سے معاف ہو گیا اب ان کی قضاء نہ پڑھے گا تو پھر بھی گناہ گار ہوگا۔

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ

مسئلہ۔ اگر کسی کی کچھ نمازیں قضاء ہو گئیں تو ان کی قضاء پڑھنے کی آخر تک نوبت نہیں آئی تو مرتے وقت فوت شدہ نمازوں کی طرف سے فدیہ دینے کی وصیّت کرنا واجب ہے ورنہ

گناہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری اتنی نمازوں کے بدلے فدیہ دے دینا تو اس کے مال میں سے ولی (فوت ہونے والے کے مال کا اختیار رکھنے والا) فدیہ دے دے اور کفن دفن، قرض ادا کرکے جتنا مال بچے اس کے ایک تہائی میں سے جس قدر فدیہ نکل آوے اس قدر دینا واجب ہے۔

مسئلہ۔ ایک دن رات کی پانچ فرض اور ایک واجب وتر ملا کر چھ نمازوں کا فدیہ اسی تولے کے حساب سے ساڑھے دس سیر بلکہ کچھ زیادہ ساڑھے دس سیر خالص گندم یا اس کا آٹا یا اس کی قیمت دینا چاہیے۔

مسئلہ۔ بہت بوڑھے اور ضعیف آدمی کو بحالت زندگی اپنی نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں نماز ہی ادا کرے خواہ اشارے ہی سے ادا کرے۔ فدیہ کا جواز آخر میں ہے جب کہ انسان اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے زندگی کی امید نہ رہے بالکل عاجز ہو جائے انہی صورت سے آخرت کی پکڑ سے بچنے کی امید رکھے اور غریب آدمی اس کی بجائے استغفار کرے۔

تَحِیَّۃُ الْوُضُوْء

وضو کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھنے کو تحیۃ الوضوء کہتے ہیں لیکن جس وقت نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے اس وقت نہ پڑھے جائیں۔

تحیۃ الوضوء کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا صبح کی نماز کے وقت، اے بلال وہ تمہارا کونسا ایسا عمل ہے اسلام میں جس کی مقبولیت کی زیادہ امید ہو کہ میں نے تیرے جوتوں کی کھٹکھاہٹ جنت میں اپنے سامنے سنی ہے (آپ

نے خواب میں جنت دیکھی یا معراج کے واقعہ میں بیداری کی حالت میں) حضرت بلالؓ نے عرض کیا حضور اور تو کوئی عمل ایسا نہیں ہاں البتہ یہ بات ہے کہ میں نے جب بھی طہارت کی ہے دن میں یا رات میں کسی وقت بھی۔اس طہارت کے ساتھ میں نے ضروری نماز پڑھی ہے۔ جتنی میرے لئے مقدر تھی۔ (بخاری ۱: ۱۵۴)

حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضوء کرتا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھتا ہے۔اس طرح کہ اس کے قلب و ظاہر کی پوری توجہ ان دو رکعتوں پر ہوتی ہے جو شخص ایسا کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔ (مسلم ۱: ۱۲۲)

نماز اشراق

سورج کے طلوع ہونے کے بعد جو نماز نفل پڑھی جاتی ہے اس کو نماز اشراق کہا جاتا ہے۔بہتر یہ ہے کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھ کر ذکر، تلاوت، درود شریف یا استغفار اور تسبیح وغیرہ میں مشغول رہے اور کوئی دنیاوی کام یا بات نہ کرے جب سورج نکل کر اچھی طرح بلند ہو جائے (تقریباً دس، بارہ منٹ گزر جائیں) تو دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے۔ایک حج اور عمرے کا ثواب ملے گا۔ اشراق کی نماز کا وقت چوتھائی دن تک باقی رہتا ہے۔

مسئلہ: اگر فجر کی نماز کے بعد کسی دنیاوی کام میں مشغول ہو جائے اور پھر طلوع شمس (سورج نکلنے) کے بعد نماز پڑھے تو یہ بھی درست ہے البتہ اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ جتنا پہلی صورت میں بیان ہوا ہے۔

نماز اشراق کا ثواب ایک حج اور عمرہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی

نماز باجماعت پڑھی۔ پھر وہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہا۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔ پھر اس نے دو رکعت نماز پڑھی تو اس کو حج و عمرہ کا پورا ثواب ملے گا۔ (ترمذی:۱۰۹)

نماز چاشت

جب سورج خوب اونچا اور دھوپ تیز ہو جائے تقریباً ۹،۱۰ بجے جو نوافل پڑھے جاتے ہیں ان کو نماز چاشت کہتے ہیں۔ان کی کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں۔اس نماز کا وقت نصف النہار سے پہلے تک رہتا ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے چاشت کی دو رکعت نماز پڑھی غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔ اور جس نے چار رکعات پڑھیں وہ عابدین میں لکھا جائے گا اور جس نے چھ رکعات پڑھیں وہ اس کے لئے (نفلی عبادت میں) کفایت کرے گی۔اور جس نے آٹھ رکعات پڑھیں۔اس کو اللہ تعالیٰ اطاعت گذاروں میں لکھے گا،اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(مجمع الزوائد۲: ۲۳۷ بحوالہ طبرانی)

نماز چاشت مقرر کرنے کی حکمت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں: دن کا پہلا وقت رزق کی تلاش کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت میں چاشت کی نماز مقرر کرنا یہ غفلت کے زہر کا تریاق ہے۔اور یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح نبی کریم ﷺ نے بازار میں داخل ہونے والے کے لئے ذکر مقرر کیا ہے۔تاکہ وہ غفلت کا شکار نہ ہو۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

نماز اوّابین

نماز مغرب کے فرض اور سنتوں کے بعد جو نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ان کا نام نماز اوابین ہے اس کی کم سے کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو مغرب کی دو سنتوں کو ملاکر ہی چھ رکعتیں پڑھ لے نماز اوّابین عشاء کی نماز کے وقت ہونے سے پہلے تک پڑھی جاسکتی ہے۔

نمازِ اوّابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔جس نے مغرب کے بعد چھ رکعات نماز پڑھی اور اس کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالی تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی: ۸۹)

نماز تہجّد

نماز تہجّد سے مراد وہ نوافل ہیں جو رات میں بیدار ہونے کے بعد پڑھے جاتے ہیں ان کی تعداد کم سے کم چار رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔چار رکعات نصیب نہ ہوں تو تہجّد کی دو رکعت ہی پڑھ لی جائیں۔اگر رات کو بیدار ہونا ممکن نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد تہجد کے نوافل پڑھ لینے چاہئیں مگر ثواب کم ملے گا۔ تہجد کی نماز کا وقت صبح صادق ہونے تک باقی رہتا ہے۔فرض نمازوں کے بعد نوافل میں سے تہجد کی نماز افضل ہے اس لئے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں اور تجلیات نازل ہوتی ہیں۔ اور نماز تہجد صفاء خاطر دلجمعی اور سکون کا باعث بنتی ہے۔اور اس میں شہرت وریاکاری کا شائبہ بہت کم پایا جاتا ہے۔نیز رات کا اٹھنا بہیمیت (حیوانی عادات) کو کمزور کرنے کے لئے تریاق کا حکم رکھتا ہے اور اس سے قوّت ملکیّت (فرشتوں جیسے اخلاق) خوب پروان چڑھتی ہے۔جس خوش بخت مرد و عورت نے خلوت کی ان مبارک گھڑیوں کا مزہ چکھ لیا تو اس کا پورا دن اس

طرح بے قراری اور بے چینی میں گذرتا ہے۔

کب رات ہو کب ان سے ہوں خلوت میں پھر بہم
رہتی ہے دھن ہمیں یہی دن بھر لگی ہوئی

تہجد کی نماز کی فضلیت

حضرت بلالؓ اور ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ کیونکہ یہ عادت اور طریقہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا اور بے شک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہے گناہوں سے روکنے والا اور خطاؤں کا کفارہ اور بیماری کو بدن سے بھگانے اور دور کرنے والا ہے۔ (ترمذی: ۵۱۰)

ایک اور روایت میں ہے:

اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ فَرُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جگاؤ حجروں میں سونے والیوں کو (ازواج مطہرات مراد ہیں) بہت سی دنیا میں رنگا رنگ فیشنی لباس پہننے والیاں آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

(بخاری: ۲۲)

ازواج مطہرات کو جگانے کا حکم کیوں دیا گیا ؟

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی ازواج کو جگانے کا حکم دیا کہ وہ آپ کے رشتہ زوجیّت کی وجہ سے عمل کی طرف سے غفلت نہ برتیں اگرچہ یہ رشتہ بھی بہت بڑا شرف واعزاز ہے مگر اعمالِ صالحہ نہ ہونے کی صورت میں نافع نہ ہوگا آخرت میں یہ نہ دیکھا جائے گا۔ کہ کس کی بیٹی اور کس کی بیوی ہے وہاں تو عمل صالح کی قدر ہوگی۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّ لَا يَتَسَآءَ لُوْنَ
تو اس دن ان میں نہ رشتہ داریاں رہیں گی اور نہ ایک دوسرے کو پوچھے گا۔

یعنی قیامت کی گھڑی میں ہر شخص اپنی فکر میں مشغول ہوگا اور کوئی نسبی تعلق کام نہ دے گا۔

دنیا میں ستر پوش اور آخرت میں برہنہ ہونے کا مفہوم

اس کا ایک مفہوم یہ ہے کہ وہ عورتیں اس قدر باریک کپڑے پہنتی تھیں۔ جن سے بدن نہیں چھپتا تھا۔ دوسرا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں تو بہت قیمتی اور نفیس لباس پہنتی تھیں مگر حسنات اخروی کے اعتبار سے برہنہ رہیں۔ ان کو چاہیے تھا کہ دنیا میں اسراف و فضول خرچی سے اجتناب کرتے ہوئے کفایت شعاری سے کام لیتیں اور کچھ بچا کر صدقہ کرتیں لباس ظاہری سے اپنے آپ کو آراستہ رکھا مگر لباس باطنی (عمل) سے جو آخرت میں کام آنے والا ہے اس سے عاری رہیں۔

شوہر اور بیوی کے لئے حضور ﷺ کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم فرمائے۔ جو رات کو (تہجد کے لئے) اٹھا اور اس نے تہجد کی نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا پھر اس نے بھی نماز پڑھ لی اگر شوہر کے جگانے پر اس نے انکار کیا۔ تو اس کے چہرے پر پانی چھڑک دیا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو (تہجد کے لئے) اٹھی اور اس نے نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو بھی جگایا اگر بیوی کے جگانے پر شوہر نے انکار کیا تو اس کے چہرہ پر پانی چھڑک دیا تاکہ نیند کا غلبہ دور ہو جائے اور بیدار ہو کر نماز پڑھ سکے۔ (ابوداؤد)

نماز تہجد کی وجہ سے نجات مل گئی

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں منقول ہے۔کہ ان کو کسی نے وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے حال دریافت کیا تو انہوں نے کہا عبارات اڑ گئیں۔اشارات سب فنا ہوگئے اور ہم کو نفع نہیں دیا مگر ان چند رکعات نے جو ہم نے رات کے وسط میں ادا کی تھیں۔

نماز جمعہ

جمعۃ المبارک کا دن سیدّ الایام ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ اس دن میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے۔اس لئے کہ ارشاد نبوی ہے کہ جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کہ اس روز مجھ پر درود شریف پیش کیا جاتا ہے۔ (ابو داود)

بعض خواتین بڑے شوق اور اہتمام کے ساتھ مساجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے پہنچتی ہیں۔لیکن شریعت محمدیہ نے خواتین پر نماز جمعہ کو فرض اور ضروری قرار نہیں دیا بلکہ عورتوں کے حق میں جمعۃ المبارک کے دن نماز ظہر پڑھنا زیادہ افضل اور بہتر ہے کیونکہ عورتوں کو گھر میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔اگر کوئی عورت نماز جمعہ پڑھے تو اس سے ظہر کی نماز ساقط ہوجائے گی یعنی ظہر کی نمازادا نہیں کرنی پڑے گی نماز جمعہ ادا کرنے کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پھر امام کی اقتداء میں دو فرض جمعہ پھر چار سنت مؤکدہ پھر دو سنت مؤکدہ آخر میں دو رکعت نفل پڑھے جاتے ہیں۔

نماز تراویح

نماز تراویح مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے سنت مؤکدہ ہے اس کی بیس رکعات ہیں جو کہ دو،دو کر کے پڑھی جاتی ہیں۔یہ نماز صرف رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز کے

بعد اور نماز وتر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نماز تراویح کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ترغیب دلاتے تھے، قیام رمضان کے بارے میں بغیر اس کے کہ پختہ طریقہ سے حکم دیں پس آپ ﷺ فرماتے تھے، جس شخص نے رمضان میں قیام کیا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس سے ثواب طلب کرتے ہوئے تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (مسلم ۱:۲۵۹)

نیت تراویح

نماز تراویح پڑھنے کی نیت اس طرح کرے میں نیت کرتی ہوں دو رکعت نماز تراویح کی جو رسول پاک اور آپ ﷺ کے صحابہ کی سنت ہے۔

ترویحہ: ہر چار تراویح کے بعد اتنی ہی مقدار بیٹھنے کو ترویحہ کہتے ہیں۔ اگر اتنا بیٹھنا مشکل ہو تو تھوڑا بیٹھنا بھی جائز ہے ترویحہ کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا يَمُوْتُ سُبُّوحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَااِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَنَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

پاک ہے بادشاہی کا مالک پاک ہے عزت و عظمت قدرت بڑائی اور تسلط کا مالک پاک ہے بادشاہ زندہ جو کبھی نہیں مرے گا پاک اور تنزیہہ والا ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور جبرائیلؑ کا پروردگار اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں اے اللہ ہم تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ کی آگ سے پناہ چاہتے ہیں۔

نمازِ توبہ

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سر زد ہو جائے وہ وضوء کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا۔ (ترمذی: ۴۴۷)

توبہ کی حقیقت

حضرت امام شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں :کہ اصل توبہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہے گناہ کے سرزد ہونے کے بعد قبل اس کے کہ راسخ اور پختہ ہو جائے اس گناہ کا رنگ اس کے قلب میں توبہ گناہ کے لئے مکفر ہے اور اس سے برائی کو زائل کرنے والی ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

ہر مشکل کے لئے نماز

کوئی خوف ناک حادثہ، مصیبت، زلزلہ، شدید آندھی بجلی گرے، ستارے ٹوٹیں، طوفان آجائے، بارش، ہیضہ کی وبا، طاعون وغیرہ کسی قسم کی بیماری عام پھیل جائے تو ایسے حالات میں نماز پڑھنی چاہیے۔ اور آنحضرت ﷺ کا بھی یہی عمل مبارک تھا۔
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ کو جب کوئی غمزدہ واقعہ پیش آتا تھا تو آپ ﷺ نماز کی طرف رجوع فرماتے تھے۔

﴿ نماز استخارہ ﴾

جب کسی اہم کام مثلاً منگنی، شادی سفر کاروبار وغیرہ کرنے کا ارادہ ہو مگر انجام کے اچھے یا برے ہونے کے متعلق تشویش ہو۔ تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے مشورہ لے۔ اس مشورہ لینے کا نام استخارہ ہے۔ احادیث میں اس کی بہت اہمیت بتائی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان

ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بڑی کم نصیبی کی بات ہے۔ حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہم کو سب کاموں میں دعائے استخارہ اسی اہتمام سے سکھاتے تھے جس طرح آپ کو قرآن کی سورتیں سکھانے کا اہتمام تھا۔

استخارہ کرنے کا طریقہ

تازہ وضو کر کے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے اور نیّت اس طرح کرے کہ نیت کرتی ہوں دو رکعت نماز استخارہ کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ، میرا کعبہ شریف کی طرف "اللہ اکبر" نفل پڑھنے کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ،فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلاَ اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ،اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ خَیْرٌ لِّی فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِی وَعَاقِبَةِ اَمْرِی فَاقْدِرْهُ لِی وَیَسِّرْهُ لِی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِی فِیهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدِرْهُ لِی الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِی بِهٖ۔

اے اللہ میں تیرے علم و قدرت کے ساتھ استخارہ کرتا ہوں ۔اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں بیشک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا۔بیشک تو ہی غیب کی باتیں جاننے والا ہے۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ بات میرے لئے دین اور معاش اور انجام کے لحاظ سے بہتر ہے۔ تو اس کو میرے لئے مقدر کردے اور اس کو میرے لئے آسان کردے۔ پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال دے۔اور اگر تیرے علم میں یہ بات میرے لئے شر ہے۔ میرے دین،معاش اور انجام کے لحاظ سے تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور میرے لئے خیر کو مقدر فرما۔ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کردے۔

جب ھذا الامر پر پہنچے جس پر لکیر کھینچی ہوئی ہے تو اس کام اور مقصد کا خیال کرے جس کے لئے استخارہ کر رہی ہے۔اس کے بعد پاک و صاف بستر پر قبلہ کی طرف چہرہ کر کے

باوضو ہی سوجائے۔بیدار ہونے کے بعد جس بات کی طرف زیادہ رجحان اور خیال ہو اسی کو اختیار کرلے وہی بہتر ہے۔یہ استخارہ بضرورت سات دفعہ تک کیا جاسکتا ہے۔

نماز استخارہ مقرر کرنے کی حکمت

امام شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: کہ اہلِ جاہلیت کو جب کوئی حاجت پیش آتی تھی۔سفر یا خرید و فروخت یا نکاح وغیرہ کی۔تو تیروں سے قسمت معلوم کرتے تھے۔اور یہ محض اللہ تعالیٰ پر افتراء تھا کوئی تیر نکلتا جس پر لکھا ہوتا تھا۔(اَمَرَنِیْ رَبِّیْ)میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔اور کسی تیر پر ہوتا تھا (نَهَانِیَ رَبِّیْ)میرے رب نے مجھے منع کیا ہے۔

تو نبی کریم ﷺ نے ان باتوں سے منع کیا اور اس کے عوض آپ نے نماز استخارہ کا طریقہ بتلایا کیونکہ جب کسی انسان کو کوئی حاجت اور ضرورت پیش آتی ہے۔اور وہ چاہتا ہے کہ ربِّ تعالیٰ کی طرف سے مجھے اس کا علم حاصل ہو اور چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی بھی بتلادے اور مجھ پر اس کو کھول دے۔پھر اللہ تعالیٰ کے دروازہ کو لازم پکڑتا ہے تو اس میں کچھ دیر نہیں لگتی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس راز کے فیضان کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔اور بڑا عظیم فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ انسان اپنے نفس کی مراد سے خالی ہوتا ہے۔اور اس کی بہیمیت اس کی ملکیت کے سامنے فنا ہوتی ہے۔اور ہمہ تن اپنا رخ اور توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے۔اور اس طرح ہوجاتا ہے جس طرح ملائکہ اپنے رب کے الہام کے منتظر ہوتے ہیں۔شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک استخارہ امور میں تریاق مجرب ہے مطلوب کی تحصیل کے لئے۔اور ملائکہ کے مشابہ ہے اس لئے نبی کریم ﷺ نے اس کی دو رکعت مقرر فرمائی ہیں اور دعا سکھلائی ہے۔

﴿ نماز استخارہ اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ دعائے استخارہ کے اوّل وآخر میں سات مرتبہ درود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

مسئلہ۔ نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۃ الکفرون اور دوسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا تردّد دور نہ ہو تو دوسرے دن تیسرے دن اسی طرح سات دن تک کرے ان شاء اللہ اس کام کی اچھائی یا برائی ضرور معلوم ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر حج کے لئے جانا ہو تو اس طرح استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں بلکہ یوں کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

مسئلہ۔ اگر کوئی خاتون خود استخارہ نہ کرسکے تو کسی دوسرے سے کروانا جائز ہے، لیکن خود کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت کے لئے صرف دعا پڑھ کر استخارہ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ۔ نیک کام کرنے کے لئے استخارہ نہیں کیا جاتا۔

مسئلہ۔ حرام اور برے کام چھوڑنے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا ویسے ہی فوراً چھوڑنا ضروری ہے۔

صلوۃ التسبیح

صلوۃ التسبیح نفل نمازوں میں امتیازی شان رکھتی ہے۔اسی وجہ سے اس کے ادا کرنے کا انداز بھی باقی نوافل سے مختلف ہے اس کا نام شاید اس نسبت سے صلوۃ التسبیح رکھا گیا ہے کہ اس میں تسبیح بکثرت پڑھی جاتی ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب سے فرمایا کہ اے عباسؓ اے میرے چچا کیا میں آپ کو ایک عطیہ دوں؟ کیا میں آپ کو بخشش کروں؟ کیا میں آپ کو بہت مفید چیز سے باخبر کروں؟ کیا میں آپ کو ایسی چیز دوں کہ جب آپ اس کو کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سب گناہ پہلے اور بعد والے اور نئے غلطی سے کئے ہوئے اور جان بوجھ کر کئے ہوئے۔ چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور ظاہراً کئے ہوئے سب معاف فرمادے۔ پھر فرمایا یہ نماز اگر ہر دن پڑھ سکو تو پڑھو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو پھر ہر جمعہ میں پڑھو اگر ایسا بھی نہ کر سکو پھر سال میں ایک دفعہ پڑھو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھو۔

غموں اور مصیبتوں سے نجات : ابو عثمان حیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبتوں اور غموں کے دور کرنے کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔

جنت کون چاہتا ہے : حضرت عبدالعزیز بن ابی رواذؒ فرماتے تھے کہ جسے جنت درکار ہو اسے چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔

صلوٰۃ التسبیح کی نیت : نیت کرتی ہوں چار رکعت نماز نفل صلوٰۃ التسبیح کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف "اللہ اکبر"۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ

چار رکعت کی نیت کر کے صلوٰۃ التسبیح شروع کرے ثناء اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے پندرہ بار " سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ "

پڑھے۔ پھر رکوع میں جاکر ,,سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ،، کہنے کے بعد دس بار پھر رکوع سے اٹھ کر ,,رَبَّنَا لَكَ الحَمْدُ،، کہنے کے بعد سجدہ میں جانے سے پہلے دس بار پھر سجدہ میں جاکر ,,سُبْحَانَ رَبِّیَ الأَعْلٰی،، کہنے کے بعد دس بار پھر پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے میں جانے سے پہلے دس بار پھر دوسرے سجدہ میں جاکر ,,سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی،، کہنے کے بعد دس بار پھر دوسرے سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے دس بار ,, سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،، پڑھے۔ پہلی رکعت پوری ہوگئی اب دوسری رکعت کے لئے کھڑی ہو اور اس کو بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھے اور جب دوسری رکعت میں التحیات کے لئے بیٹھ جائے تو پہلے دس بار ,, سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ،، پڑھے اور بعد میں التحیات پڑھے نیز قعدہ اخیرہ میں بھی یہ تسبیح التحیات سے پہلے دس بار پڑھی جاتی ہے۔ چاروں رکعات کو اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں پچھتر بار اور چار رکعتوں میں تین سو بار تسبیح پوری ہو جائے۔ اگر تسبیح کے کلمات کے ساتھ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ العَلِیِّ العَظِیْمِ ملالے تو بہتر ہے اس سے ثواب زیادہ ملتا ہے۔

﴿ صلوٰۃ التسبیح اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ اکثر عورتیں جمع ہوکر جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح جماعت کے ساتھ پڑھتی ہیں یہ بدعت ہے جماعت کے ساتھ اس نماز کو پڑھنا درست نہیں ہے۔
الگ الگ انفرادی صورت میں پڑھیں۔ عورتوں کی طرح مردوں کے لئے بھی یہ نماز باجماعت پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر چاروں رکعتوں میں تین سو مرتبہ تسبیح پڑھ لی تو انشاء اللہ صلوٰۃ التسبیح کا ثواب مل جائے گا ورنہ یہ نماز نفل باقی نوافل کی طرح ہوگی صلوٰۃ التسبیح نہ رہے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی رکن میں تسبیحات بھول کر کم پڑھی گئیں یا بالکل ہی چھوٹ گئیں تو اگلے رکن میں ان بھولی ہوئی تسبیحات کو بھی پڑھ لے مثلاً رکوع میں دس مرتبہ تسبیحات پڑھنی بھول گئی اور سجدہ میں یاد آئے تو پھر سجدہ میں بھولی ہوئی بھی دس پڑھ لے۔ ایسی صورت میں سجدہ میں بیس تسبیحات پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر صلوٰۃ التسبیح میں کسی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہوگیا تو سہو کے دونوں سجدوں میں اور قعدہ میں تسبیحات نہ پڑھی جائیں گی۔

مسئلہ۔ اس نماز کے لئے کوئی سورۃ مقرر نہیں ہے جو بھی سورۃ چاہے پڑھ لے۔

مسئلہ۔ ان تسبیحات کو زبان سے ہر گز نہ گنے کیونکہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیاں جس جگہ رکھی ہوں ان کو وہیں رکھے رکھے اسی جگہ دباتی رہے۔

مسئلہ۔ یہ نماز ہر وقت ہوسکتی ہے سوائے ان وقتوں کے جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

صلوٰۃ الحاجۃ

کسی خاص ضرورت کے پیش آنے پر جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نماز حاجت کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب دی چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی کوئی ضرورت ہو اللہ تعالیٰ کی طرف ہو یا مخلوق میں کسی کی طرف تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضوء کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ثناء کرے۔ اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر ان کلمات کے ساتھ دعا کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْئَالُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًااِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ترمذی : ۹۵)

اللہ تعالیٰ کے سواکوئی معبود نہیں ،وہ حلیم بردبار اور کریم ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات وہ عرش عظیم کارب ہے، اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں،اے اللہ!میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی باتیں مانگتا ہوں،اور تیری بخشش کی پختہ باتیں طلب کرتا ہوں، اور غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے، نہ چھوڑے میرے کسی گناہ کو مگر بخش دے اس کو اور نہ کسی اندیشہ کو مگر اس کو کھول دے اور نہ کسی حاجت کو جس میں تیری رضا مگر اس کو پوری کردے،یا ارحم الرحمین۔

مسافر کی نماز

مسافر کی تعریف : جب کوئی خاتون سفر کے ارادہ سے اڑتالیس یااڑتالیس میل سے زیادہ دور کسی جگہ کی طرف جانے کے لئے گھر سے نکلے تو اس کو شرعی نقطہ نظر سے مسافر کہا جاتا ہے۔

سفر میں فرض نماز پڑھنے کا حکم

اللہ جل جلالہ نے مسافر کی سہولت کی خاطر چار رکعت والی نماز فرض میں سے دورکعت ساقط اور معاف فرمادی ہے اسی کا نام نمازِ قصر ہے۔لھٰذا مسافر خاتون سفر کی حالت میں نماز ظہر، عصر اور عشاء کی صرف دورکعت پڑھے گی۔البتہ نماز فجر، مغرب اور وتر کی پوری رکعتیں پڑھے۔

سفر میں سنتوں اور نوافل پڑھنے کا حکم

اگر سفر جاری ہو تو سنتیں اور نوافل چھوڑدے اور اگر سفر جاری نہ ہو اور وقت بھی مل جائے تو بہتر یہ ہے کہ سنتیں وغیرہ پڑھ لی جائیں نہ پڑھنے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ البتہ فجر کی سنتیں چھوڑنے کی اجازت نہیں اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ان کو سفر اور حضر میں ادافرماتے تھے۔

﴿ مسافر کی نماز اور ضروری فقہی مسائل ﴾

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون کسی بستی یا شہر میں پندرہ یا پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت اور ارادہ کرلے تو مقیم ہوجائے گی جس کی وجہ سے پوری نماز ادا کرنی پڑے گی اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو مسافر ہی رہے گی اور قصر نماز پڑھے گی یعنی چار رکعت والی فرض نماز کی صرف دو رکعت پڑھے۔

مسئلہ۔ شادی کے بعد اگر عورت مستقل طور پر اپنے سسرال میں رہنے لگ گئی تو اس کا اصلی گھر سسرال بن جائے گا۔ جب یہ عورت سسرال سے اڑتالیس میل کا سفر کرکے اپنے میکے جائے اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو تو قصر نماز پڑھے اگر پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو پھر پوری نماز ادا کرے۔

مسئلہ۔ بیوی سفر میں اپنے شوہر کے تابع ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفر اور اقامت میں خاوند کی نیت کا اعتبار ہوگا اگر خاوند کی نیت اقامت کی ہوئی تو بیوی بھی مقیم ہوگی اگر شوہر کی نیت سفر کی ہوئی تو بیوی بھی مسافر ہوگی۔

مسئلہ۔ مسافر خاتون کا راستہ میں مختلف جگہ پر کہیں پانچ دن اور کہیں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ ہے اور کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں تو یہ مسافر شمار ہوگی اور نماز قصر ادا

کرے گی۔

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون کسی شہر یا بستی میں گئی اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ کل یا پرسوں چلی جاؤں گی تو وہ عورت مسافر ہی رہے گی قصر کی نماز ادا کرے گی اگرچہ وہ اس طرح سالہا سال تک ٹھہری رہے۔

مسئلہ۔ ریلوے اسٹیشن، بس اڈہ اور ہوائی اڈہ اگر شہر کی آبادی میں ہوں تو وہاں پہنچ کر پوری نماز پڑھی جاتی ہے اور اگر آبادی سے باہر ہوں تو پھر قصر نماز پڑھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اپنے شہر کی حدود (میونسپل کمیٹی یا کارپوریشن کی حدود) سے جب باہر نکل جائے تو پھر قصر نماز پڑھ سکتی ہے۔اسی طرح سفر سے واپس آنے پر حدود شہر میں داخل ہونے سے مقیم ہو جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی مسافر خاتون کی دوران سفر نماز ظہر، عصر اور عشاء میں سے کوئی نماز فوت ہو جاتی ہے پھر گھر پہنچ کر وہ قضاء پڑھتی ہے تو وہ صرف دو رکعت پڑھے گی۔

مسئلہ۔ فجر کی نماز یا مغرب یا وتر کی نماز حضر (گھر) میں فوت ہو گئی اس کی قضا سفر میں کرتی ہے یا سفر میں چھوٹ گئی اور اس کی قضا حضر میں کرتی ہے دونوں صورتوں میں فجر کی دو رکعت اور مغرب اور وتر کی تین رکعت قضاء پڑھے۔

مسئلہ۔ مسافر خاتون جب اپنے گھر واپس آجائے تو اقامت کی نیت کئے بغیر مقیم بن جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر مسافر خاتون نے بھول کر نماز قصر کی بجائے پوری چار رکعات پڑھ لیں تو اگر دوسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات پڑھ لیا تھا اس صورت میں دو رکعتیں فرض کی ادا ہو جائیں گی اور دو رکعتیں نفل شمار ہو نگی اگر دو رکعت پر نہ بیٹھی تھی تو چاروں رکعتیں نفل بن جائیں گی فرض نماز دوبارہ ادا کرنی پڑھے گی۔

﴾ عورتوں کے مخصوص اہم مسائل ﴿

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں اہل عرب اسلام سے پہلے حائضہ (حیض والی عورت) کے ساتھ نہایت نفرت وحقارت کا سلوک روا رکھتے تھے، نہ حائضہ عورت کے ساتھ کھاتے، پیتے نہ ان کے ساتھ سکونت رکھتے تھے یہی وطیرہ یہود مجوس کا بھی تھا۔ اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم کیا کریں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ط قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَ لاَ تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ. فَاِذَاتَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

اے نبی لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو وہ ایک گندگی ہے پس عورتوں سے ان کے حیض کی حالت میں الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ جس طرح اللہ نے تم کو حکم دیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں ,,اذی،، کا لفظ وارد ہے جس کے معنیٰ گندگی کے بھی ہیں اور تکلیف اور بیماری کے بھی ہیں حیض صرف ایک گندگی ہی نہیں بلکہ ایک تکلیف اور بیماری بھی ہے۔ بعض مفسرین کے مطابق وہ ایسی حالت ہے جس میں عورت تندرستی کی نسبت بیماری سے قریب تر ہوتی ہے قرآن مجید اس قسم کے معاملات کو استعاروں اور کنایوں (اشاروں) میں بیان کرتا ہے اس لئے اس نے الگ رہو اور قریب نہ جاؤ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ حائضہ عورت کے ساتھ ایک فرش پر بیٹھنے یا ایک جگہ کھانا کھانے سے بھی احتراز کیا جائے اور اسے بالکل اچھوت بنا کر رکھ دیا جائے جیسا کہ یہود وہنود اور مجوس وغیرہ قوموں کا دستور ہے، نبی کریم ﷺ نے اس حکم کی جو تصریح فرمادی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حالت میں صرف فعل مباشرت ہی سے پرہیز

کرنا چاہیے ۔باقی تمام تعلقات بدستور برقرار رکھے جائیں۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہود اپنی حائضہ عورتوں سے انتہائی نفرت کا اظہار کرتے تھے یہاں تک کہ ان سے کلام بھی نہ کرتے تھے نہ ان کی طرف نظر کرتے تھے اور نصاریٰ بر عکس اس کے حالت حیض میں حد سے زیادہ اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ زبردستی ان سے وطی (جماع) کرتے تھے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے مسلمانوں کو افراط و تفریط سے روکا اور ایک معتدل حکم دے دیا ،یعنی حیض ایک ناپاکی گندگی اور اذیت ہے اس حالت میں اپنی عورتوں سے نفرت و کراہت کا مظاہرہ تو نہ کرو البتہ فعل جماع سے پرہیز کرو۔ اس پرہیز واجتناب میں بڑی طبی مصلحتیں بھی مضمر ہیں۔

حیض، نفاس اور استحاضہ کی وجہ سے طہارت، ناپاکی، اور حلال حرام کے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ عورتوں کی جسمانی اور طبعی صحت کا مدار بھی کافی حد تک انہی مسائل پر ہے۔ اس لئے مسلم خواتین پر انتہائی سنجیدگی سے نہ صرف ان کا سمجھنا فرض ہے ۔بلکہ ان کے مطابق عمل کرنا بھی فرض اور ضروری ہے۔ شرم وحیا کی آڑلے کر ان سے جاہل رہنا دینی اور دنیاوی نقصان کا باعث بنتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں اس لئے کہ حیاء اور شرم ان کے لئے دینی مسائل سمجھنے میں مانع اور رکاوٹ نہیں بنتی ۔ (بخاری ۱: ۲۴)

حیض

ہر تندرست بالغ عورت کے رحم سے ہر ماہ چند دن تک خون جاری ہوتا ہے۔ اس کو حیض کہتے ہیں ہر ماہ اس خون کے خارج ہونے سے عورت کی صحت پر خوش گوار اثر پڑتا ہے۔ اگر اس میں خرابی پیدا ہوجائے تو اس کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ اور طرح طرح کے امراض کا شکار ہوجاتی ہے۔

مدت حیض : حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں اور زیادہ سے زیاد دس دن اور دس راتیں ہیں۔

﴿ حیض اور ضروری مسائل ﴾

مسئلہ۔ جب عورت کو حیض اور نفاس کا خون آتا ہے تو وہ شرعی حکم کی وجہ سے جنبی (ناپاک) ہو جاتی ہے۔ جب حیض اور نفاس کا خون بند ہو جائے تو پاک ہونے کے لئے غسل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

مسئلہ: غسل کے تین فرض ہیں: (۱) ایک بار اچھی طرح منہ بھر کر کلی کرنا کہ پانی حلق تک پہنچ جائے اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کرے (۲) ایک بار سانس کے ساتھ ناک میں پانی اتنا چڑھانا کہ ناک کے نرم حصہ تک پہنچ جائے۔ (۳) ایک بار سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

مسئلہ۔ جس عورت کو حیض آرہا ہو اس پر یہ سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) نماز پڑھنا (۲) روزہ رکھنا (۳) کعبہ شریف کا طواف کرنا (۴) قرآن پاک پڑھنا۔ (۵) قرآن پاک کو چھونا۔ (۶) مسجد میں جانا (۷) جماع کرنا۔

مسئلہ۔ مختلف عادت ہونے کی وجہ سے بعض عورتوں کو چار دن بعض کو پانچ دن اور بعض کو اس سے زیادہ دن حیض آتا ہے۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں میں عورت کی عادت کے جتنے دن ہوں ان میں خون خواہ سرخ، زرد، مٹیالہ یا خاکستری سیاہ یا کسی اور رنگ میں ہو سب حیض شمار ہوگا البتہ اگر رنگ بالکل سفید ہو تو اسے حیض شمار نہیں کیا جائے گا۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں جتنی نمازیں چھوڑیں گئیں ان کی قضاء لازم اور ضروری نہیں ہوتی۔

مسئلہ۔ حیض کے دنوں میں روزہ بھی ساقط اور معاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کی بعد میں قضاء لازم ہوتی ہے۔

مسئلہ۔ حیض کے ایام میں عورت سے صحبت اور مباشرت کرنا حرام ہے۔ البتہ خاوند کے ساتھ ایک بستر پر لیٹ سکتی ہے لیکن گھٹنے سے لے کر ناف تک ہاتھ لگانا یا اس حصے کو برہنہ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک برتن میں کھا اور پی سکتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر عورت معلّمہ ہے تو بچوں کو تعلیم قرآن اس طرح دے کہ ایک ایک کلمہ پڑھائے اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے۔ پوری پوری آیتوں کو روانی کے ساتھ پڑھانا درست نہیں۔

مسئلہ۔ اگر ایک عورت کی خاص عادت ہو اور اس کے مطابق حیض آتا ہو۔ مگر ایک مہینہ میں اس عادت کے خلاف خون آجائے۔ مثلاً پانچ دن کی عادت تھی اور ایک بار چھ یا سات دن تک ہو گیا، تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس کی عادت بدل گئی ہے۔

مسئلہ۔ ایک عورت کو اوّل مرتبہ دو دن خون آکر بند ہو گیا پھر چھٹے دن خون آیا۔ درمیان میں چار دن پاک رہی تو اس عورت کے آٹھ دن حیض کے شمار ہوں گے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ جو پاکی دو خونوں کے درمیان حیض کے دس دنوں کے اندر ہو تو وہ پاکی نہیں بلکہ حیض میں داخل ہے۔ خواہ یہ پاکی عادت والی عورت کو ہو یا بالکل ابتدائی عورت کو۔

مسئلہ۔ کسی عورت کو گذشتہ حیض کے بعد پندرہ دن گزرنے پر خون آیا اس نے سمجھا کہ یہ حیض ہے اور نمازیں نہ پڑھیں پھر خون تین دن تین رات پورا ہونے سے پہلے رک گیا اور پھر پندرہ بیس دن کچھ نہ آیا تو حیض سمجھ کر جو نمازیں چھوڑیں تھیں ان کی قضاء پڑھنی فرض ہے۔

مسئلہ۔ دو حیض کے درمیان پاک رہنے کی مدت کم از کم پندرہ دن ہے اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اگر حیض آنا بند ہو جائے اور مہینوں نہ آئے تو جتنے دن بھی خون نہ آئے تو پاک سمجھی جائے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے نماز کا وقت ہو جانے پر فرض نماز پڑھنی شروع کر دی اور نماز کے درمیان حیض آگیا تو یہ نماز فاسد ہو گئی اور ایام حیض گزر جانے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت نے نماز کا وقت ہونے پر نماز پڑھنے میں دیر لگائی یہاں تک کہ وقت ختم ہونے کے قریب ہو گیا اس وقت حیض آگیا پھر بھی وہ نماز معاف ہو گئی۔

مسئلہ۔ اگر سنت یا نفل پڑھتے ہوئے حیض آگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اس کی قضاء لازم ہو گی۔

مسئلہ۔ اگر دس دن سے کم حیض آیا اور ایسے وقت بند ہوا کہ نماز کا وقت بالکل تنگ ہے صرف اتنا وقت ہے کہ جلدی سے غسل کر کے صرف ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں پڑھ سکتی۔ اس پر اس وقت کی نماز واجب ہو گی غسل کر کے "اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کرے اگر نماز فجر ادا کرتے ہوئے سورج نکل آیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس کو سورج بلند ہونے کے بعد پھر سے پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس سے کم وقت ملا جس میں غسل اور تکبیر تحریمہ دونوں کی گنجائش نہ تھی تو اس وقت کی قضاء لازم نہیں۔

مسئلہ۔ اگر پورے دس دن دس رات حیض آیا اور ایسے وقت خون بند ہوا کہ بالکل ذرا سا وقت ہے کہ ایک دفعہ "اللہ اکبر" کہہ سکتی ہے۔ نہانے کی گنجائش بھی نہیں ہے تو اس صورت میں نماز واجب ہو جاتی ہے اس کی قضاء پڑھنا لازم ہے۔

مسئلہ۔ روزے کی حالت میں حیض یا نفاس شروع ہو گیا تو وہ روزہ ٹوٹ گیا اس کی قضاء رکھے فرض تھا تو قضاء فرض ہے اگر نفل تھا تو قضاء واجب ہے۔

مسئلہ۔ سوتے وقت پاک تھی سو کر اٹھی تو اثر حیض دیکھا تو اسی وقت سے حکم حیض دیا جائے گا۔ عشاء کی نماز اگر نہیں پڑھی تھی تو پاک ہونے پر اس کی قضاء فرض ہے۔

نفاس

بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون رحم سے جاری ہوتا ہے۔اس کو نفاس کہتے ہیں۔
مدّتِ نفاس: نفاس کی کم سے کم کوئی مدت نہیں ایک بار آنے کے بعد بھی بند ہو سکتا ہے لھٰذا نفاس کا خون جس دن بند ہو جائے اسی دن غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے چالیس دن پورے کرنا لازم نہیں۔اگر چالیس دن سے زائد خون آئے تو وہ نفاس نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

نفاس اور ضروری مسائل

مسئلہ۔ جو سات چیزیں حیض والی عورت کے لئے حرام ہیں جن کا ذکر حیض کے مسائل میں ہو چکا ہے، وہ چیزیں نفاس والی عورت کے لئے بھی حرام ہیں۔

مسئلہ۔ نفاس کے دنوں میں جو نمازیں رہ گئیں ان کی قضاء ضروری نہیں اگر روزے چھوٹ جائیں تو ان کی قضاء ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا گیا مگر ایسی حالت میں رحم سے خون جاری ہوا تو اس خون پر خون نفاس کا حکم ہوگا۔اگر خون رحم سے جاری نہ ہوا تو اس پر نفاس کا حکم نہ ہوگا نماز روزہ واجب الاداء ہوگا۔

مسئلہ۔ جڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اوّل بچہ کی ولادت سے معتبر ہے اگر دو بچوں کی ولادت کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو تو جڑواں سمجھے جائیں گے۔ اور چھ ماہ یا اس سے زائد فاصلہ ہو تو دو حمل کے ایام قرار دیئے جائیں گے۔

مسئلہ۔ نفاس کے دنوں میں عورت کے لئے زچہ خانہ سے نکلنا جائز ہے اس کو ساتھ کھلانے یا اس کا جھوٹا کھانے میں حرج نہیں ایسی بے ہودہ رسموں سے احتیاط لازم ہے اکثر

عورتوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ جب تک چلہ (چالیس دن) پورا نہ کر۔ اگرچہ نفاس ختم ہو گیا ہو نہ نماز پڑھتیں ہیں نہ اپنے آپ کو نماز کے قابل جانتیں ہیں یہ جہالت ہے جس وقت نفاس ختم ہو اسی وقت سے نہا کر نماز شروع کر دیں اگر نہانے سے بیماری کا اندیشہ ہو تو تیمم کر لے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت پر قرآن مجید کے علاوہ تمام اذکار۔ کلمہ شریف درود شریف وغیرہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

مسئلہ۔ حیض اور نفاس والی عورت اگر نماز کے وقت وضو کر کے ذکر الٰہی درود شریف وغیرہ پڑھ لیا کرے تو بہتر ہے تاکہ نماز کی عادت رہے۔

استحاضہ

رحم کے اندر کسی باریک رگ کے پھٹ جانے سے جو خون جاری ہوتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔

مسئلہ۔ اگر کسی عورت کو تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون آیا تو وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہے۔

مسئلہ۔ استحاضہ میں نہ نماز معاف ہے نہ روزہ اور نہ مباشرت حرام ہے

مسئلہ۔ استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے۔

مسئلہ۔ اگر نفاس والی عورت کو چالیس سے زائد خون آئے تو وہ بھی استحاضہ شمار ہوگا۔

لیکوریا والی عورت کے لئے نماز کا حکم

لیکوریا کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ پڑھنا فرض اور ضروری ہے۔ اس مرض میں

خارج ہونے والا پانی ناپاک ہوتا ہے۔ جو کپڑا اس سے آلودہ ہو جائے اس میں نماز نہ پڑھی جائے۔ البتہ کپڑے کے ناپاک حصے کو دھو کر پاک کر لیا جائے۔ تو اس میں نماز درست ہے۔

مسئلہ۔ لیکوریا کے پانی خارج ہونے سے غسل واجب اور ضروری نہیں ہوتا۔

مسئلہ۔ جن عورتوں کو ایام (ماہواری) سے پاک ہونے کے بعد لیکوریا کی اتنی شدت ہو کہ پورے وقت کے اندر طہارت (پاکی) کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتی تو ان پر لازم ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کریں۔ اور نماز پڑھیں ان کے لئے ایک وضو کے ساتھ دو نمازیں پڑھنی جائز نہیں۔

مسئلہ۔ اگر وضو کے بعد لیکوریا کا پانی خارج ہو گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا جس کی وجہ سے دوبارہ وضو کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر نماز کے اندر لیکوریا کا پانی خارج ہو جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

وَمَا تَوۡفِيۡقِيۡ اِلاَّ بِاللّٰهِ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ

سید ممتاز احمد شاہ

۱۱ شعبان المعظم ۱۴۲۱ھ

۸ نومبر ۲۰۰۰ء